

Vol. I

No. 11

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

OFFICIAL REPORT OF THE PROCEEDINGS

OF

The Fourteenth Day of the First Session of the First Legislative Assembly

---

Monday, the 7th April, 1952

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1952

CONTENTS

LEGISLATIVE ASSEMBLY

FOURTEENTH DAY

Monday, 7th April, 1952

The Assembly met in the Assembly Hall, Public Gardens at Ten of the Clock, Mr. Speaker (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the Chair.

Adjournment Motion Re: Hail Storm In Ibarhimpatnam Taluq.

Mr. Speaker : I have received an adjournment motion from Shri K. Papi Reddy.

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatnam-General) : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to move for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance of recent occurrence, namely :

> " That on 3rd April, 1952, in 20 villages of Ibrahimpatnam Taluq, due to heavy showers and hail storm, crops have been completely damaged and loss of life to cattle and sheep occurred. The Government has not rushed to the relief of the distressed villagers and has not taken a serious note of it."

Mr. Speaker : Now, ofcourse, there is some difficulty here, namely, that atleast a few of the villages could have been mentioned, so that Government could have an idea as to the part of the Taluq affected. Ofcourse, on that ground I do not want to refuse the admission of this motion.

The Hon'ble Shri V.B. Raju (Labour Minister) : Mr. Speaker, Sir, the Hon'ble Minister for Revenue, who is also the Chief Minister, had received a deputation this morning which was led by some of the Hon'ble Members of this House—Shrimati A. Kamala Devi and Shri Pandam Vasudev. They led a procession (or a demonstration) of the kisans of Ibrahimpatnam to Hon'ble the Chief Minister's residence and the Hon'ble Chief Minister gave a patient hearing and promised to go into the matter and do the needful. He took immediate action by deputing the Senior Member of the Board of Revenue to go to the spot, make an enquiry and report to the Government with regard to the ameliorative measures that should be taken there.

In the light of this information, I hope the House will be convinced that the Government, immediately after receiving the information, has moved in the matter, and there is no necessity for the adjournment motion.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے (اپا گوڑہ) جو اڈجرنمنٹ موشن آپکے سامنے آیا ہے اس سلسلے میں ایک ڈیپوٹیشن (Deputation) ریوینیو منسٹر (Revenue Minister) کے پاس گیا تھا - اس واقعہ کو پانچ روز ہوگئے لیکن اس دوران میں حکومت کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی اسبارے میں کوئی کارروائی کی جانی چاہئے تھی - جو ڈیپوٹیشن گیا تھا اس سے وعدہ کیا گیا تھا کہ تحقیقات کی جائیگی - چونکہ اس سلسلے میں حالات هاؤس کے سامنے لانا ضروری ہے اس لحاظ سے اسکی اجازت دی جائے تو مناسب ہے -

Mr. Speaker : The next procedure that will have to be followed is that under Rule 71 (3) of the Rules, the Speaker shall request those Members who support the motion for adjournment to rise in their seats.

جو آنریبل ممبرس یہ چاہتے ہیں کہ یہ اڈجرنمنٹ موشن ڈسکشن کےلئے لیا جائے وہ مہربانی کرکے اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں -

(Members of the opposition of the rose in their seats)

At any rate, the number of supporters for the adjournment motion is more than 30. So, the adjournment motion will be taken up for discussion at 3 p.m. today.

L. A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Ragulation, 1356 F.

The first item on the agenda is that the Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao will move that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F, be read a first time. It has already been introduced.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to introduce.........

Mr. Speaker : The introduction has already taken place.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. I of 1952: A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F, be read a first time.

QUESTION PROPOSED

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, This Bill, which I have had the privilege of introducing relates to the repeal of the Hyderabad Public Service Commission Regulation of 1356 F.

Mr. Speaker : Cannot the Hon'ble Member speak in Hindi or Hindustani so that his speech can be fully understood by all the Hon'ble Members ?

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : I am obliged to you, Sir.

میں جس بل کے پیش کرنے کی عزت حاصل کررہا ہوں وہ حیدرآباد پبلک سروس کمیشن ریگولیشن (Public Service Commission Regulation) سنہ ۱۳۵۶ ف کی منسوخی کی نسبت ہے - اسکے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of objects and reasons) میں یہ بتلایا گیا ہےکہ سنہ۱۳۵۶ ف میں حیدرآباد پبلک سروس کمیشن ریگولیشن یہاں نافذ ہوا تھا - اسکے بعد جب ۲۶- جنوری سنہ ۱۹۵۰ع سے کانسٹی ٹیوشن (Constitution) حیدرآباد اسٹیٹ سے لاگو ہوگیا تو اسکے تحت دوسرے ریگولیشنس بنائے گئے جو وہاں کے دفعہ (۳۱۸) کے تحت ہیں - پریسیڈنٹ کی منظوری سے ۲۲ - فبروری سنہ ۱۹۵۲ع سے حیدرآباد پبلک سرویس کمیشن کے نئے ریگولیشنس نافذہوچکے ہیں اور انہی پر عمل ہورہا ہے لیکن پرانے ریگولیشنس کی تنسیخ کا یہ بل اس وجہ سے پیش ہو رہا ہے کہ نیا قانون پاس ہو جانے کے بعد بھی پرانا قانون بلا منسوخی اسی طرح ہے - پچھلا قانون پچھلی گورنمنٹ کے احکام کے تحت بنایا گیا تھا - وہ اسی طرح اسٹیاٹیوٹ بک (Statute Book) میں موجود ہے - نہ اس پر عمل ہو رہا ہے نہ نافذ ہے - اس لئے اسکو رسمی طور پر منسوخ کرنے کےلئے یہ بل پیش کیا جا رہا ہے تاکہ غلط فہمی نہ ہو اور قانون کی پوری پابندی ہو - میں جو بل پیش کر رہا ہوں اس سے کسی موجودہ قانون میں ترمیم ہورہی ہے اور نہ کوئی نئی چیز پیش کی جا رہی ہے بلکہ اسکا مقصد یہ ہے کہ جو پرانا قانون نافذ العمل نہیں ہے وہ اسٹیاٹیوٹ بک میں بلا وجہ نہ رہے اور منسوخ کردیا جائے - اسی وجہ سے میں نے اولا اسے پیش کرتے سمے یہ کہا تھاکہ یہ بل انکانٹرو ورشیل (Uncontroversial) ہے - میں هاؤس سے استدعا کرتا ہونکہ اس بل کی سکنڈ اور تہرڈ ریڈنگ کی انکے متعلقہ اسٹیجس پر اجازت دے -

شری اے راج ریڈی (سلطان آباد) مسٹر اسپیکرسر - میں رول نمبر ۱۰۹ - اے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں - جو نئے ریگولیشنس نافذ ہوئے ہیں انکی کاپیاں همکو دیجانی

چاھئے تھیں لیکن نہیں دی گئی ھیں - اس رول کی روشنی میں میں صدر صاحب سے معلومات چاھتا ھوں -

مسٹر اسپیکر - اس مسئلہ کا پہلے تصفیہ ھوچکا ھے - پورے رولس کی کاپیاں دینے کی ضرورت نہیں البتہ جس سکشن کی ترمیم ھو رھی ھوتو اسکی کاپیاں دیجائینگی تاکہ معلوم ھوسکے کہ کسطرح ترمیم ھو رھی ھے -

Shri A. Raj Reddy : If I am permitted, Sir, I shall say something more. Rule 109-A reads as follows :

> "As soon as possible after the Rajpramukh has promulgated an ordinance under clause (1) of Article 218 read with Article 238 of the Constitution, printed copies of such ordinance shall be made available to the members of the Assembly."

مسٹر اسپیکر - آپ سابقہ ریگولیشنس کے بارے میں دریافت کر رھے ھیں یا نئے ریگولیشنس کے بارے میں - حیدرآباد پبلک سرویس کمیشن ریگولیشن جو پہلے نافذ تھا وہ بدل چکا ھے - اب جو آپ نے پڑھا وہ سابقہ رولس سے متعلق ھے یا موجودہ رولس سے متعلق -

Shri A. Raj Reddy : No, Sir, these are the Rules of the Assembly.

Mr. Speaker : But this is not an ordinance.

یہ آرڈیننس یا رول کے متعلق نہیں ھے - یہ غیر متعلقہ ھو جاتا ھے -

شری وی - ڈی دیشپانڈے - اس بل کے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس میں لکھا گیا ھے کہ ......

> "The Regulations issued under section 4 of the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F., (IV of 1356 F.) have been superseded by the Hyderabad Public Service Commission (Conditions of Service) and (Consuetation) Regulations made under Article 318 and the Proviso to clause (3) of Article 320 respectively of the Constitutuion................."

ایک بل کے سلسلہ میں کہا گیا تھا کہ ریگولیشن بل کی شکل میں آنا چاھئے وہ کب آئیگا نہیں بتایا گیا - جب ھاؤس کا سیشن نہیں رھتا تو قانون ریگولیشن کی شکل میں راج پرمکھہ یا پریسیڈنٹ کی منظوری سے نافذ ھوتا ھے البتہ جب ھاؤس کا سیشن شروع ھو جاتا ھے تو ریگولیشن عام بل کی حیثیت سے ھاؤس کے سامنے آتا ھے - آج جوریپیل بل ھمارے سامنے پیش ھوا ھے اس پر اعتراض تو نہیں البتہ معلومات کی غرض سے میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ جو نئے ریگولیشنس ھیں وہ کیا وقت نہ ھونے کی وجہ سے پیش نہیں ھوئے ھیں اور آئیندہ سشن میں پیش ھونگے -

آنریبل شری بی - رام کشن راؤ (چیف منسٹر) - آنریبل ممبر نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جو نئے ریگولیشنس منظور ہوئے ہیں وہ ۲۲- فبروری سنہ ۵۲ع کو نافذ ہوئے ہیں - یہ ریگولیشنس آرڈیننس (Ordinance) کی شکل میں نافذ نہیں ہوئے ہیں - چونکہ اس وقت کے قانون کے لحاظ سے ۲۲- فبروری کو اسمبلی نہیں تھی اور پوری لیجسلیٹیو اتھارٹی (Legislative Authority) راج پرمکھ کو حاصل تھی اس لئے یہ ریگولیشنس قانون کی حیثیت میں پاس کئے گئے - انہیں کامپٹنٹ (Competent) منظوری حاصل ہونے کے بعد نافذ کیا گیا ہے - وہ قانون ہے آرڈیننس نہیں - اسے اسمبلی میں لانے کی اس وجہ سے ضرورت نہیں کہ جو دفعہ اسے اسمبلی میں پیش کرنے کے بارے میں ہے اس میں یہ ہے کہ جب اسمبلی سشن میں نہو تو درمیانی گیاپ (Gap) یا انٹرول (Interval) میں راج پرمکھ کے حکم سے آرڈنیس نافذ ہوتا ہے - نئے پبلک سرویس کمیشن ریگولیشن جو نافذ ہوئے اس وقت کی کامپٹنٹ اتھارٹی نے منظور کئے ہیں - اسے بل یا قانون کی شکل میں لیجسلیچر میں لانے کی ضرورت نہیں - البتہ اسکی کسی دفعہ میں ترمیم کرنی ہوتو وہ یہاں پیش ہوسکتا ہے - لیکن جب ۲۲- فبروری سنہ ۵۲ع کو وہ نافذ ہوچکا ہے تو اسے اب بل کی شکل میں لیجسلیچر میں پیش کرنیکی ضرورت نہیں ہے -

شری کے وینکٹ رام راؤ (چنا کو نڈور) ایسی صورت میں جبکہ ۱۲ - فبروری کو لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبرس کے ناموں کا اعلان ہوچکا تھا ۲۲- فبروری کو راج پرمکھ کی منظوری سے اس قانون کا نافذ کیا جانا کس حدتک درست ہوسکتا ہے -

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد - عام) ۲۱ - مارچ کو آنریبل ممبرس کے حلف لینے کے بعد قانونی طور پر حیدرآباد میں لیجسلیچر کا قیام عمل میں آیا - اس وقت تک کسی لیجسلیچر کے ہونے کا تصور نہیں ہوسکتا - اس لحاظ سے قانوناً ۲۱- مارچ سے پہلے جن قوانین کو راج پرمکھ کے حکم سے نافذ کیا گیا ہو ان پر یہ اعتراض عائد نہیں ہوسکتا - ۲۱- مارچ سے پہلے کے جتنے قوانین ہیں بلس کی شکل میں یا اور طور پر انکا یہاں پیش کیا جانا لازمی نہیں ہے اور نہ قانوناً پیش ہوسکتے ہیں -

Mr. Speaker : No other Hon'ble member wants to speak, I believe.

The question that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F. be read a first time was put and agreed to.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation of 1356 F., be read a second time.

QUESTION PROPOSED AND AGREED TO

Clause by clause reading.

Clause 2 (Repeal of Regulation No. IV of 1356 F.) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (Short title and Commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F., be read a third time and passed.

QUESTION PROPOSED AND AGREED TO

Mr. Speaker : L.A. Bill No. I of 1952, A Bill to repeal the Hyderabad Public Service Commission Regulation, 1356 F. is read a third time and passed.

L. A. Bill No. VI of 1952 A. Bill to Provide for the Salaries of the Ministers of the State of Hyderabad

Mr. Speaker: Now we shall take up the second reading of L.A. Bill No. VI of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Ministers of the State of Hyderabad, introduced by the Honble Shri B. Ramakrishna Rao.

In this connection, I would draw the attention of the House to Rule 96 of the Rules of the Hyderabad Legislative Assembly, which reads :

" 96. (1) After a motion has been agreed to by the Assembly that a Bill be read a second time, the Speaker shall submit the Bill to the Assembly clause by clause.

(2) Subject to the provisions of Rule 28, any member may, at this stage, move an amendment to the Bill.

(3) Amendments shall be considered in the order of the clauses to which they relate : provided that, with the permission of the Speaker, amendments may be taken in any other order.

(4) The Speaker shall call the number of each clause separately, and, when the amendments relating to it have been dealt with, shall put the question " that this clause or (as the case may be) this clause, as amended, do stand part of the Bill.

(5) Notwithstanding anything contained in sub-rules (1) and (4) of this Rule, the Speaker may, in the case of uncontested clause, put the question on a group of clauses and not on each clause separately.

(6) When any clause is under consideration, the discussion shall be confined to that clause and other clauses of the Bill may not be discussed except with the permission of the Speaker.

(7) The title and the preamble of the Bill shall be put to the Assembly after all clauses of the Bill have been dealt with."

Now I am reading Clause 2 of L.A. Bill No. VI of 1952.

" 2. In this Act " Minister " means a Minister of the State of Hyderabad appointed under Article 164 read with Article 238 of the Constitution of India and includes the Chief Minister."

Clause No. 3 of the Bill reads :—

" 3. With effect from the commencement of the term of his office, there shall be paid to each Minister a salary at the rate of I.G. Rs. 1,250 per month."

There are amendments to Clause 3.

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, Before the amendments are moved, I seek clarification. In these Bills which have been given to us, at the end, it is mentioned " By order of His Exalted Highness the Nizam ". I want to know whether it should be " By order of His Exalted Highness the Nizam " or " By order of the Rajpramukh." The proper wording would be " By order of the Rajpramukh." So this point may be clarified so that there may be no misunderstanding about it.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir. This Bill has the recommendation of the Rajpramukh. The words " His Exalted Highness the Nizam " have been used under the authority of the Constitution, wherein it has been defined that H.E.H. the Nizam will be the Rajpramukh of Hyderabad State, and the Constitution makes it quite clear that the titles of the Rajpramukhs are to be used, but simply because the title has been used it does not mean that they are not recommending the Bills as Rajpramukhs but in some other capacity. The use of the title is only to indicate the identity of the Rajpramukh as having been recognised by the Constitution, and so the title ' H.E.H. the Nizam ' is used and used validly under the authority of the Constitution to indicate the Rajpramukh. He has recommended this Bill in the capacity of the Rajpramukh and there is no doubt about it. The Constitution makes it very clear.

Shri V.D. Deshpande : Can it then be permitted in Bombay to say " By order of Sir Maharaj Sing "? Will that be enough? I think the designation " Rajpramukh " should be added and it will be necessary to add not only to identify the Rajpramukh but to understand whether he is at all the Rajpramukh.

Mr. Speaker : In Art. 366 (21) of the Constitution, the point has been made clear, where the definition of " Rajpramukh " is given :

> " (*a*) In relation to the State of Hyderabad, the person who for the time being is recognized by the President as the Nizam of Hyderabad."

The case of Bombay or Madras is quite different from this.

Of course, it would have been better if the word " Rajpramukh " had been included, but on that ground, I do not think it would become inadmissible.

So, the amendments will be moved now.

شری کنڈل ریڈی (کو نارم) مسٹر اسپیکر سر - میں منسٹرس سیلریز بل کے بارے میں ایک ترمیم لایا ہوں -

I beg to move that in line 3 of clause 3 of L.A. Bill No. VI of 1952, the figure of ' I.G. Rs. 750 ' be substituted for the figure ' I.G. Rs. 1250 '

Shrimati Shahjahan Begum (Pargi) : Mr. Speaker, Sir, the Hon'ble Member may be asked to speak a bit louder. We cannot hear him.

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کی آواز بغیر مائیکروفون کے سنی جاسکتی ہے - آپ اسکی تائید میں - اگر کچھ کہنا چاہیں توکہہ سکتے ہیں -

Amendment moved

شری کنڈل ریڈی - (۱۲۵۰) روپیے منسٹرس کی جو تنخواہ رکھی گئی ہے اسکی بجائے (۷۵۰) مقرر کرنیکی ترمیم لائی گئی ہے - اگر کوئی ترمیم کی مخالفت کریں تو اسکے بعد میں عرض کرونگا -

مسٹر اسپیکر - اس پر دوسری ترمیم بھی ہے جو آنریبل ممبر شری پاپی ریڈی نے پیش کی ہے -

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatnam-General) : Mr. Speaker, Sir, In the light of the other amendments, I do not intend to move my amendment.

Mr. Speaker : But do you want to say anything on the amendment ?

The Hon'ble Shri V.B. Raju (Labour & Rehabilitation Minister) : He does not want to move the amendment.

The Speaker : Still he has a right to speak on the other amendments.

Shri K. Papi Reddy : The amendment to be moved by Hon'ble Shri Udhavrao Patil.....

The Speaker : Better if it is in Hindi or Hindustani.

شری پاپی ریڈی - میرے ساتھی آنریبل ممبر شری ادھوراؤ نے اپنے امنڈمنٹ میں منسٹر کی سیلری ایک ہزار مقرر کرنے کی تحریک کی ہے ......

آنریبل شری پھول چند گاندھی (پبلک ھلتھ اینڈ ایجوکیشن منسٹر) پائنٹ آف آرڈر- ادھو راؤ صاحب جب امنڈمنٹ پیش کرینگے اسکے بعد کہنا چاھئے -

شری پاپی ریڈی - انکا امنڈمنٹ پیش ہونے کے بعد مجھے اجازت دیجائے تو بہتر ہے -

مسٹر اسپیکر - کنڈل ریڈی صاحب کا امنڈمنٹ پیش ہوچکا ھے - اب ادھو راؤ صاحب اپنا امنڈمنٹ موو کرسکتے ھیں -

شری ادھو راؤ (عثمان آباد - عام) منسٹرس سیلریز بل (Ministers Salaries Bill) جو پیش ہوا ھے اسکی لائین ۳ میں جو فیگر (Figure) (۱۲۰۰) کا ھے اسکی بجائے (۱۰۰۰) آئی - جی - رکھنے کی ترمیم کرنا چاھتا ھوں -

Mr. Speaker. Amendment Moved.

شری ادھو راؤ - اس ترمیم کی وجہ یہ ھے کہ ٹریژری بنچس (Treasury Benches) نے جو بجٹ پیش کیا ھے اس میں (۵۲) لاکھ کا ڈیفیسٹ (Deficit) بتایا گیا ھے - اس لحاظ سے میں سمجھتا ھوں کہ منسٹرس کی سیلریز میں (۲۰۰) ماھانہ کی کمی کی جانی مناسب ھے - ساتھ ھی ساتھ منسٹرس کی جو تعداد (۱۳) ھے اسے (۹) کردیا جانا مناسب ھے - بمبئی جہاں کا بجٹ یہاں سے تگنا ھے اور لیجسلیچر کی اسٹرنتھ (Strength) تقریباً دگنی ھے ، وھاں منسٹرس کی تعداد اتنی نہیں ھے - معلوم نہیں کہ تعداد میں یہ اضافہ کس لئے کیا گیا ھے - ایسا معلوم ھوتا ھے کہ منسٹرس کے لئے پورٹفولیو (Portfolio) پیدا

کئے جاتے ھیں ۔ اس لحاظ سے منسٹرس کی تعداد کم کی جانی چاھئے ۔ اگر کانگریس پارٹی میں اس سلسلہ میں اختلاف ھو اور اس میں ریس ھو رھی ھو کہ منسٹرس کی تعداد کتنی ھو تو میں سمجھتا ھونکہ ......

Mr. Speaker : It is rather irrelevant for the purpose of this amendment.

شری ادھو راؤ -Excuse me Sir- میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اس سے بجٹ بڑھتا ھے گویہ اریلیونٹ (Irrelevant) ضرور ھے ۔ میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ اگر منسٹرس کی سیلری کے بل کے ساتھ الونس کی بھی وضاحت ھوتی تو اس مسئلہ پر غور کرنے میں آسانی ھوتی اس لئے میں نے امنڈ منٹ میں جو ایکہزار روپیہ تجویز کئے ھیں وہ اسی نقطہ نظر سے ھیں ۔ ٹریژری بنچس یہ کہتے ھیں کہ ھم نے تنخواہ کو (۱۰۰۰) کی بجائے (۱۲۰۰) کردیا ھے ۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ آپ کو اس کے علاوہ دوسرے الونس بھی تو ملیں گے ۔ ان سب کا خیال رکھتے ھوئے میں نے ایکہزار روپیہ دینے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ھے ۔ پٹرول کے لئے ۳۰۰ روپیہ ٹکس کے لئے ۱۰۰ روپیہ اس کے علاوہ بنگلہ اور موٹر مفت ۔ میں سمجھتا ھوں کہ ھمارے ھمسایہ اسٹیٹس میں تنخواھوں اور دیگر حالات کا لحاظ کرتے ھوئے میرا پیش کیا ھوا امنڈ منٹ قابل لحاظ ھے ۔ میں اسے ھاوز کے سامنے رکھتا ھوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب دونوں امنڈ منٹس پر ڈسکشن ھوگا کیونکہ یہ دونوں ایک ھی مسئلہ سے تعلق رکھتے ھیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ادھیکش مہودے ۔ آنریبل ممبر فار عثمان آباد نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ھے میں اس کی تائید کے لئے کھڑا ھوں ۔ اس بارے میں دو امنڈمنٹس آئے ھیں ۔ ایک میں (۷۵۰) سیلری کی تجویز کی گئی ھے ۔ اور دوسرے میں (۱۰۰۰) کی ۔ کانگریس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ھندوستان میں سب سے بڑی تنخواہ (۵۰۰) سے زیادہ نہ ھونی چاھئے ۔ اگر ھم اسی کو پرائیم منسٹر کی تنخواہ کا بیسس (Basis) قراردیں تو اس لحاظ سے حیدر آباد اسٹیٹ میں تنخواہ کا معیار میں سمجھتا ھوں کہ (۱۵۰) رکھنا ھوگا کیونکہ جب پرائیم منسٹر کی تنخواہ ھی زیادہ سے زیادہ (۵۰۰) ھو سکتی ھے تو اس لحاظ سے چیف منسٹر کی تنخواہ (۲۵۰) اور منسٹرس کی تنخواھیں (۲۰۰) ھونی چاھئیں ۔ لیکن اب قیمتیں تین چار گنا بڑھ گئی ھیں اس لحاظ سے ڈھائی سو کو تین گنا کیا جائے تو (۷۵۰) تنخواہ منصفانہ ھوسکتی ھے ۔ قیمتوں میں تین چار گنا جو اضافہ ھوا ھے اسکو مزدوروں کا ایک لیڈر ھونے کی حیثیت سے میں مانتا ھوں ۔ لیکن افسوس اس بات کا ھے کہ جب ھم یہی سوال صنعتی عدالت میں لیجاتے ھیں تو وہ اس کو تسلیم نہیں کرتی ۔ اگر اسکو تسلیم بھی کیا جائے کہ گرانی تین گنا بڑھ گئی ھے تب بھی (۷۵۰) سیلری دینی چاھئے ۔ یہ

بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ نیوٹرالائیزیشن (Neutralization) کتنا ہوا - کہا جاتا ہے کہ بمبئی میں ۷۰ فیصد - مدراس میں ۹۰ فیصد - جب مزدوروں کا سوال ہوتا ہے تو اسطرح سوچا جاتا ہے - جب ہم تین چارگنا گرانی کو تسلیم کررہے ہیں تو مزدوروں کے پگھار کے سلسلہ میں اسکو پیش نظر رکھنا چاہئیے اور مزدوروں کے پگھار میں سو فیصد اضافہ کے بارے میں سوچنا چاہئیے - یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ہم اس معاملہ میں کنجوسی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم نے تو بیسک پے (Basic pay) کو چارگنا کرکے ایکہزار کی ترمیم پیش کی ہے - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جانب سے منسٹروں کی تنخواہیں مقرر کیجانے والی ہیں - یہ بات ہمارے علم میں آئی ہے کہ آل انڈیا کانگریس اپنے منسٹرس کی تنخواہیں ایکہزار مقرر کرنے والی ہے - اس کے پیش نظر اگر حیدرآباد کے منسٹرس ابھی سے اس تجویز کو قبول کرلیں تو یہ ایک گریس (Grace) ہوگا اور ایک اچھی مثال پورے ہندوستان کے لئیے ہوگی - اور ایک چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الونسس کے بارے میں تجویز ہمارے سامنے نہیں آئی ہیں - یہ چیز تو واضح ہوچکی ہے کہ منسٹرس کو پی - ڈبلیو - ڈی - کی جانب سے مکان دیا جائیگا اسکی تعمیر و ترمیم اور گارڈن کے لئیے منسٹرس کو ایک پیسہ بھی خرچ کرنا نہیں پڑیگا - سوال الکٹرک اور پانی کا رہ جاتا ہے اس کے لئیے (۱۰۰ یا ۱۵۰) روپیے الونس دیا جاسکتا ہے یا جو بھی حقیقی خرچ ہو - موٹر انہیں فری ملیگی - اسکے شوفر کا بھی حکومت انتظام کریگی - موٹر کی ریپیرنگ بھی حکومت ہی کے ذمہ ہوگی - اس طرح سے گھر موٹر وغیرہ منسٹرس کو فری ملینگے - اب سوال پٹرول کا رہ جاتا ہے - ماہانہ ایک سو گیالن پٹرول کے خرچ کا اندازہ ہے - اس کے لئیے (۳۰۰) روپیے منظور کر سکتے ہیں - اور چیف منسٹر کے لئیے (۴۰۰) روپیے یا (۵۰۰) روپیے کیونکہ انہیں منسٹروں کی بہ نسبت زیادہ گھومنا پڑتا ہے - امنڈ منٹ میں جو ایکہزار روپیہ سیلری کی تجویز کی گئی ہے اس میں مکان اور موٹر وغیرہ کا خرچ شریک نہیں ہے یہ صرف انکی فیملی (Family) کے مینٹیننس (Maintenance) کے لئیے ہے - اس لحاظ سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ رقم مناسب ہے - اس میں کوئی کنجوسی سے کام نہیں لیا گیا ہے - آل انڈیا اسٹینڈرڈ کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے -

یہ سوال کہ منسٹروں کی تعداد ۱۳ ہے یہ اریلیونٹ ہویا ریلیونٹ مگر یہاں ۱۳ منسٹر کی سیلریز کی منظوری دینا ہے اس کا بار ظاہر ہے کہ بجٹ پر پڑیگا - ہمیں پہلے ہی منسٹروں کی تعداد کو محدود رکھنا چاہئیے تھا لیکن مختلف گروہوں . . .

مسٹر اسپیکر - منسٹروں کی تعداد کے بارے میں کوئی سوال اس موقع پر زیر بحث نہیں لایا جاسکتا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - Thank you Sir - میں یہ تو نہیں کہتا کہ کتنے منسٹرس ہونے چاہئیں اور کون کون ہونے چاہیں - آج جب ایک پارٹی

کی حکومت ھے تو مختلف گروپس کی نمایندگی کے لئیے ۱۳ منسٹرس لئیے گئیے ھیں ممکن ھے کہ کل پی ۔ ڈی ۔ ایف کی حکومت آجائے اور اس میں مختلف پارٹیاں ھوں اور ھر پارٹی کو ایک ایک منسٹری دیجائے تو شاید ۱۳ کی بجائے منسٹروں کی تعداد ۲۰ کرنی پڑے ۔ اس لحاظ سے میں صرف یہ کہوں گا کہ منسٹرس کی تعداد میں کمی کرنیکی ضرورت ھے اور یہ کہتے ھوئے میں سمجھتا ھوں کہ ھاؤز کی نمایندگی کررھا ھوں ۔ میں اس امنڈمنٹ کی تائید کرتے ھوئے امید کرتا ھوں کہ آنریبل منسٹر جنہوں نےکل یہ بل موو کیا ھے اس امنڈمنٹ کو مان لیں گے ۔

*شری داور حسین (نظام آباد) منسٹرس کی تنخواھوں کے بارے میں جو بل پیش ھوا ھے اس بارے میں اپوزیشن پارٹی کے ممبر نے فرمایا کہ اس پر کانگریس کی مرکزی جماعت بھی غور کررھی ھے۔کانگریس منسٹری یقیناً ان تنظیمی ھدایات کی پابند ھے جو مرکز سے وصول ھوتی ھیں اور ممکن ھے کہ اس بل کے تاخیر سے پیش کرنے کی وجہ بھی یہی ھو۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اب جو سیلری مقرر کی گئی ھے وہ حالات کے لحاظ سے اور سابقہ تنخواھوں کے معیار سے بہت کم رکھی گئی ھے۔ سابقہ بجٹ کے دیکھنے سے معلوم ھوگا کہ تنخواھوں کا معیار کیا تھا ۔ چیف منسٹر کی تنخواہ چار ھزار، فینانس منسٹر کی تنخواہ تین ھزار تھی لیکن اب جو بل پیش ھوا ھے اس کے لحاظ سے منسٹرس (۱۲۰۰) روپیے لینگے۔ میں کہونگا کہ اس میں کمی سے بجٹ کے خسارے کی پابجائی ممکن نہیں ھے جبکہ پہلے ھی سے اتنی زائد رقم کم کردی گئی ھے ۔

اس کے بعد منسٹرس کی تعداد کو کم کرنے کی جانب بھی متوجہ کیا گیا ھے۔ میں یہ کہوں گا کہ منسٹری فارم کرنے کے ذمہ دار چیف منسٹر ھیں ۔ یقیناً کسی چیف منسٹر کے اختیارات کو محدود نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ یہ مسئلہ حالات کے لحاظ سے چیف منسٹر کے اختیار تمیزی پر منحصر ھوتا ھے۔ دستور میں چیف منسٹر کو اپنی حکومت چلانے کے لئیے جو آزادی اور حق دیا گیا ھے اس میں کسی پارٹی کو مداخلت کرنے کا اختیار نہیں ھے۔ کسی اسٹیٹ میں منسٹرس کی تعداد کیا ھونی چاھئیے اس کے لئیے کوئی تعداد معین نہیں ھے۔ چیف منسٹر کی صوابدید پر منحصر ھے کہ وہ حالات اور ضروریات کے تقاضیے کو پیش نظر رکھکر اس کا تعین کریں ۔میں ھاؤز سے یہ استدعا کرتا ھونکہ اس کلاز کو بغیر کسی ترمیم کے پاس کرے ۔

شری جی۔ راجہ رام (آر مور) آنریبل ممبر فارعثمان آباد کانسٹی ٹیونسی نے منسٹرس کی سیالری (۱۲۵۰) روپیے کی بجائے (۱۰۰۰) مقرر کرنیکی جو ترمیم پیش کی ھے میں اسکی تائید کرتا ھوں ۔ یہ کوئی جذباتی چیز نہیں ھے بلکہ حقایق کو پیش نظر رکھکر اس کی تائید کی جارھی ھے۔ وہ حقایق یہ ھیں کہ سب سے پہلے ھمیں ملک کی معاشی حالت کو دیکھنا ھے دوسری چیز یہ کہ گورنمنٹ کے مختلف ڈپارٹمنٹس میں کام کرنے والے ملازمین

کا اسٹینڈرڈ آف سیلریز کیا ہے؟ اسکو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جب ہمارے محکموں میں ۲۰ تا ۳۰ کا گریڈ ہوسکتا ہے۔ اگر ایک گھر کے ۴ - ۵ ارکان ۲۰-۲۵ روپیے میں اپنی زندگی بسر کر سکتے ہیں اور ڈپارٹمنٹس کے مختلف ملازمین کی سیلریز میں کوئی اسٹنڈرڈ ائیزیشن (Standardisation) نہیں ہے تو ہم اپنے معاشی حالات کے پیش نظر منسٹرس کی سیلریز کو کٹ (Cut) کرسکتے ہیں - ہماری نیشنل انکم ایوان کے سارے آنریبل ممبرس پر واضح ہے۔ امریکہ کی نیشنل انکم فی کس سالانہ (۱۳۵۰) ہے جو سب سے زیادہ ہے۔ انگلینڈ کی نیشنل انکم (۹۵۰) فی کس ہے۔ ہندوستان میں نیشنل انکم فی کس ۵۵ اور ۶۵ کے درمیان ہے۔ انگلینڈ اور امریکہ جہاں کی قومی آمدنی فی کس (۹۵۰) اور (۱۳۵۰) ہے۔ وہاں منسٹرس کی تنخواہیں - (۳۰۰۰) ہیں - اگر اسی تناسب سے ہندوستان جہاں کی نیشنل انکم (۶۵) سالانہ ہے وزراء کی تنخواہ کا حساب لگایا جائے تو بہت ہی کم ہوگا - ہم اسکو نظر انداز نہیں کر سکتے - امریکہ میں کاسٹ آف لیونگ (Cost of living) بہت بڑھ چکا ہے۔ آزادی سے پہلے مہاتما گاندھی نے یہ کہا تھا کہ ہندوستان میں بڑی سے بڑی تنخواہ (۵۰۰) ہونی چاہئے۔ وہ ان دنوں کے لحاظ سے کہا گیا تھا - مگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس زمانے کی بہ نسبت اب کاسٹ آف لیونگ تین چار گنا بڑھ چکا ہے - مگر اسی تناسب سے تنخواہوں کا اضافہ ممکن نہیں - اس میں ڈیڑھ گنا سے زیادہ اضافہ قومی آمدنی کے لحاظ سے ممکن نہیں - میں وزراء سے امید کرتا ہونکہ وہ ہماری قومی آمدنی کا لحاظ کرتے ہوئے (۱۰۰۰) تنخواہ پر اپنے آپ کو مطمئن پائینگے - اس میں شک نہیں کہ ٹریڈیشن (Traditions) کے لحاظ سے وزراء کا پوزیشن (Position) اور اسٹانڈرڈ (Standard) بڑھ جائیگا - اس لحاظ سے خرچ کے مد میں اضافہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن ہم اپنے ہر شعبہ زندگی میں افراط زر کو گھٹانے کے لئے کفایت شعاری اور اکانمی (Economy) کو پیش نظر رکھتے ہیں تو میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کرونگا کہ یہ ترمیم یا میرا یہ بیان جذباتی تصور نہ کیا جائے۔ یہ حقایق پر مبنی ہے لہذا حکومت اس ترمیم کو منظور کرلے تو مناسب ہے -

Shri M.S. Rajlingam (Warangal) : Mr. Speaker, Sir, I have risen just to congratulate the Hon'ble Member from the opposition for the logic he has placed before the House in the matter of fixing the salaries.

Mr. Speaker : Cannot the Hon'ble Member speak in a language which is better understood ?

Shri M.S. Rajlingam : It is very difficult Sir.

Mr. Speaker : You may carry on.

Shri M.S. Rajlingam : The subject under consideration is the salaries of the Hon'ble Ministers. As I had first referred to, this is the first time, I find that logic has pervaded the whole House— and the reason also seems to be fully there while taking these things into consideration. The Hon'ble Member from the Opposition has said that the electricity and water expenses can be included in the allowances. That means, it comes to a figure of about Rs. 100. He also said that as far as the maintenance of the building, etc., are concerned, the P.W.D. is doing it and, therefore, those things need not be mentioned here. But, as things stand, and as is the experience of the Hon'ble Ministers, I think, they spend on an average, about Rs. 90. The Income-tax comes to about Rs. 107. That way, the total figure comes to Rs. 297. The Hon'ble Member is however quite agreeable to the figure of Rs. 1,000 and if this allowance of Rs. 297 is added to Rs. 1,000 it comes to Rs. 1,297. As such, the difference is very little and I think, the opposition can readily accept the original figure of I.G. Rs. 1,250 and withdraw the amendments.

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد۔عام) شری اسپیکر جی - میرے چند متر یہ کہتے ہیں کہ منسٹروں کو ایک ہزار روپیہ تنخواہ ماہانہ دینا کافی ہے - وہ اپنے دماغ میں چند باتیں لیکر ایک ہزار روپیے کافی سمجھتے ہیں - اگر اسی خیال کو اور ترقی دیدی جائے تو میں سمجھتا ہوں اس ایک ہزار کی بھی ضرورت نہیں ہوگی - لیکن انکے دماغ میں جووچار ہیں انہیں کاریہ روپ (कार्यरूप) میں لانے تک ہمیں سوچنا پڑیگا کہ حقیقت میں کتنی کمی ممکن ہے - کہا گیا کہ منسٹرس کو مکان - الکٹریسٹی (Electricity) گارڈننگ (Gardening) وغیرہ کے اخراجات برداشت کرنے نہیں پڑتے - اسلئے یہ تنخواہ پروپوز (Propose) کی جا رہی ہے - اگر ان اخراجات کو محسوب بھی کیا جائے تو (۱۲۰۷) روپیے کلدار ہوتے ہیں - اب صرف (۴۰-۴۳) روپیوں کا فرق رہتا ہے - اسکے پیش نظر کہ الونسس کا بل آنے پر اسے تسلیم کرلیا جائیگا تنخواہوں میں کمی کا سجیشن (Suggestion) پیش کرنا مناسب نہیں - دوسری چیز یہ کہ الونس کے بارے میں بھی اگر یہی نقطہ نظر رکھا جائے تو (۵۰۰) کی بھی ضرورت نہوگی - ۲۰۰ - ۳۰۰ کافی ہو جائینگے لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ منسٹرس پر کیا کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں - انہیں اتنی سیلیری دیجانی چاہئے کہ وہ اپنے اخراجات برداشت کرسکیں - ہم تو وہ دن دیکھنا چاہینگے جبکہ ہر منسٹر کو ایک ایک بلڈنگ علحدہ علحدہ دینے کی بجائے سب کے لئے ایک ہی بلڈنگ مشترکہ طور پر سرکار کی جانب سے دیدیجائے اور انکے کھانے کا انتظام بھی سرکار کی جانب سے ہو - ایسی صورت میں وہ پاکٹ ایکسپنسز (Pocket expenses)

کے طور پر سو ڈیڑھ سو روپیے لے سکتے ہیں - انکے بچوں کی تعلیم اور ضروریات زندگی خود حکومت برداشت کریگی - تب نہ صرف منسٹرس بلکہ گورنمنٹ کے سارے ملازمین اسی ڈھنگ پر زندگی بسر کرینگے - لیکن موجودہ حالات میں صرف چند ویکتیوں پر (व्यक्तियोंपर) زیادہ بار ڈالکر اسٹیٹ کے بجٹ کے گھاٹے کو پورا نہیں کیا جاسکتا - میں سمجھتا ہوں میرے خیالات کا آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن تہ دل سے سواگت کرتے ہیں - میں اسکا اندازہ انکی صورتوں سے کررہا ہوں مگر وہ زمانہ آنے کے لئے ایک عرصہ چاہئے - اب تو اکسپنسز (Expenses) سر پر کھڑے ہیں اور اخراجات کا یہ حال ہے کہ نہ صرف کسی نہ کسی ایسوسی ایشن (Association) و سوسائیٹی کے کارکن چندہ وصول کرتے ہیں بلکہ غریب بچے بھی علحدہ چندے وصول کرتے ہیں - میں یہ تو نہیں کہتا کہ عام طور پر پی - ڈی - یف کے لوگ چندے کے لئے آتے ہیں - البتہ میرے پاس ایک صاحب آئے تھے میں نے ان سے کہا کہ میں پی - ڈی - یف سے زیادہ غریب ہوں - منسٹرس کا بھی یہی حال ہے .. وہ چونکہ وزیر ہیں اسلئے انکے پاس بہت سے لوگ مدد مانگنے کے لئے جاتے ہیں - کئی مہمان آتے ہیں - آنریبل ممبرس بھی منسٹرس کے پاس جاتے ہیں - کئی فرمائشیں کرتے ہیں - ظاہر ہے کہ اخلاقاً انکار نہیں کیا جاسکتا اور انہیں پورا کرنا پڑتا ہے - سو دو سو روپیے پٹرول کے لئے اپنی جیب سے خرچ کردینے پڑتے ہیں - اس قسم کا جو رواج ہمارے پاس ہے اسے یکدم بدلا نہیں جاسکتا - کمی کرنے کے بارے میں جو سجیشن (Suggestion) ہے وہ سواگت کرنے کے قابل ہے - رقم نہیں بلکہ وچار سواگت کے قابل ہیں - ہم تو اس سے بھی کمی کرنا چاہینگے - ایک آنریبل ممبر نے (۰۵۷) تنخواہ کی تحریک پیش کی ہے - ہم (۰۵۷) تو کیا (۰۰۱) روپیہ تنخواہ فکس (Fix) کرتے لیکن موجودہ حالات میں ایسا نہیں کیا جاسکتا - اس کے لئے ڈھانچے کو بدلنے کی ضرورت ہے - اور یہ کام پورا ہونے کے لئے ایک عرصہ چاہئے - میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ ٹریژری بنچس نے اس مسئلہ پر کافی غور کیا ہے - اس سے کم تر رقم کی تجویز پر بھی ڈسکشن (Discussion) کیا گیا لیکن عملی طور پر جو ممکن تھا اور تجربہ نے جس کی اجازت دی اتنی ہی تنخواہ کے لئے بل اب ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے - آنریبل ممبرس کے الونس کا جب بل پیش ہوا تو الونس کی رقم (۰۵۱) کی بجائے (۰۰۲) کرنے اور ساڑھے بارہ روپیے ڈیلی الونس کی بجائے ۵۱ روپیے دینے کے لئے اسنڈمنٹس پیش کئے گئے - اسوقت گھریلو اکسپنسز کاروبار - گرانی اور دوسری ضروریات - یہ سب پیش نظر تھے - لیکن منسٹرس کی تنخواہ جو مقرر کی جا رہی ہے وہ چند آنریبل ممبرس کو زیادہ معلوم ہوتی ہے - آنریبل منسٹرس کو جو مشکلات در پیش ہوتی ہیں میں نے انکی اسٹڈی کی ہے - میں نے حسابات دیکھے ہیں - میں جانتا ہوں کہ بعض آنریبل منسٹرس الکشنس کی وجہ سے اب بھی قرضدار ہیں - میں ٹریژری بنچس کی جانب سے اپوزیشن کو یقین دلانا چاہتا

ہوں کہ ہم خود کمی کرنا چاہتے ہیں لیکن آج کے حالات اسکی اجازت نہیں دیتے ۔ آنریبل شری ڈیشپانڈے نے جو یہ فرمایا کہ " ہم الونسس کو اور بڑھائینگے "، اس وچار کا میں سواگت کرتا ہوں ۔ لیکن اسوقت جو سیالری پروپوز کی گئی ہے اس میں کسی کمی کی گنجائش نہیں ۔ اگر کانگریس ہائی کمانڈ کی جانب سے ہندوستان کے اسٹیٹس منسٹرس کی سیالیریز کے بارے میں کوئی اسکیل کا تصفیہ ہو جائے تو ہم اسی کے مطابق عمل کرینگے ۔ اس وقت تو کمی مناسب نہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل ممبرس اس پر غور کرینگے اور جو امنڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں انہیں واپس لے لینگے ۔ اس لئے کہ اس سے خزانہ پر کسی غیر معمولی بار کا امکان نہیں ۔

شری اناجی راؤ (پربھنی) مسٹر اسپیکر سر۔ آج تک یہاں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اپوزیشن کے بنچس رومانٹیسیزم کی باتیں کرتے ہیں ۔لیکن آج ٹریژری بنچس (Treasury Benches) سے بھی رومانٹیسیزم کی باتیں کی جا رہی ہیں ۔ آج جو امنڈمنٹ آیا ہے میں اس سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ٹریژری بنچس گورنمنٹ کی جانب سے جو بھی پرپوزل آئے اسے قبول کرلیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ الونسس میں کمی کرنے کی تحریک آئے تو اس کا لحاظ کرینگے ۔ اب جو امنڈمنٹ آیا ہے اس میں صرف (۲۰۰) روپیے کی کمی کی خواہش کی گئی ہے ۔ اس طرح ایک ہزار روپیہ سیالری مقرر کی جانا مقصود ہے۔ صرف دو سو پچاس روپیہ کی کمی میں اتنی ہچکچاہٹ محسوس کی جارہی ہے ۔ یہ کہا گیا ہے کہ انکم ٹکس کے (۱۰۷) روپیہ اور عامرہ سے جو ملازمین دئے جاتے ہیں انکے ۱۰۰ روپیہ اس طرح جملہ ۲۰۷ روپیہ یوں بھی کم ہو جاتے ہیں ۔ یہ خیال ہے کہ الونسس میں البتہ کمی کی جاسکتی ہے لیکن ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ منسٹرس کام کریں اور کام کی تکمیل کےلئے ظاہر ہے کہ انہیں متعلقہ ضروری الونسس ادا کئے جائیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ الونسس میں کمی کرکے کام کے معیار کو کم کیا جائے۔ اسٹینڈرڈ آف لائیف (Stand-rd of life) کے اعتبار سے ایک ہزار روپیے سیالری دی جانا کچھ کم نہیں ہے ۔ ہمارے آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کانسٹی ٹیوشن کی دفعہ (۱۶۴) ذیلی دفعہ ۵ کے مطابق اپنا رجحان رکھتے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ :-

"(5) The salaries and allowances of Ministers shall be such as the legislature of the State may from time to time by law determine....."

اگر اس کے باوجود بھی مجوزہ سیاری کم معلوم ہو رہی ہوتو بعد میں امنڈمنٹ لاکر اضافہ کیا جاسکتا ہے ۔ ہم اس پر ضرور غور کرینگے ۔ ہم صرف اپوز کرنے کےلئے امنڈمنٹس نہیں لائے ہیں بلکہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ بھی ڈیموکریٹک اصولوں پر چلنے کےلئے کہاں تک تیار ہیں اور حقیقت میں آپ انکو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس ترمیم کو منظور کرلینگے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں -

श्री. लक्ष्मी निवास गनेरवाल. सबसेपहले मैं फिगर्स की रोशनी मे अमेंडमेंट के मुताल्लिक कुछ बातें कहूंगा। बजेट मे ५२ लाख का घाटा बताया गया है। जिस तरमीम के जरिये जिस कमी की ख्वाहश की जा रही है जिस से सालाना तकरिबन ४० हजार रुपयों की बचत होगी। मैं यह पूछना हूं कि क्या जिस चालीस हजार की बचत से ५२ लाख के घाटे की तकमील हो सकती है? वह आप जानते हैं कि मिनिस्टर्स को आमदनी के दूसरे रास्ते नहीं हैं। वह अपनी खिदमत पूरे तौरपर अंजाम देते हैं। आप यह भी चाहते हैं कि वह पूरी अीमानदारी के साथ काम करें। आखिर जिन्हे भी अपनी जरूरियात को पूरा करना है। अपने बच्चोंकी तालीम का अिंतेजाम करना है। अगर जिन्हे जिनकी खिदमत का पूरा मावेजा जिस से जिनकी जरूरियात की तकमील हो सके, न दिया जाय तो अेक तरफ तो जिन्हे घरकी परेशानी होजायगी और दूसरी तरफ गवर्नमेंट के काम की जिम्मेदारी पर असर पडने का संभव है। जिस लिये मेरे खियाल मे (२५०) रु. की कमी से फायदा न होगा। अगर वे लोग गवर्नमेंट के मुलाजमीन से खाना पकाने का काम लें तो जिस पर आप को अेतराज होगा। और मुमकीन है कि जिस के लिये भी अेक अॅडजर्नमेंट मोशन (Adjournment Motion) आजाये। ऑल अिंडिया कॉंग्रेस से अगर मिनिस्टर्स की सॅलरीज के मुताल्लिक आइंदा कोअी तसफिया हो तो मिनिस्टर्स खुद अमेंडमेंट लाकर जिस के मुताबिक तनख्वाह मुकर्र कर लेंगे। जिस लिये मैं दरख्वास्त करता हूं कि जिन छोटी बातों पर ध्यान देकर हाउस अपना वक्त खराब न करें। जो अमेंडमेंट लाया गया है जिसे वापस ले लिया जाय तो मुनासिब होगा।

شری وی - ڈی - دیشپانڈے :- یہ جو کہا گیا ہے کہ وقت خراب کیاجا رہا ہے مجھے اس پر اعتراض ہے -

Speaker, Sir, It is an aspersion on the House to say that we are wasting its time. I hope the Hon'ble Member will realise that.

श्री. लक्ष्मी निवास गनेरवाल : तो मैं जिसे वापस लेता हूं। मेरा मनशा अैसा नहीं था जैसा कि ऑनरेबल मेम्बर ने महसूस किया है।

شری شیشر اؤ وا گھمار ے (نلنگہ) - مسٹر اسپیکر سر - اس وقت دو امنڈمنٹس پیش ہوئے ہیں جن میں منسٹرس کی سیلری کو کم کرکے ساڑھے بارہ سو کی بجائے . . . ۱ اور ساڑھے سات سو کرنیکی تحریک کی گئی ہے - میرا خیال یہ ہے کہ اگر بل میں منسٹرس کی سیلری دو ہزار رکھی جاتی تو پندرہ سو کے لئے امنڈمنٹ لایا جاتا اور اگر پندرہ سو کے لئے بل پیش کیا جاتا تو ساڑھے بارہ سو تنخواہ دینے کا مطالبہ کیا جاتا اور اگر ساڑھے بارہ سو کا بل لایا جاتا تو ایک ہزار دینے کے لئے امنڈمنٹ لایا جاتا اور اگر ایک ہزار کا بل لایا جاتا تو ساڑھے سات سو روپیے تنخواہ دینے کےلئے امنڈمنٹ آتا - ہمیں یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ چیف منسٹر نے کافی غور کرنے کے بعد یہ بل پیش کیا ہے - آنریبل ممبرس جب ایک ہزار روپیے دینے کےلئے تیار ہیں تو صرف (۲۵۰) روپیے کےلئے انہیں آگے پیچھے نہیں دیکھنا چاہئے -

امنڈمنٹ کا وچار آپکے سامنے رکھتے ہوئے جس آنریبل ممبر نے ۷۰۰ روپیے سیلری دینے کا سجیشن پیش کیا ہے وہ تو بیچارے ایک سیدھے سادھے داڑھی والے سادھو ہیں جنکے جسم پر کھدر کی اوڑھنی ہے - لیکن جو لوگ دھوتی چھوڑکر بشکوٹ میں آتے ہیں انکو ایک ہزار دو سو پچاس روپیے کی ضرورت ہے یا نہیں اس پر غور کرنا چاہئے - گرانی دو تین طریقے سے بڑھ گئی ہے - مثلا جب ہم سٹی میں تھے تو ہماری داڑھی تین آنے میں بن جاتی تھی - جب ہم راک لینڈ گسٹ ہاؤز میں منتقل ہوئے تو داڑھی بنوانے کےلئے چار آنے خرچ کرنے پڑے - جب ہم ہل فورٹ میں پہنچے تو ہمیں چھ آنے دینے پڑ رہے ہیں تو بھائی ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ وزرا کی داڑھی ہے - اخراجات بہت رہتے ہیں اسلئے میں کہونگا کہ (۷۰۰) روپیے کمی کرنے کا خیال چھوڑ دیں اور (۱۲۰۰) روپیے دینے سے ہم پیچھے نہ ہٹیں -

شری پا پی ریڈی (ابراہیم پٹن - عام) مسٹر اسپیکرسر - ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ پروپوزل ٹھیک ہے - وچار کا سواگت کرتا ہوں لیکن یہ اس وقت ہوسکتا تھا جب سب منسٹرس ایک جگہ رہتے - ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ آنریبل ممبرس منسٹر سبھی سب ایک جگہ رہیں - اگر وہ وقت آجائے تو ۵۰۰ روپیے منسٹر کو کافی ہونگے - اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ چندے وصول کرنے کےلئے لوگ آتے ہیں - موٹر مانگنے کےلئے آتے ہیں - اچھا تو آپ چندوں کےلئے کتنی گنجائش رکھنا چاہتے ہیں - اگر ایسا ہی ہے تو کہہ دیجئے - اسٹینڈرڈ آف لائیف کے اعتبار سے منسٹرس کی تنخواہوں کے فکسیشن (Fixation) پر اعتراض نہیں ہے - لیکن اس طرح سے کہنا کہ وہ داڑھی والے سیدھے سادھے سادھو ہیں کھدر کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے ہیں اس طرح سے کسی کا مذاق اڑانا میں نہیں سمجھتا کہ کس حدتک درست ہوسکتا ہے -

شری شیش راؤ واگھمارے - میرا مطلب یہ نہ تھا کہ میں انکا مذاق اڑاون - مین خود انکا آدر (आदर) کرتا ہوں -

شری پا پی ریڈی - اس نقطہ نظر کے تحت ترمیات نہیں لائے گئے کہ کون بشکوٹ پہنتا ہے اور کون کھدر پہنتا ہے - ترمیات کے پیش کرنے کا مقصد یہ نہ تھا کہ کسی کو ابلائیج (Oblige) کریں - میں بھی ساڑھے سات سو روپیے سیالری کےلئے امنڈمنٹ کا نوٹس دیا تھا لیکن موو نہیں کیا - کیوں ؟ اس لئے کہ شکر اور جوار کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں - آنریبل منسٹرس جس طرح خود کےلئے زیادہ مانگتے ہیں اسی طرح مزدوروں اور مڈل کلاس ملازمین کے باوے میں خیال رکھیں تو مناسب ہوگا - میں سات سو پچاس روپیے کےلئے جو امنڈمنٹ لایا تھا وہ موو نہیں کیا اور اب ایک ہزار روپیے والے امنڈمنٹ کی تائید کرتا ہوں - آپ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خرچ کرنا پڑتا ہے - وہ خرچ کرنا پڑتا ہے - ممکن ہے کہ آپکی ضروریات زیادہ ہوں - آپکو بڑا گھر دیا گیا ہے

اتنا بڑا شہر کہ جس میں بسایا جائے تو دس فیملیز (Families) بس سکتے ہیں۔ یہ تصور کہ ۱۰ منسٹروں کی وجہ سے جلد کام نکل جائیگا صحیح نہیں ہے ۔ تیرہ منسٹروں کے قیام کے انتظامات مشکل ہوگئے ہیں ۔ چند منسٹروں کے لئے ابتک بنگلوں کا انتظام بھی نہیں ہوا ہے ۔ اپوزیشن ان تمام باتوں پر غور کرتے ہوئے کوئی سجیشن (Suggestion) پیش کرتا ہے تو اسکو مذاق میں اڑایا جاتا ہے۔ رومانس کہا جاتا ہے ۔ آپ ہی کی وکابلری (Vocabulary) کا لفظ میرے پاس بھی موجود ہے ۔ کسی کرٹیسیزم (Criticism)کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ سوچنا چاہئے کہ ہم اس امنڈمنٹ کی تائید میں کیا کہہ رہے ہیں ۔ مجھے چونکہ اس امنڈمنٹ کی تائید کرنی تھی اسلئے اپنا امنڈمنٹ موو نہیں کیا ۔ موجودہ حالات کے لحاظ سے منسٹرس کی تنخواہ ایک ہزار ہونی چاہئے ۔ جب انکے الونسس کا سوال آئیگا اس وقت اس پر غور کیا جائیگا ۔ ایک آنریبل ممبر نے یہ کہا کہ ۴۰ ہزار کی کمی سے بجٹ کے (۵۲) لاکھ کے خسارہ کو پورا نہیں کیا جاسکتا ۔ لیکن میں کہونگا کہ اگر ہم چالیس پیسے بھی بچاسکیں تو یہ بہت زیادہ ہے ۔ ہمارے سامنے لیبر اور کسان ہیں جو محنت کرنے کے باوجود بھی چالیس پیسے کما نہیں سکتے ۔ ایسی صورت میں غور کیجئے کہ ۴۰ ہزار روپیے کی رقم کیا کم رقم ہے ۔

ان خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری شرن گوڑہ (جیو رگی۔ اندولہ) آنریبل منسٹرس کی تنخواہ کے بارے میں بہت سی بحثیں ہوئیں ۔ دونوں طرف سے بہت کچھ کہا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے بڑی نزاکت سے سیلری (Salary) اور الونسس (Allowances) کے بل کو الگ الگ کردیا ہے ۔ حالانکہ پراویژنس (Provisions)کے لحاظ سے الونس اور سیلیریز کے بل کو ایک ساتھ لانا چاہئے تھا جیسا کہ دوسرے بلس میں کیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہوتا تو اس سے آنریبل ممبرس پر یہ صاف صاف ظاہر ہو جاتا کہ منسٹرس کی سیلیری کتنی ہے اور الونسس کتنے ۔ ان تمام باتوں پر غور کرکے ہم ٹھیک نتیجے پر پہنچ سکتے کہ آنریبل منسٹرس کی تنخواہیں کیا ہونی چاہیں ۔ یہاں منسٹرس کی سیلیریز (۱۲۵۰) روپیے فکس (Fix) کرنے کےلئے ایک بل پیش ہوا ہے ۔ لیکن الونسس کے بارے میں اس میں ظاہر نہیں کیا گیا کہ موٹر الونس (۳۰۰) دیا جائیگا یا (۴۰۰) ۔ اس سلسلے میں بہت سی باتیں آنریبل ممبرس نے کہیں جن پر کچھ مذاق بھی ہوا ۔ لیکن میرے خیال میں کبھی کبھی ایسا ہونا بھی چاہئے ورنہ ہاؤس ڈل (Dull) ہو جاتا ہے ۔ اس اسپرٹ سے یہ بری بات نہیں ۔

دوسری بات یہ کہ ہمارے دیس میں میں جب سنہ ۱۹۳۶ع میں پہلی مرتبہ پاپلر منسٹری (Popular Ministry .) آئی تھی اس وقت مہا تما گاندھی

نے (۵۰۰) روپیے منسٹرس کی سیلیریز فکس (Fix) کرنے کا تصفیہ کیا تھا ۔ مدراس ۔ بمبئی ۔ یو ۔ پی ، اور سی ۔ پی ۔ میں (۷۰۰) روپیے تنخواہ منسٹرس کو دیگئی ۔ وار کے بعد گرانی بڑھتی گئی ۔ اسکے ساتھ ساتھ منسٹرس کی تنخواھوں میں اضافہ ھوتا گیا مگر اب اسکی ضرورت محسوس کی جا رھی ھے کہ گرانی میں کمی کی جا کر حالات کو پہلے کے لیول پر لایا جائے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ گرانی کی وجہ سے آنریبل منسٹرس کی تنخواھوں میں اضافہ کرنا چاھئے ۔ اگر انکی تنخواھیں زیادہ ھوں تو انہیں گرانی کا احساس نہوگا ۔ اسلئے آنریبل ممبر نے ایک ہزار تنخواہ کےلئے جو تحریک پیش کی ھے وہ مناسب معلوم ھوتی ھے ۔ ایک آنریبل ممبر کا یہ کہنا کہ دو ہزار کا سجیشن (Suggestion) پیش کیا جاتا تو (۱۵) سو تنخواہ مقرر ھوتی ۔ اگر ۱۵ سو کا سجیشن ھوتا تو ساڑھے بارہ سو منظور ھوتے اور ساڑھے بارہ سو کا ھوتا تو ایک ہزار اور ایک ہزار کا ھوتا تو ساڑھے سات سو یہ تصور ٹھیک نہیں ۔ اس تصور کے تحت ایسا نہیں ھوسکتا ۔ حالات کو ملحوظ رکھتے ھوئے ترمیم پیش کی گئی ھے ۔ مہا تما گاندھی نے منسٹرس کےلئے (۵۰۰) روپیے تنخواہ مقرر کرنے کی جو تجویز کی تھی موجودہ حالات کا لحاظ کرتے ھوئے اگر اسکو دوگنا بھی کردیا جائے تو تنخواہ ایک ہزار ھی ھوتی ۔ جو لوگ مہاتما گاندھی کے سچے پیرو ھیں انہیں اپوزیشن کی اس تحریک پر فخر کرنا چاھئے اور قبول کرنا چاھئے ۔ اس میں ضد کا کوئی معاملہ نہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں سمجھتا ھوں اس مسئلہ کی بہت کافی چرچا ھوچکی ھے ۔ یہ مسئلہ سوا دس بجے لیا گیا تھا ۔ دیڑھ گھنٹہ اس پر بحث رھی ۔ اسے جلد سے جلد ختم کرنا چاھئے ۔

شری کنڈ ل ریڈی (کو نارم) قبل اسکے کہ میں اس امنڈمنٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کروں میں یہ عرض کروں گا کہ جب سے اسمبلی کا اجلاس شروع ھوا ھے اسکے حالات دیکھکر مجھے بھارت کی ایک کتھا یاد آتی ھے ۔ ایک مہارشی " ادالک " نامی رھتے تھے ۔ انکو گرھست بننے کی اچھا ھوئی ۔ چنڈی نامی استری سے ویواہ کیا ۔ چنڈی ایسی ھٹیلی اور ضدی فطرت کی تھی کہ پتی جو بھی کہتے اسکے خلاف کام کرتی ۔ اسکا پری‌نام تو اور کچھ ھے اور قصہ بھی لمبا ھے ۔ لیکن یہاں اسمبلی میں جب میں دونوں پارٹیوں کی حالت دیکھتا ھوں تو یہی محسوس کرتا ھوں کہ ایک پارٹی جو بھی کہتی ھے دوسری پارٹی اسکی مخالفت کرتی ھے ۔ اس لحاظ سے یہ قصہ یہاں صادق آتا ھے ۔ چاھے وہ حقیقت ھو یا کچھ اور ۔ ایک پارٹی جو کہے گی دوسری ضرور اسکی مخالفت کرے گی ۔ یہی چیز الکشن کے زمانہ میں بھی دیکھنے میں آئی ۔ گو ھم یہاں مختلف پارٹیوں سے آئے ھیں لیکن میرے خیال میں یہاں تو سب کا مقصد ایک ھونا چاھئے ۔ اس نقطہ نظر سے کوئی اچھی چیز خواہ کسی پارٹی کی طرف سے پیش کی جائے اسے مان لینا چاھئے ۔

ہم جو کہتے ہیں ٹریژری بنچس نہیں مانتے - اور وہ جو کہتے ہیں ہم نہ مانیں تو اس طرح سے ملک کی فلاح و بہبود کسطرح سے ہوسکتی ہے - یہ جو اسنڈمنٹ میں نے پیش کیا تھا انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے ایک متر کے پاس اسے انگریزی میں لکھوانے کے لئے گیا - انہوں نے کہا کہ کیا آپ بھی کمیونسٹ ہوگئے - بڑے تعجب کی بات ہے - آصفیہ حکومت کے زمانہ میں اگر زمینداروں عہدہ داروں اور ساہوکاروں کے خلاف کوئی بات کہی جاتی تو کہنے والے کو کانگریسی کہا جاتا - اور پولس ایکشن کے بعد اگر کوئی مخالفت بات کہی جائے تو اسے فوراً کمیونسٹ کہدیا جاتا ہے بلکہ آجکل تو حد ہوگئی ہے - اگر کوئی بیٹا باپ سے بدل جاتا ہے تو اسے فوراً کمیونسٹ کہدیا جاتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ بیٹا کمیونسٹ ہوگیا ہے - اسی طرح میرے متر نے بھی مجھے کمیونسٹ کہدیا - میں نے انہیں کوئی جواب تو نہیں دیا - بہرحال حالت یہ ہے کہ کانگریس کوئی بات کہتی ہے تو کمیونسٹ نہیں مانتے اور کمیونسٹ کوئی بات کہتے ہیں تو کانگریسی نہیں مانتے - اگر یہی حالات رہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ آگے چلکر ہم اپنے ملک کو کس طرف لیجانیوالے ہیں - یہ جھگڑے دیکھنے کے بعد مجھے ایک قصہ یاد آتا ہے جو بچپن میں میرے نانا نے کہا تھا -

مسٹر اسپیکر - یہ بحث اس بل کے بارے میں غیر متعلق ہے -

شری کنڈل ریڈی - خیر - منسٹروں کو ہم (۷۵۰) روپیے تنخواہ کیوں دینا چاہتے ہیں اس کے لئے ہمیں اپنے ملک کے حالات دیکھنا چاہئے - ہمارے ملک میں سینکڑوں سال سے آصف جاہی حکومت تھی اور اس زمانہ میں زمینداروں اور ساہوکاروں کا بول بالا تھا - انکی وجہ سے غریبوں کی جو بری حالت ہوگئی تھی وہی حالت ابتک باقی ہے - اور اس حالت کو اب درست کرنا ہمارے منسٹروں کا فرض ہے - یہ غور طلب ہے کہ جب کبھی کوئی بات کانگریس یا اسکے اصولوں کے خلاف کہی جاتی ہے تو اسکے ڈفنس میں مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کو لایا جاتا ہے - یہی چیز ہمنے الکشنس میں بھی دیکھی - جہاں بھی ووٹرس سے ووٹ مانگنے جاتے تھے انکے سامنے مہاتما گاندھی کا نام اور پنڈت نہرو کی تصویر پیش کی جاتی تھی - کام نکالنے کے لئے تو آپ مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کو پیش کرتے ہیں لیکن جب کانگریس کے ناتے حکومت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں آجاتی ہے اور عملی طور پر وعدوں کی تکمیل کا وقت آتا ہے تو انکے وچاروں کو بھول جاتے ہیں - دیکھنا چاہئے کہ ملک کی حالت کیا ہے - ملک کے لوگوں کی حالت کیا ہے اور اسکے لحاظ سے منسٹرس کس قدر تنخواہ پاسکتے ہیں - انہیں سوچنا چاہئے کہ (۱۲۵۰) روپیے تنخواہ ہر طرح سے زیادہ ہے - ٹریژری بنچس کے ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ " مجھے اس کا تجربہ نہیں - میں کپڑے نہیں پہنتا - حجامت نہیں بناتا - اس لئے مجھے معلوم نہیں - خرچ کا اندازہ نہیں " میں اس کا جواب دیناتو

نہیں چاہتا - میں دیہات میں رہنے والا ہوں - میں صرف یہ کہونگا کہ آپکو دیہات میں رہنے والے غریبوں کے حالات معلوم نہیں۔ آپ کو شاید اسکا تجربہ نہوگا - اگر آپکو انکے حالات کا تجربہ ہوتاتو شاید آپ اپنے لئے اتنی تنخواہ نہ رکھتے - جب ملک کی باگ ڈور آپکے ہاتھ میں آئی ہے تو آپکو سب کی بھلائی کا خیال رکھنا چاہئیے - جس طرح سے ایک خاندان کے بڑے آدمی کو اپنے پورے خاندان کے افراد کا خیال رکھنا پڑتا ہے - اسی طرح آپ کو بھی ملک کی پوری جنتا کی بھلائی کا وچار سامنے رکھنا ہوگا۔ چیف منسٹر اس حیدرآباد کے خاندان کے صدر کی حیثیت رکھتے ہیں - انہیں اس پورے خاندان کو چلانا ہے - میں جس گاؤں میں رہتا ہوں وہاں کے دو خاندانوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - ایک خاندان ایسا ہے جس میں ۵ - ٦ لوگ ہیں - یہ بھیک مانگ کر کھاتے ہیں - جتنا بھی انہیں مل جاتا ہے سب مل کر ایک ایک نوالہ کر کے کھا لیتے ہیں اور جس طرح بھی ہوگذار لیتے ہیں - ان میں سے کسی کا بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ جتنا بھی ملا ہے میں اکیلاهی کھا جاؤں - دوسرے چاہے بھوکے مریں دوسرا خاندان اسی گاؤں میں رہتا ہے - یہ دولتمند گھرانا ہے - گڑھی والے لوگ ہیں گھر کے بڑے آدمی کے لئے تو مرغ پکتا ہے خاندان کے باقی لوگوں کو ٹھیک طور پر نہیں کھلایا جاتا - اس گھر میں روزانہ جھگڑے چلتے ہیں - محبت کا نام نہیں - میرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے گھر کے منتظم کو سب کا خیال ہونا چاہئیے - چیف منسٹر کو اس بات کا خیال ہونا چاہئیے کہ ملک کے دوسرے لوگوں کی کیا حالت ہے - ملک سے غربت اور افلاس کس طرح دور کیا جاسکتا ہے - عام بھلائی کے لحاظ سے وہ بھی اپنے لئے کیا لے سکتے ہیں اس پر سوچنا چاہئیے - میں نیک نیتی سے اور دوستانہ طریقہ پر یہ تنقید کر رہا ہوں - انہیں اسی طریقہ پر سوچنا چاہئیے -

منسٹروں کی تعداد میں کمی کے بارے میں بھی کہا گیا - میں بھی یہ سوال کرونگا کہ ۱۳ منسٹروں کی کیا ضرورت ہے ؟ کیا ۷ - ۸ منسٹروں سے کام نہیں چل سکتا۔ اگر یہ گروپس کے لحاظ سے کیا جا رہا ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس گروپ بندی کی کیا ضرورت ہے - گروپس کوتو ختم کرنا چاہئیے - جب بمبئی اور مدراس میں ۹ وزیروں سے کام چلرہا ہے تو حیدرآباد میں ۱۳ منسٹروں کی کیا ضرورت ہے - اگر گروپس کا سوال رہے اور ایک دن یہاں کمپرومائیز ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں شاید منسٹروں کی تعداد ۲۵ ہو جائیگی - ملک میں جس طرح غربت - جرایم - پولس - بیماری - بیروزگاری بڑھ گئی ہے میں سمجھتا ہوں اسی طرح منسٹروں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے - اس سلسلے میں کل میرے دوست سے کچھ گفتگو ہوئی وہ اپنے آپکو ترقی پسند کہتے ہیں -

مسٹر اسپیکر- یہ سب بحثیں بل کی ترمیم کے اغراض کے لئے غیر متعلق ہیں - اسکا لحاظ رہے -

شری کنڈل ریڈی- اچھا صاحب یہ غیر متعلق ہے تو میں متعلق ھی عرض کرتا ھوں - غیر متعلق بحث کی بسم اللہ تو ادھر ھی سے ھوئی تھی - ادھر سے میری داڑھی - کپڑے وغیرہ کو جو بحث میں لایا گیا شاید یہ سب متعلق تھے - میں وہ قصہ مختصراً عرض کردیتا ھوں - میرے دوست کہتے تھے کہ میں رجعت پسند آدمی ھوں - اور وہ ترقی پسند - میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہی ترقی پسندی ہے کہ منسٹروں کی تعداد ۸ کی بجائے ۱۳ اور تنخواہ ۵ سو کی بجائے ساڑھے بارہ سو کردی جائے ؟ اگر اسی قسم کی ترقی پسندی سے کام لیا جائے تو ملک کے مستقبل کا اندازہ ھوسکتا ہے - آپ کو تو اپنے ملک کے بنانے کےلئے خود ایثار سے کام لینا چاہئے - خاندان کے منتظم کی حیثیت سے پہلے غریب طبقہ کی فکر کرنا چاہئے - ہمارے بجٹ میں گھاٹا بتایا گیا ہے - بجٹ انگریزی میں ھونیکی وجہ سے میں اسپر تفصیلی غور نہ کرسکا - اور یہ میری سمجھ میں نہیں آیا - فینانس منسٹر نے کہا ھے کہ یہ تین مہینے کا بجٹ ہے - اور انہوں نے غیر ضروری مدات میں کمی کرنیکا وعدہ کیا ہے - ہمیں یقین ہے کہ آیندہ اسکی چھان بین کرکے گھاٹے میں کمی کی جائیگی - آپ کو ملک کی موجودہ خرابیاں دور کرنا ہے - زمینداری اور وطنداری کے طریقوں کو برخواست کرنا ہے - دوسری برائیوں کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ آپ بھی کچھ ایثار کریں - تیاگ کریں اور اپنے آپکو اچھی شکل میں پیش کریں تاکہ آگے چلکر آپکی تحریکات کو پبلک جلد قبول کرلے - اس گفتگو کے بعد میں ٹریژری بنچس سے اور بالخصوص چیف منسٹر سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اس امنڈمنٹ کو قبول کرلیں - اسلئے کہ انہیں اپنے آپکو جملہ منسٹروں اور ملک کے سامنے آدرش بناکر پیش کرنا ہے - میری یہ تنقید نیک نیتی اور خلوص پر مبنی ہے - دیہاتی رعایا کی بہبودی کو سامنے رکھتے ہوئے اس امنڈمنٹ پر غور کیجئے - مجھے آشا ہے کہ میری ترمیم جو نیک نیتی سے پیش کی گئی ہے اسے قبول کرلیا جائیگا -

آنریبل شری بی- رام کشن راؤ- مسٹر اسپیکر سر - میں نے یہ خیال کیا تھا کہ منسٹرس کی سیلریز بل پر کچھ زیادہ بحث نہیں ھوگی - اسکی تو مجھے توقع تھی کہ امنڈمنٹس پیش ھونگے لیکن میں نے یہ خیال کیا تھا کہ دو ڈھائی گھنٹے ڈسکشن (Discussion) پر صرف نہیں کئے جائینگے اور اسکو حقیقت پسندی کی نظر سے دیکھا جائیگا - اور گورنمنٹ کی طرف سے اس بل کو پیش کرتے ہوئے جس نیک نیتی اور خلوص کا اظہار کیا گیا ہے اسکو تسلیم کیا جائیگا - لیکن افسوس ہے کہ میری یہ امید پوری نہیں ھوئی - جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے بھارت کا ایک قصہ ''ادالک اور چنڈی '' کا یاد دلایا ٹھیک ہے - اس بل کو پیش کرنے سے پہلے ہم نے پوری پوری کوشش کی کہ اس مسئلہ پر سوچیں - ہم نے کافی دیر اس لئے لگائی کہ اخبارات میں خبریں آئی تھیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کانگریسی منسٹروں کی تنخواھیں مقرر کرنے والی ہے - ہم نے اس بل کے پیش کرنے میں کچھ تامل اور تاخیر اسلئے

کی کہ وہاں کے تصفیہ سے ہمیں کچھ گائیڈنس (Guidance) مل جائے تو پھر اس بل کو اسکے لحاظ سے پیش کرینگے۔ لیکن ابتک ہمیں کوئی گائیڈنس نہیں ملا ۔ بعض خبریں سنی جارہی ہیں کہ ایک ہزار تنخواہ مقرر کی جائیگی ۔ وہاں اختلاف رائے ہے ۔ اس کا امکان ہے کہ ایک ہزار نہیں بلکہ پندرہ سو مقرر کئے جائینگے ۔ بہر حال یہ چیز تصفیہ طلب ہے ۔ قطع نظر اسکے جب ہم نے دیکھا کہ یہ معاملہ طئے نہیں ہو رہا ہے تو ہم نے سوچا کہ کیا کرنا چاہئے جو ٹکنیکلی (Technically) اور کانسٹی ٹیوشنلی (Constitutionally) ٹھیک رہے ۔ میں ہاؤز کو وشواس دلانا چاھتا ہوں کہ ہم نے پوری ذمہ داری کے ساتھ سوچا اور اسکے بعد یہ بل پیش کیا اور اس بات کو اچھی طرح محسوس کیا کہ ہماری جماعت کا سمبند ہ ایک ایسی جماعت سے ہے جسکے نیتا مہاتما گاندھی تھے ۔ میں انکا نام بہت کم لیا کرتا ہوں۔ اس لئے کہ میں اپنے آپ کو انکا نام لینے کا بھی اہل نہیں سمجھتا لیکن چونکہ اس کا ریفرنس (Reference) دیا گیا تھا اس لئے مجبوراً دھراتا ہوں ۔ بات یہ ہے کہ سیلریز (Salaries) اور الونسس (Allowances) کا ایسا معاملہ ہے کہ محض پرنسپل (Principle) پر غور کرنے سے وہ حل نہیں ہوسکتا دیش میں افلاس اور غربت کا سوال ایسا ہے جسکو ہم اچھی طرح محسوس کرتے ہیں ۔ جسطرح اوس جانب کے ممبرس کفایت شعاری کا خیال رکھتے ہیں میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس جانب کے ممبرس اور گورنمنٹ بھی کفایت شعاری کو اسی طرح ملحوظ رکھتی ہے ۔ میں نے اس سے قبل بھی بجٹ پر بحث کے دوران میں اطمینان دلایا تھا کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی رہیگی کہ جہاں کہیں بھی کفایت شعاری ممکن ہو ضرور کی جائیگی ۔ اور جن جن مدات میں کٹس (Cuts) کئے جاسکتے ہیں ضرور کئے جائینگے ۔ چالیس ہزار کیا دس بیس روپیے بھی اگر بچ سکتے ہیں تو ضرور بچائے جائینگے ۔ لیکن اسکے معنی یہ نہیں کہ کسی بد میں اس طرح پنچ (Punch) کرنے کی کوشش کی جائے کہ جن لوگوں پر حکومت چلانیکی ذمہ داری ہے وہ اپنے ذاتی معاملات میں گھٹنائیوں سے دو چار ہوتے رہیں اور انکا دماغ پریشان کیا جاتا رہے ۔ یہ اصول کفایت شعاری نہیں ہے ۔ آنریبل لیڈر آف دی ۔ پی ۔ ڈی ۔ یف نے ایک ایک انالیسس (Analysis) کی ۔ میں نے اس امر کی کوشش کی کہ انہیں کنونس (Convince) کروں لیکن مجھے افسوس ہے کہ مجھ میں اتنی قابلیت نہ تھی کہ میں انہیں کنونس کرسکتا ۔ الونسس (Allowances) کی حد تک گو ہم نے پورے طریقہ پر پوزیشن کی جانچ نہیں کی لیکن اپوزیشن کی جانب سے جو چیزیں بتلائی گئی ہیں وہ تقریباً وہی ہیں جنکا ہم اندازہ کر رہے ہیں ۔ ہم نے خود یہ چیزیں انہیں بتلائی ہیں اور انہوں نے ہاؤز کے سامنے پیش کیا ہے ۔ الونس کا ذکر اس بل میں ہوتا تو بہتر ہوتا لیکن جب یہ بل پرنٹنگ کے لئے گیا تو اس وقت ہمکو موقع نہیں

ملاکہ جزوی طور پر ہم اس مسئلہ پر غور کرسکیں - لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں
کہ کوئی زیادہ مطالبہ منسٹرس کے الونسس (Allowances) کے لئے نہیں
کیا جائیگا جس کا تذکرہ آنریبل لیڈر آف دی پی ڈی ایف نے کیا (۱۰۰) گیلن پٹرول
یا اسکی قیمت (۳۰۰) روپیہ کنسالیڈیٹیڈ اونٹ (Consolidated amount)مقرر کی
جاسکتی ہے جیسا کہ انہوں نے تصفیہ کیا ہے-اور الکٹرک و واٹرچارجز(Water charges)
۱۰۰ روپیے - اسطرح میں سمجھتا ہوں کہ الونسس کی مقدار چار سو روپیے سے زیادہ
نہوگی - چونکہ چیف منسٹر کے پاس دو موٹر کارس ہوتی ہیں اسلئے انہیں سو دیڑھ سو
روپیے زاید دینے ہونگے - اس سے زیادہ نہیں مانگا جائیگا - انٹرٹینمنٹس (Entertainments)
کے اغراض کے لئے جو سمپچوری الونس (Sumptuary Allowance) دیا جائیگا
وہ ہر جگہ دیا جاتا ہے متصلہ اسٹیٹس میں کہیں ۱۰ ہزار کہیں ۱۲ ہزار اور کہیں
۱۶ ہزار دیا جاتا ہے - جس وقت الونس کا بل پیش کیا جائیگا اس بارے میں گورنمنٹ
کی جانب سے مناسب پراویژن پیش کیا جائیگا - اسوقت مجھے اسبارے میں زیادہ ڈسکشن
کرنا نہیں ہے - جو امنڈمنٹ اسوقت پیش کیا گیا ہے وہ تنخواہ میں کمی کے بارے میں
ہے مجھے افسوس ہے کہ ان امنڈمنٹس پر اصرار کیا جا رہا ہے - میں ان آرگیومنٹس
(Arguments) کو دھرانا نہیں چاہتا جو پیش کئے گئے ہیں - بعض
وقت اس مسئلہ کو منسٹرس کی تعداد سے مخلوط کردیا گیا اور ۱۳ کی تعداد پر اعتراض
کیا گیا - میں سمجھتا ہوں کہ منسٹری میکنگ کا مسئلہ لیڈر آف دی میجارٹی پارٹی کے
ڈسکریشن (Discretion) پر موقوف ہوتا ہے - ہوسکتا ہے کہ اس کا تصفیہ
غلط ہو لیکن وہ اپنے ڈسکریشن کو دوسروں کے ججمنٹ (Judgement) پر نہیں
چھوڑ سکتا - کہا گیا کہ یہاں ۸ منسٹرس تھے ۱۰ تھے کبھی گیارہ تھے البتہ ۱۳ نہیں
رہے ہیں میں جانتا ہوں - لیکن بہار کے اسٹیٹ میں ۱۳ منسٹرس اور ۱۳ ڈپٹی منسٹرس
ہیں - بہار حیدرآباد کا نصف ہے - کہیں منسٹرس کی تعداد زیادہ ہے کہیں کم اور جن
اسٹیٹس میں منسٹرس کم ہیں وہاں ڈپٹی منسٹرس رکھے گئے ہیں - اسطرح مختلف
پوائینٹ آف ویو سے غور کرکے کسی اسٹیٹ کا چیف منسٹر انکی تعداد فکس کرتا ہے -
یہ ایسی بات ہے کہ اسپر اعتراض کرنا میں نہیں سمجھتا کہ کوئی پراپر (Proper)
چیز ہے - اس سے بڑھکر اسٹرانگ (Strong) الفاظ میں استعمال نہیں کرسکتا -
اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اس وقت جو منسٹرس ہیں انہیں ساڑھے بارہ سو سیلری
پروپوز (Propose) کی گئی ہے اور اگر انکے الونس کو بھی شامل کرلیا جائے تو
اسکے باوجود انکی تنخواہ پہلے کے آٹھ منسٹرس کی تنخواہ کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے -
اس طرح ۲۱ ہزار سالانہ کی بچت نکلی گئی ہے - پچاس ہزار کی بچت بھی نکالی جاسکتی
تھی بشرطیکہ میں موضع بورگل تعلقہ شاد نگر میں رہکر حیدرآباد کی حکومت چلاسکتا -
ایسی صورت میں مجھے ڈھائی تین سو روپیے بھی کافی ہوسکتے تھے - مجھے موٹر کی اور

دوسری چیزوں کی ضرورت نہوتی جو آجکل کی ضروریات میں داخل ہیں - میرے پرانے دوست جنکا نام نہیں لیا جاسکتا (اسلئے کہ یہاں نام لینا گناہ ہے) جنہوں نے " اداٹک اور چنڈی " کا قصہ بیان کیا میں انکے خیالات سے متفق ہوتا بشرطیکہ میں بھی آشرم کی زندگی بسر کرتا رہتا - اس میں شک نہیں کہ میرا رجحان بھی اسی طرف ہے اور میں بھی چار پانچ سال کے بعد اسی قسم کی زندگی بسر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جس قسم کی زندگی میرے دوست آنریبل ممبر فارکونارم ضلع کریم نگر بسر کر رہے ہیں - اس مسئلہ پر غور کرنے کےلئے ضد کا کوئی سوال نہیں ہے اور نہ اسکو کسی پارٹی کا مسئلہ بنایا جاسکتا ہے - میں اپوزیشن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس جانب بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سنسیرلی (Sincerely) یہ چاہتے ہیں کہ منسٹرس کی سیلری میں کمی کی جائے لیکن جب یہ مسئلہ ہماری اکزیکیٹیو پارٹی (Executive party)کے سامنے پیش ہوا تو آنریبل ممبرس نے تمام حالات پر غور کرنے کے بعد ساڑھے بارہ سو سیلری سے اتفاق کیا - معاشرہ کے لحاظ سے اسٹینڈرڈ آف لائیف کے بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے - منسٹرس کی سیلری کو کم کرکے معاشرہ کو نہیں بدلا جاسکتا بلکہ سارے معاشرہ کو پہلے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے - میں تفصیلات بیان کرنا نہیں چاہتا - یہاں جو ساڑھے بارہ سو روپیے سیلری پروپوز کی گئی ہے وہ کیا لکیولیٹ (Calculate) کرنے کے بعد مینیمم اونٹ(Minimum amount) ہے - اسکے باوجود اے - آئی - سی - سی (A. I. C. C.) سے اگر کوئی تصفیہ ہو جائے تو ہم سیالری کم کرلینگے - میں آپکو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج جو منسٹرس منتخب ہوکر آئے ہیں انکی آمدنی موجودہ آمدنی سے چار پانچ گنا زیادہ تھی چنانچہ ہمارے فینانس منسٹر کی آمدنی پانچ چھ ہزار سے کم نہ تھی - اسطرح اور بھی آنریبل منسٹرس ہیں - یہ جو بل پیش کیا گیا ہے وہ اس نقطۂ نظر کے تحت نہیں ہے کہ منسٹرس اپنی تنخواہوں میں سے کچھ پس انداز کرسکیں - اگر آپ اسکو ہمدردانہ طریقہ سے ہمدردانہ نہیں بلکہ حقیقت پسندانہ نقطۂ نظر سے کیا لکولیٹ کریں تو یہ رقم آپ مناسب سمجھینگے - ممکن ہے آپ یہ کہیں کہ اڈمنسٹریشن ہیوی (Heavy) ہوتا جا رہا ہے - لیکن صرف منسٹرس کی سیلری میں کمی کرنیکی وجہ سے اسکی اصلاح کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا - اس سے زیادہ میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ یہ کوئی ایسا کیس نہیں ہے جسے فورسفلی (Forcefully) ھاؤز کے سامنے پیش کیا جائے - میں صرف اتنا کہونگا کہ اس میں ریزنس (Reasons) ہیں جس حدتک کمی کی گنجائش تھی کی گئی ہے - مہنگائی میں کمی منسٹروں کی تنخواہوں میں کمی کرنے سے ممکن نہیں - جس وقت مہنگائی میں کمی ہو جائیگی اس وقت خود بخود یہ اپنی تنخواہیں کم لینگے - اس طرح اگر تنخواہوں میں کمی کردیجائے تو جنکے پاس کچھ ہے وہ تو اپنی پاکٹ سے خرچ کرینگے - اور جنکے پاس کچھ نہیں ہے

وہ تکلیف محسوس کرینگے - چھوٹے چھوٹے معاملات پر اس قدر اصرار نہیں کرنا چاہئے - آنریبل ممبرس جنہوں نے جناب کے پاس ترمیمات پیش کی ہیں میں ان سے اپیل کرتاہوں کہ کیم از کم اس معاملہ میں وہ ووٹ کی نوبت نہ آنے دیں-اپنے امنڈمنٹس(Amendments) واپس لے لیں اور ٹریژری بنچوں سے یہ توقع رکھیں کہ جہاں تک اکانمی کا تعلق ہے اپوزیشن کے خیال سے پوری پوری مطابقت رکھی جائیگی - میں چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ یونانیمسلی (Unanimously) طے کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - اب ساڑھے بارہ بجنے میں دس منٹ باقی رہ گئے ہیں- جو امنڈمنٹس آئے ہیں ان پر اب رائے لیجائے گی -کنڈل ریڈی صاحب نے (۷۰۰) روپیے سیالری کےلئے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے کیا وہ چاہتے ہیں کہ انکا امنڈمنٹ ھاؤس کے سامنے ووٹ کے لئے رکھا جائے-

شری کنڈل ریڈی- میں نےیہ خیال کیا تھا کہ امنڈمنٹ قبول کر لیاجائے گا لیکن جب اصرار ہی کیا جا رہا ہے تو میں اپنا امنڈمنٹ بادل ناخواستہ واپس لیتا ہوں۔

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

مسٹر اسپیکر- دوسرا امنڈمنٹ جو پا پی ریڈی صاحب کا تھا وہ موو (Move) نہیں کیا گیا ہے -

تیسرا امنڈمنٹ ادھو راؤ صاحب کا ہے -کیا وہ چاہتے ہیں کہ انکا امنڈمنٹ ھاؤس کے سامنے ووٹنگ کےلئے رکھا جائے ؟

شری ادھو راؤ- میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ ھاؤس کے سامنے ووٹنگ کےلئے رکھا جائے

مسٹر اسپیکر -یہ امنڈمنٹ آنریبل منسٹرس کی سیالریز (۱۲۰۰) کی بجائے (۱۰۰۰) روپیے مقرر کرنے سے متعلق ہے - اس پر اب رائے لی جائےگی -

The amendment was put and negatived.

شری وی-ڈی- دیشپانڈے- مسٹر اسپیکرسر - میری التجا ہے کہ اس امنڈمنٹ پر ڈویژن کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - مناسب ہے - ڈویژن کیا جاتا ہے - جو آنریبل ممبرس اس امنڈمنٹ کی تائید میں ہیں وہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں - میں سکریٹری صاحب اور اسسٹنٹ سکریٹری صاحب کو مجاز کرتا ہوں کہ وہ گنتی کریں -

Ayes 73

Noes 87

The Amendment was declared lost.

Clause by clause reading

Clause 3 (Salaries of Ministers) ordered to stand part of the Bill.

Clause 2 (Definition) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (Short title and commencement) and preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker Sir, I beg to move that L.A. Bill No. VI of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Ministers of the State of Hyderabad be read a third time and passed.

QUESTION PUT AND AGREED TO

Mr. Speaker : L.A. Bill No. VI of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Ministers of the State of Hyderabad is read a third time and passed.

میں سمجھتا ہوں کل جو وقت مقرر کیا گیا تھا اسی کے مطابق ہم پھر ڈھائی بجے یہاں جمع ہونگے - اب ہاؤس اڈجرن کیا جاتا ہے -

The Assembly then adjourned for lunch till Half past Two of the clock.

The Assembly re-assembled after lunch at Half past Two of the Clock, Mr. Speaker, (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the Chair.

L. A. Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the security. Regulation, 1358 F.

Mr. Speaker : I now take up the Legislative Assembly Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the security Regulation, 1358 F. There are no amendments to this Bill. So I shall take up clause by clause reading.

Clause 2 (Repeal of Security Regulation, XII of 1358 F.) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (Short title, extent and commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Digamber Rao Bindu : (Home Minister) Mr. Speaker Sir, I beg to move that L.A. Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the Security Regulation 1358 F. be read a third time and passed.

QUESTION PUT AND AGREED TO

Mr. Speaker : L.A. Bill No. V of 1952, A Bill to repeal the Security Regulation 1358 F., is read a third time and passed.

L. A. Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly

Now, I take up item No. 5 on the Agenda, namely the second reading of the L.A. Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly, introduced by the Hon'ble Shri Jagannath Rao Chanderki.

Amendments proposed to Clause 3 of this Bill will be taken up now.

شری وی-ڈی- دیشپانڈے- میں اس کلاز میں جو امنڈمنٹ پیش کرنا چاھتا تھا وہ یہ تھا کہ سیلری (۱۲۵۰) کی بجائے (۷۵۰) رکھی جائے -
میں اس سلسلے میں ھاؤس کے سامنے مدراس کا جو ایکٹ ھے اس سے متعلقہ سکشن پڑھ کر سنانا چاھتا ھوں جو یہ ھے -

> " There shall be paid to the Speaker a salary of Rs. 1,000 per monh and a house rent allowance of Rs. 250 per month and a conveyance allowance of Rs. 250 per month ; but, the house rent allowance shall not be paid to any Speaker if he occupies a home provided by the State Government, free of rent. "

(Act XX of 1951, Madras Payment of Salaries and Removal of Disqualification Act, 1951)

میں یہ امنڈمنٹ موو کرنا نہیں چاھتا - جو اصول منسٹرس کے بارے میں مدراس اور اڈجوائینگ اسٹیٹس (Adjoining States) میں ھیں وہ افسوس ھے کہ فالو نہیں کئے گئے - منسٹرس کی جو پوزیشن ھے وھی اسپیکر کی بھی ھے - اس اکسپلینیشن (Explanation) کے ساتھ میں اپنا امنڈمنٹ موو کرنا نہیں چاھتا -

شری گوپڈی گنگا ریڈی (نرمل - عام) - اس بل کے کلاز (۳) میں اسپیکر کے لئے (۱۲۵۰) روپیے سیالری مقرر کرنیکی جو تجویز کی گئی ھے اسکی بجائے (۱۰۰۰) روپیے سیلری مقرر کرنے کے لئے میں امنڈمنٹ پیش کرنا چاھتا تھا - چونکہ منسٹرس کی تنخواھیں (۱۲۵۰) روپیے مقرر ھوچکی ھیں اسلئے میں اپنا امنڈمنٹ موو کرنا نہیں چاھتا -

مسٹر اسپیکر - امنڈمنٹ نمبر ۳ آنریبل ممبر شری پا پی ریڈی کا ھے -

شری پاپی ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - جیسا کہ ابھی آنریبل ممبر نے بتایا میں اس خیال سے امنڈمنٹ پیش کیا تھا کہ اسپیکر اور منسٹرس کے درمیان کوئی فرق نہ رہے

صبح ہمیں تجربہ ہوچکا ہے کہ آنریبل ممبرس آف دی ادرسائیڈ منسٹرس کی تنخواہیں (۱۲۵۰) روپیے مقرر کرنے پر مصر تھے - ہاؤس نے اسکو منظور بھی کرلیا ہے - ایسی صورت میں میں مناسب نہیں سمجھتا کہ خاص کر اسپیکر کی تنخواہ کے بارے میں کمی پر زور دوں - اس لئے میں اپنا امنڈمنٹ موو کرنا نہیں چاہتا -

مسٹر اسپیکر - چونکہ جملہ امنڈمنٹس موو نہیں کئے گئے ہیں اس لئے کلاز نمبر (۳) میں کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے -

Clause 3 ordered to stand part of the Bill.

Mr. Speaker : Now clause 4.

'The Speaker shall be entitled to the use of;

"(*a*) a fully furnished residence in the City of Hyderabad throughout his term of office without payment of rent; and"

I don't think, there is any amendment to this particular clause.

"(*b*) a Government motor car without any payment and no charge shall fall on the Speaker personally in respect of the maintenance of the residence and the motor car"

There are some amendments to sub-clause (*b*) of clause 4.

There is an amendment proposed by the Hon'ble Member Shri Annaji Rao which reads thus :

"In sub-clause (*b*) omit the words beginning with 'and no charge shall fall' and ending with 'the motor car"

شری اناجی راؤ - کلاز (۴) سب کلاز (بی) میں جو الفاظ Maintenance of the Residence and سے شروع ہوکر and no charge the motor car پر ختم ہوتے ہیں انہیں نکالنے کیلئے میں نے امنڈمنٹ پیش کیا ہے - میں اس امنڈمنٹ کو ہاؤس کے سامنے موو کرتا ہوں -

Mr. Speaker : Amendment moved. There is another amendment by Shri Srinivasa Rao.

شری سرینو اس راؤ - منسٹروں کے ساتھ جب یہ رعایت کی گئی ہے تو خاص طور پر اسپیکر کے ساتھ یہ رعایت کیوں نہ کیجائے اس خیال سے میں اپنا امنڈمنٹ موو کرنا نہیں چاہتا -

مسٹر اسپیکر - ایک اور امنڈمنٹ شری اے راج ریڈی نے پیش کیا ھے جو آنریبل ممبرس کو نہیں دیا گیا ھے۔ امنڈ منٹ یہ ھے . . .

"In clause 4 (*b*) for the words 'and no charge shall fall on the Speaker personally' substitute the words 'and an allowance at the rate of I.G. Rs. 500 per month'.

شری اے۔راج ریڈی- میں کلاز ۴ سب کلاز (بی) میں یہ ترمیم پیش کرتا ھوں کہ

, I beg to move that in clause 4 (*b*) for the words "and no charge shall fall on the Speaker personally" substitute the words ' and an allowance at the rate of I. G. Rs. 500/- per month '

مسٹر اسپیکر - Amendment moved-اب ھاؤس کے سامنے دو امنڈ منٹس موو (Move) ھوچکے ھیں ایک آنریبل ممبر شری اناجی راؤ کا اور دوسرا آنریبل ممبر شری اے۔ راج ریڈی کا ۔ میں سمجھتا ھوں ان امنڈمنٹس کی نوعیت ایک ھی قسم کی ھے۔ اس لئے دونوں پر ایک ساتھ ڈسکشن ھوگا ۔

شری اناجی راؤ - مسٹر اسپیکر سر - ابھی آپ نے فرمایا کہ دونوں امنڈمنٹس کا منشا ایک ھی ھے - لیکن میں سمجھتا ھوں کہ ان میں تھوڑا سا فرق ھے . . .

مسٹر اسپیکر - میں نے نوعیت ایک ھی ھونا کہا تھا ۔

شری اناجی راؤ - میں نے اپنے امنڈمنٹ میں مینٹیننس آف کار (Maintenance of car) اور مینٹیننس آف ھاؤز (Maintenance of house) کے الفاظ نکال دینے کی تحریک کی ھے۔ دوسرے آنریبل ممبر نے نکال دینے کی بجائے (۵۰۰) روپیے دینے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ھے۔ آنریبل چیف منسٹر نے یہ کہا تھا کہ منسٹرس کو ماھانہ (۱۰۰) گیلن پٹرول کی ضرورت ھوتی ھے۔ مگر میں سمجھتا ھوں اسپیکر کو بہ نسبت منسٹرس کے کم گھومنا پڑتا ھے۔ اسی طرح دوسرے اخراجات میں بھی کمی ھوسکتی ھے۔ مینٹیننس آف ھاؤس میں الکٹریسٹی (Electricity) اور واٹر ٹیکس (Water tax) کے لئے ایکسو روپیے ھونگے - مینٹیننس کی تعریف یہ کی گئی ھے کہ . . .

' Maintenance in relation to a residence includes the payment of local rates and taxes and the provision of electricity and water, and in relation to a motor car includes the supply of petrol therefor'

اس میں کہا گیا ھے کہ " پیمنٹ آف لوکل ریٹس اینڈ ٹیکسس " (Payment of local rates and taxes) - میں نہیں سمجھتا کہ لوکل ریٹس میں کس چیز کو داخل کرنا مقصود ھے - مینونسپل ٹیکسس (Municipal taxes)

ھیں یا کیا چیز ھے نہیں معلوم - اسکے سوا میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اور ٹیکس ھے- اس کے لئے ایک اسنڈمنٹ (۵۰۰) روپیے کا پیش کیا گیا ھے- اس لئے میں اپنے امنڈمنٹ پر زیادہ وقت لینا نہیں چاھتا - اسے واپس لیتا ھوں - دوسرا امنڈ منٹ جو (۵۰۰) روپیے کے لئے پیش ھوا ھے اس کی تائید کرتے ھوئے اس میں یہ ترمیم پیش کرتا ھوں کہ بجائے (۵۰۰) کے (۴۰۰) روپیے رکھے جائیں -

Mr. Speaker : Is it an amendment for an amendment? No notice has been given.

Shri Annaji Rao : I think, for the amendment of an amendment no notice is required.

ساتھ ساتھ میں نے یہ کہدیا ھے کہ میں اپنا امنڈ منٹ واپس لیتا ھوں -

The original amendment moved by the Hon'ble Member Shri Annaji Rao was by leave of the Assembly withdrawn.

مسٹر اسپیکر - تو اب ایک ھی امنڈمنٹ (۵۰۰) روپیے کی بابتہ ھاؤز کے سامنے ھے- اس میں (۵۰۰) کی بجائے (۴۰۰) روپیے . . .

آنریبل شری بی - رام کشن راؤ (چیف منسٹر) - یہ خود ایک امنڈمنٹ ھے اس امنڈ منٹ میں ایک اور امنڈمنٹ ھم منظور نہیں کر سکتے - اس لئے کہ یہ رف کیالکولیشن (Rough calculation) پر مبنی ھے- البتہ آنریبل ممبر فار سلطان آباد نے جو اصل امنڈمنٹ پیش کیا ھے وہ قبول کیا جاسکتا ھے- جو کیالکولیشن کے قریب پڑتا ھے- میں چاھتا ھوں کہ آنریبل ممبر فار پربھنی نے امنڈمنٹ پر جو امنڈمنٹ پیش کیا ھے اگر اسے وہ وتھ ڈرا کرلیں تو بہتر ھوگا - پٹرول کے سو گولیالن کے لئے (۳۰۰) روپیے کافی نہیں ھوتے (۳۵۰) ھونگے - اس میں (۱۰۰) روپیے الکٹریسٹی وغیرہ کے ملانے پر (۴۵۰) ھوتے ھیں - اس لحاظ سے آنریبل ممبر فار سلطان آباد نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ھے اسے گورنمنٹ کی طرف سے میں قبول کرنے کے لئے تیار ھوں -

شری اناجی راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس موقع پر میں یہ واضح کردینا چاھتا ھوں کہ ھماری جانب سے جو کچھ بھی کہا جاتا ھے اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ یہ صرف گورنمنٹ کے اپوزیشن کے لئے ھے صحیح نہیں ھے- میں نے امنڈمنٹ پر جو امنڈمنٹ پیش کیا اس سے یہ بات ظاھر ھوجاتی ھے - اب چونکہ آنریبل چیف منسٹر کی رائے یہ ھے کہ میں اپنا امنڈمنٹ واپس لے لوں اس لئے میں اپنا امنڈ منٹ واپس لیتے ھوئے آنریبل ممبر شری راج ریڈی کے پیش کئے ھوئے امنڈ منٹ کی تائید کرتا ھوں -

The amendment moved to the amendment of Shri Raj Reddy was by leave of the Assembly withdrawn.

مسٹر اسپیکر - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کلاز ۴ سے متعلق شری اناجی راؤ کا کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے -

The amendment of Shri Raj Reddy put and agreed to.

Clause 4 (Residence and motor car of the Speaker) as amended ordered to stand part of the Bill.

مسٹر اسپیکر - کلاز نمبر ۵ ڈپٹی اسپیکر کی تنخواہ کے بارے میں ہے - اس میں شری گروا ریڈی نے یہ امنڈ منٹ پیش کیا ہے-

"In line 2, for the figure '750' substitute '250"

Shri Gurva Reddy (Siddipet) Mr. Speaker, Sir, I have no intention of moving my amendment

مسٹر اسپیکر - اس کے بعد کا امنڈ منٹ پاپی ریڈی صاحب کا ہے-

'In line 2 for the figure '750' substitute '400'

Shri K. Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir. When no economy in the case of Ministers and the Speaker is effected, I do not intend to move any amendment particularly with regard to the salary of the Deputy Speaker.

مسٹر اسپیکر - توگویا اس کلاز

'There shall be paid to the Dy. Speaker a salary at the rate of I.G. Rs. 750 per month'

سے متعلق دونوں امنڈمنٹس موو نہیں کئے گئے اور وہ اپنی جگہ قائم ہے -

Clause 5 (Salary to be Paid to the Deputy Speaker) ordered to stand part of the Bill.

Clauses 1 and 2 (Short title and commencement and definitions) ordered to stand part of the Bill. The Preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Jagannath Rao Chanderki (Law Minister) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that L.A. Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly and for matters connected therewith be read a third time and passed.

QUESTION PROPOSED AND AGREED TO.

Mr. Speaker : L. A.Bill No. III of 1952, A Bill to provide for the salaries of the Speaker and the Deputy Speaker of the Hyderabad Legislative Assembly and for matters connected therewith as amended is read a third time and passed.

It is three o'clock now and therefore the adjournment motion will be taken up.

Discussion on the Adjournment Motion regarding Hail Storm in Ibrahimpatnam Taluq.

Shri K. Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir, I rise to move for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance of recent occurrence, namely

> "That on 3rd April, 1952, in 20 villages of Ibrahimpatnam taluq due to heavy showers and hail storm, crops have been completely damaged and loss of life to cattle and sheep occurred. The Government has not rushed to the relief of the distressed villagers and has not taken a serious note of it.'

MR. SPEAKER : MOTION MOVED.

شری پا پی ریڈی - اس موشن کے بارے میں تفصیلات پیش کرنے سے پہلے آنریبل ممبرس آف دی ادرسائیڈ پر یه واضح کرونگا که اس موشن کو موو کرنے سے ھمارا کیا مقصد ھے...

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi : Mr. Speaker, Sir, I would like to know whether it is a matter of definite public importance? Is there definiteness in it?

مسٹر اسپیکر - ڈیفینٹنس (Definiteness) صرف اِس حد تک نہیں ھے که اس میں ولیجس (Villages) کے نام نہیں ھیں - باقی سب چیزیں ٹھیک ھیں - صبح میں نے اس کی اجازت دیدی ھے-

شری پا پی ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - یه ڈیفنیٹ میٹر آف پبلک امپارٹنس (Definite matter of public importance) ھے یا نہیں اس کی تفصیلات عرض کرونگا - آنریبل ممبرس آف ٹریژری بینچس اسکو ایسا نہیں سمجھتے ھیں اور میٹر (Matter) کو اکسپلائیٹ (Exploit) کرنا چاھتے ھیں تو اور بات ھے-صبح میں ایک آنریبل منسٹر نے کہا که اگر سرکاری نوکر سے گھرکا کام لیاجائے تو اس کے لئے بھی ایک اڈجرنمنٹ موشن آئیگا - یه اڈجر نمنٹ موشن ایسا نہیں ھے محض

مخالفت یہ اکسپلائیٹ کرنے کے لئے نہیں ہے۔ آپ کے سامنے یہ لانا ہے کہ ولیجس میں " ہیل اسٹاوم " (Hail storm) کی وجہ سے کسقدر نقصان ہوا ۔ سب سے پہلے میں ان ولیجس کے نام بتا دونگا تاکہ آنریبل منسٹر کنسرنڈ (Concerned) ان سے واقف ہوئیں ۔ وہ مواضعات یہ ہیں ۔ چودرپلی ۔ گوندگل ۔ تول کلاں ۔ تول خورد ۔ یا چارم ۔ چنتلہ ۔ لیمور ۔ تک گوڑم ۔ رچلور ۔ کپہ پہاڑ ۔ مادھوا پور ۔ ونپرتی ۔ کنگورہ ۔ ونپا گوڑہ ۔ منکلہ ۔ چنتلہ ۔ تماپور ۔ یلمنڈ ۔ راو جال ۔ اسطرح تقریباً بیس مواضعات میں اولوں کی بارش ہوئی جس کا سلسلہ ۳ ۔ اپریل کو چار بجے سے چار بجکر ۴۵ منٹ تک رہا ۔ اس سے جو نقصان ہوا وہ موسم گرما کی بارش تھی یا کیا تھا آپ خود غورفرمائیں ۔ میں آپ کو بتاوں کہ پیڈی کراپس (Paddy crops) تیار تھے دو چار روز میں فصل درو ہونے والی تھی کہ اتنے میں اسقدر تباھی آئی کہ ان اراضیات کو دیکھنے سے یہ تک نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں فصل تھی یا نہیں ۔ کاشت ہوئی تھی یا نہیں ۔ اولے اتنی شدت سے برسے کہ بیس بیل مر گئے ۔ ایک سو سے زیادہ بھیڑ اور بکریاں ختم ہوگئیں ۔ اور جو مسجد اور مندر تھے ان کا چونا استر تک گر گیا ۔ گھروں کی کویلو تک باقی نہیں رھی ۔ میں یہ چارج تو نہیں لگاتا کہ یہ " ہیل اسٹارم " (Hail storm) کیون آیا ۔ مگر جو نقصان ہوا ہے اسکے بارے میں سوچنا کیا ڈیفینیٹ میٹر (Definite matter) نہیں ؟ ان مواضعات میں رہنے والوں کو کسقدر نقصان پہنچا اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ان مواضعات میں تری کاشت ہوئی تھی ۔ موٹ کشی اور انجنوں کے ذریعہ کاشت کی گئی تھی ۔ تین ہزار ایکڑ اراضی پر کاشت تھی پانچ ہزار کھنڈی اناج تباہ و برباد ہوگیا جسکی قیمت کا اندازہ (۱۰) لاکھ روپیے ہے ۔ ہم یہ نقصان گورنمنٹ سے نہیں مانگتے ۔ موشن کا مقصد یہ ہے کہ ٹریژری بنچس کے ممبرس اس کی اہمیت کو محسوس کریں ۔ آپ محسوس کریں کہ وھاں کے دیہاتیوں کی کیا حالت ہوگئی ہے ۔ آئندہ فصل آنے تک انہیں جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا ان سے انہیں کس طرح نجات دلائی جاسکتی ہے ۔ اس کے لئے آپکو کیا کیا کرنا چاہئے ۔ پی ۔ ڈی ۔ ایف کا ایک ڈیپوٹیشن آنریبل ریونیو منسٹر اور آنریبل لیبر منسٹر سے ملا تھا ۔ ان سے ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا گیا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہمدردانہ غور کے لئے کیا آپکو توجہ دلانیکی ضرورت ہے ۔ جو مواضعات میٹروپولی (Metropolis) سے صرف ۲۰ میل دور ہیں اور قریبی موضع ۱۱ میل پرہے وھاں کی خبر گیری کے لئے آپکو ۳ دن لگتے ہیں اور اگر کہیں پولس فورس کی ضرورت ہوتو آپ فوراً ٹرک کے ذریعہ بھیجدیتے ہیں ۔ اور جو میٹر حقیقت میں پبلک ارجنسی کا ہوتا ہے اس کے لئے تین دن کے بعد بھی کچھ نہیں ہوتا ۔ اولے اس شدت سے برسے کہ زمین پر پانی کی بوند نہیں اور صرف سفیدی ہی سفیدی دو فٹ اونچی نظر آرھی تھی ۔ میں اس کا چارج آپ پر نہیں لگاتا لیکن ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ مصیبت کے ماروں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کرے ۔ میں ہاؤس کے توسط سے گورنمنٹ کو اس جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تدابیر اختیار کی جائیں

جن سے ان لوگوں کی تکالیف دور ہوں ۔انہیں پھر سے بسانے اور غلہ دینے کا انتظام کیا جائے ۔ رہ گئی مالگزاری کی معافی ۔ اگر آپ معاف نہ کرینگے تو وہ دینگے بھی نہیں ۔ کیونکہ تقریباً پانچ ہزار کھنڈی دھان ختم ہوگئے ہیں ۔ وہ دینگے کہاں سے؟ وہ خود محتاج ہیں ۔ وہ جس طرح کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں آپ اس کا احساس کریں ۔ صرف انسانوں کا سوال نہیں ہے ۔ اناج کے ساتھ ساتھ جانوروں کا چارہ بھی تباہ ہوگیا ۔ میں خود ان مواضعات میں گیا تھا وہاں ایک قسم کی بدبو پیدا ہوگئی ہے ۔ وہاں فوراً میڈیکل ایڈ (Medical aid) کی ضرورت ہے ۔ وہاں کی رعایا کے لئے فی الحال آٹھ دن کا راشن سپلائی کرنیکی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی حالت کو سنبھالنے کے قابل ہوسکیں ۔

شری یم۔ نر سنگ راؤ (کلوا کرتی) پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اس کا تصفیہ فرمایا جائے ۔ جو اڈجرنمنٹ موشن سوو کیا گیا ہے اسکے ارجنٹ ہونے یا پبلک امپارٹنس ہونے کے بارے میں مجھے کچھ کہنا نہیں ہے لیکن یہ مسئلہ ایسا ہونا چاہئے کہ . . . .

It must be a matter which must involve more than the ordinary administration of the law'

ایسی صورت ھی میں ھاؤس کے سامنے ایسا سوال آنا چاہئے ۔ میں جناب کی توجہ پارلیمنٹری پراکٹس کے صفحہ ۳۴۶ کی طرف منعطف کرانا چاھتا ہوں ۔ اگر یہ آرڈینری اڈمنسٹریشن آف دی لا کے تحت آتا ہے تو ھاؤز کے سامنے نہیں آسکتا ۔اس پوائنٹ آف آرڈر کا تصفیہ فرمایا جائے کہ آرڈینری اڈمنسٹریشن آف دی لا کے تحت ایسی مصیبتوں کے رفع کرنیکی صورت نکالی جاسکتی ہے یا نہیں ۔ اگر ایسی مصیبتیں اس طرح رفع نہیں کی جاسکتیں تو یہاں بحث کی جاسکتی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ موشن میں کہا گیا ہے

' Government has not rushed to the relief of the distressed villagers and has not taken a serious note of it'

جس مسئلہ میں یہ معلوم ہو کہ گورنمنٹ کی جانب سے تساھل ہو رہا ہے یا گورنمنٹ نے اپنا فرض ادا نہیں کیا ہے تو یہ چیز اڈجرنمنٹ موشن کے طورپر پیش کی جاسکتی ہے۔ اس سے گورنمنٹ کو بھی جواب دینے کا موقع ملیگا ۔

شری پاپی ریڈی ۔ آنریبل ممبر کو کنونس کرنیکی ضرورت نہیں ہے یہ صاف بات ہے کہ وھاں کی حالت نازک ہے ۔ وھاں کی ضروریات کے لئے بجٹ میں خاص گنجائش نکالنے کی ضرورت ہے ۔ مواضعات کے بے چراغ ہو جانے کا اندیشہ ہے ۔ وھاں کاشتکاروں کو بسائے رکھنے کی کوشش کرنا حکومت کا فرض ہے ان سب کاموں کے لئے خاص

عہدہ داروں اور انتظام کی ضرورت ہے - کیا یہ سب چیزیں آرڈینری اڈمنسٹریشن کے ذریعہ ہوسکتی ہیں - غور فرمائیے کہ وہاں کے کاشتکاروں کو بلا وجہ چیف منسٹر تک آنیکی کیا ضرورت تھی وہ اسقدر تکالیف میں مبتلا ہیں کہ انہیں اتنی دور اپنا دکھ درد بیان کرنے کے لئے آنا پڑا - ان اہم باتوں کے پیش نظر اس مسئلہ پر وقت دینا ضروری ہے - میں اس کانسٹی ٹیونسی کے نمائندے کی حیثیت سے کہونگا کہ وہاں کے انتظامات ” آرڈینری اڈمنسٹریشن “ کے ذریعہ پورے نہیں ہوسکتے - اسے فیمن اسٹریکن ایریا (Famine-stricken area) سے بڑھکر قرار دینے کی ضرورت ہے اس طرح محض قانونی بحثیں پیدا کرکے کہ یہ کام آرڈینری اڈمنسٹریشن کرسکتا ہے اور اس کے لئے آرٹیکلس (Articles) کوٹ (Quote) کرنا سمپیتھی(Sympathy) نہیں ہے - یہ تصور کیا جا رہا ہے کہ اپوزیشن نے اڈجرنمنٹ موشن لا کر ہاؤز کا وقت خراب کیا - میں اس جانب کے اور اس جانب کے آنریبل ممبرس سے یہ اپیل کروں گا کہ اس مسئلہ پر وہ سنجیدگی سے غور کریں - ۲۰ گاؤں تباہ ہوگئے ہیں - اگر آپ وہاں تشریف لیجائیں اور وہاں کے کسانوں سے یہ کہیں کہ یہ مسئلہ قانون کے تحت اہمیت نہیں رکھتا ہے تو کیا وہ اس بات کو سنیں گے -

مسٹر اسپیکر سر - میں آنریبل ممبر آف دی ٹریژری بنچس سے اپیل کرونگا کہ وہ اس علاقے کو فیمن اسٹریکن ایریا قرار دیں - اس علاقے کے کسانوں کو ۸-۱۰ دن کا غلہ مفت دیا جائے - آنریبل پی - ڈبلیو ڈی - منسٹر وہاں کے لیبر کے لئے کوئی کام فراہم کرنے کا بندوبست کریں - مثلاً وہاں تالابوں وغیرہ کی مرمت کا کام شروع کریں تاکہ وہاں کے لوگوں کو روزگار فراہم ہو - مجھے معلوم ہے کہ وہاں ایسے کئی تالاب ہیں جنکی مرمت ضروری ہے اور نظام کے سات پشتوں کے دور حکومت سے پڑاؤ ہیں -

میرا دوسرا سجیشن یہ ہے کہ اس علاقے کے کسانوں میں تقاوی - مینور(Manure) اور سیڈس (Seeds) وغیرہ گورنمنٹ کی جانب سے سپلائی کئے گئے ہیں جنکی ادائی میں انہیں قسط دینا پڑتا ہے - متعلقہ ڈپارٹمنٹ سے کسانوں کے لئے یہ رعایت کی جانی چاہئے کہ اس سال ان سے قسط نہ لیجائے -

میں یہ بھی عرض کروں گا کہ کسانوں کے پاس اس تباہی کیوجہ سے انوسٹ (Invest) کرنے کے لئے کوئی کیاپیٹل (Capital) نہیں رہا - ہندوستان کے کسان کے بارے میں مجھے زیادہ عرض کرنیکی ضرورت نہیں ہے - بڑے بڑے کسانوں کی حالت خراب ہے - ان مواضعات کے کسانوں کی یہ حالت ہے کہ ان کے لئے اپنی زراعت جاری رکھنا مشکل ہے اس لئے انہیں رقمی مدد اور یہ سہولت دیجانی چاہئے کہ وہ ایک یا دو قسط میں اسے ادا کرسکیں - وہاں چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کھولے جائیں تاکہ آسانی سے سستا غلہ مل سکے - اسکے علاوہ وہ پابندیاں ان پس مواضعات کی حدتک برخاست کردیجائیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ غلہ منتقل کرنے

پر عاید هیں - ایک کاشتکار هونیکی حیثیت سے نہیں بلکه ان کاشتکاروں سے قریب هونیکی وجه سے وہ سین مجھ سے دیکھا نہیں گیا - آنریبل ممبرس کو جب بھی فرصت هو جاکر وهاں کی حالت دیکھ سکتے هیں - وہ کھیت ایک مہینے تک ایسی هی تباہ حالت میں رهینگے - اگر وهاں کی حالت کوئی دیکھے تو وہ لیگل کامپلیکیشنس (Legal complications) بھول جائیگا -

مجھے امید ہے که اهمیت کو محسوس کیا جائیگا اور اپنی دیا سے آپ ان تباہ حالوں کی مدد کی فوری صورت نکالینگے -

میں ان خیالات کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا هوں -

آنریبل شری بی - رام کشن راؤ (چیف منسٹر) آنریبل ممبر فار ابراهیم پٹن نے هاؤس کے سامنے جو اڈجرنمنٹ موشن پیش کیا هے اس سے متعلق جواب دیتے هوئے قبل اسکے که میں واقعه کی تفصیلات پر روشنی ڈالوں اور یه بتاوں که حکومت نے ابتک اس سلسلے میں کیا کارروائی کی هے اور کیا کیا چاهتی هے عالی جناب کی اجازت سے یه عرض کرنا چاهتا هوں که اڈجرنمنٹ موشن اسمبلی میں کس موقع پر اور کسطرح اور کس غرض کےلئے لایا جانا چاهئے - اس بارے میں میں یه محسوس کر رها هوں که یه پریویلیج (Privilege) جو ایک ایکسٹرا ارڈینری (Extraordinary) حیثیت رکھتا هے یہاں مس یوز (Misuse) کیا جا رها هے -

میں یه عرض کروں گا که ابراهیم پٹن تعلقه کے ۱۸ مواضعات اور شاہ آباد تعلقه کے ۸ مواضعات هیل اسٹارم کی وجه سے سخت متاثر هوئے هیں جیسا که آنریبل ممبر فار ابراهیم پٹن نے ظاهر کیا - شاہ آباد سے متعلقه مواضعات کی شاید انهیں خبر نہیں اسلئے انہوں نے اسکا ذکر نہیں کیا یه تصور کرلیا جاناکه ان آفات آسمانی سے جو تکلیف هوئی انکی اطلاع هونے پر بھی گورنمنٹ غافل رهتی هے اور اس پریجوڈیشل (Prejudicial) تصور سے اگر آنریبل ممبرس واقعه کی اهمیت کو بڑھانا چاهیں تو یه اور بات هے - مگر حقیقت یه هے که ۳ - تاریخ کو ساڑھے تین بجے هیل اسٹارم هوا جسکی اطلاع کلکٹر نے فوری سینیر ممبر بورڈ آف ریوینو مسٹر سبا راؤ کو دی - کمشنر سیول سپلائیز کو بھی اسکی اطلاع دی گئی - اطلاع ملتے هی فوراً اسٹپس (Steps) لئے گئے - انکی تفصیلات آگے بھی پہنچائی گئیں - مگر اس قسم کے ایک واقعه کے ظهور پذیر هونے پر اسکی اهمیت کو بڑھا کر اڈجرنمنٹ موشن کےلئے ایک موقع نکال لینا یه کانسٹی ٹیوشنلی صحیح نہیں هے جیسا که ابھی کہا گیا اگر کوئی اکسٹرا ارڈینری واقعه پیش آئے کوئی میٹر آف پبلک امپارٹنس یا کوئی اور ارجنٹ میٹر هو تو اس کےلئے اڈجرنمنٹ موشن کا حق دیا گیا هے - لیکن اگر کوئی مسئله پراپرچینل کے ذریعه حل کیا جاسکتا هو تو اس سے فایدہ نه اٹھاتے هوئے غلط آرگیومنٹ کے ذریعه اڈجرنمنٹ موشن کو ایک آله کار بنایا جائے تو یه کانسٹی ٹیوشنل مس یوز هے -

Shri V.D. Deshpande (Ippaguda) : I have to bring to your notice, Sir, that the Hon'ble the Chief Minister is again casting aspersion against the House. You have already permitted the discussion of this adjournment motion as a matter of public importance and, when that matter has already been decided, howsoever great a person may be, he is not entitled to cast aspersions against the House by saying that some Hon'ble Members do not know the use of the privileges properly. If such aspersions are cast, I am afraid, they cannot be tolerated and it will be impossible for us to carry on.

The Hon'ble Shri B. Ramakrishna Rao (Chief Minister) : The word 'misuse' is perfectly parliamentary and I am within my rights to use that.

میں یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہوں کہ اڈجورنمنٹ موشن جو پیش کیا گیا ہے وہ "مس یوز" ہے۔ ۳ - تاریخ کو یہ واقع ہوا - یہ کہنا غلط ہے کہ گورنمنٹ کے لوگ خواب غفلت میں پڑے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۳ تاریخ کو ساڑھے تین بجے یہ واقعہ ہوا متعلقہ حکام کو اسکی اطلاع ہوگئی - ۴ - تاریخ کو کلکٹر نے وائرلس کے ذریعہ اطلاع دی - اس کے بعد جو اسٹپ لیا جاسکتا تھا حکومت نے لیا - آنریبل ممبر جنہوں نے اڈجورنمنٹ موشن پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں بھی کل یا پرسوں اسکی اطلاع ہوئی ہوگی - گورنمنٹ کے افسروں سے پہلے شاید انہیں اطلاع نہوئی ہو - بہرحال اطلاع ملنے کے بعد گورنمنٹ کے افسروں کی جانب سے اسبارے میں کیا کارروائی ہوئی اس کو واضح کروں تو میں سمجھتا ہوں ہاؤس (House) مجھ سے ایگری (Agree) کریگا کہ یہ مسئلہ ایسا نہ تھا کہ اس پر اڈجورنمنٹ موشن لایا جاتا - آج ہی صبح دو آنریبل ممبرس ان مواضعات کے دو تین سو آدمیوں کے ساتھ جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل تھے میرے پاس آئے تھے اور وہ اپنے ساتھ تباہ شدہ فصل کا نمونہ بھی لائے تھے - انہوں نے میرے پاس اپلیکیشن (Application) پیش کی اور نقصان کی تفصیلات بتلائیں - میں نے سینیر ممبر آف دی ریوینیو بورڈ کو ٹیلیفون کیا - وہ میرے پاس رپورٹ کے ساتھ آئے - اور بتایا کہ گورنمنٹ نے اس واقعہ کے بعد کیا کارروائی کی - اس کے متعلق کلکٹر صاحب کی جو رپورٹ ہے وہ میں ہاؤس کو سنانا چاہتا ہوں........

"On 3rd April, 1952, severe hail storm occurred at Yacharam and Adibhatla circles of Ibrahimpatnam taluq at about 3-20 in the evening. This fact was reported to the Commissioner of Civil Supplies, Secretary, to the Revenue Department, and the Secretary, Board of Revenue, as per W/t message dated 4-4-1952 (copy attached) severe damages ranging from 50% to complete destruction has occurred to the standing paddy crops in 18 villages, as per attached list. In addition, there has been damage and large scale destruction of the crops which were expected to be harvested in the immediate future"

۱۸ : مواضعات کی فہرست منسلک کرتے ہوئے انہوں نے رپورٹ میں لکھا ھے کہ ان ۱۸
مواضعات میں فصل کو کم سے کم (۵۰) فیصدی نقصان ہوا - گھروں کی چھتیں گر گئی ہیں
کئی شیپ (Sheep) مر گئے ہیں - البتہ انسانی جانوں کا نقصان نہیں ہوا جو
سب سے اہم چیز ہے - رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ . . .

" Consequent lack of employment for Harijan and non-agricultural classes "

اس واقعہ کی وجہ سے ہریجنوں اور مزارعین میں بیروزگاری ہوگئی ہے - جس سے برے نتائج کا امکان ہے - کلکٹر نے اس بارے میں اسٹپ لیا ہے -

" Partial or complete remission of levy according to the actual amount of damage done to the standing crops, exact details of which are being collected ".

دوسری چیز تلف مال ہے جسکی جانچ ہورہی ہے -

" Applications are being taken for remission of land revenue. Pending further action on this, I have provisionally ordered the suspension of the collection of the current Qist in villages "

رقم کی وصولی کو انہوں نے اپنے ہی حکم سے ملتوی کردیا ہے - تلف مال کی جانچ کے بعد پوری معافی دیجائے گی -

" Arrangements are being made for the issue of free timber and forest produce for repairing damage to the houses and one Revenue Inspector has been detailed to immediately collect statistics on the spot "

احکام دئے گئے ہیں کہ جنگل سے ٹمبر اور فارسٹ پروڈیوس قطع و برید کرکے جن گھروں کو نقصان پہنچا ہے انکی تعمیر و ترمیم اور درستی کے لئے مفت دیجائے - اس غرض کے لئے ایک خاص ریوینیو انسپکٹر کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ موقع پر پہنچکر اسکا انتظام کرے -

" Non-collection of seeds taccavi issued to these villages by the Agricultural Department ."

زراعت کے محکمہ سے جو بیج تقاوی کے طور پر دئے گئے ہیں انہیں بھی معاف کردیا جائے گا -

" Postponement of collection of taccavi dues "

تقاوی کا بقایا جو وصول طلب ہے اس کی قسط ملتوی کردی جائے گی -

" Immediate monetary help is being given to Harijan families to aid in the rehabilitation, pending provision of relief work in these landless classes to compensate them for the loss suffered ",

فوری مانیٹری ھسپ دیجائےگی خصوصاً هریجن غیر کاشتکار فیملیز اور دوسرے لینڈ لس کلاسس (Landless classes) کوری هیابلیٹیشن کےلئے رقمی مدد دی جائے گی اور اس کے لئے کم سے کم پانچ روپیے کا ریٹ (Rate) بھی منظور کردیا گیا ھے اس کے ساتھ یه بھی حکم دیا گیا ھےکه نقد امداد کے علاوه جن لوگوں کے گھروں کی چھتیں خراب هو گئی هیں انہیں درست کر نے کے لئے اسٹیمیٹس (Estimates) بھیجے جا ئیں اور اس کی منظوری دی جانے والی ھے - پی - ڈبلیو - ڈی کو وهاں ورکس آغاز کرنے کا حکم دیا گیا ھے - جسکی وجه سے وهاں کے لیبر کلاسس کو کام مل جائےگا - یه تمام احکام دئے جا چکے هیں - اس کے علاوه اس تعلقه کا گرین پوزیشن یه ھےکه یہاں کافی گرین (Grain) موجود ھے - ابراهیم پٹن میں ۳۰ فیر پرائیس شاپس (Fair price shops) هیں - جنکا گرین کوٹه (۷۰۰) پله ھے- جس میں سے (۴۱۰) پله حاصل کئے جاچکے هیں اور (۳۰۰) پله بچے هوئے هیں-

" Arrangements are being made for the issue of grains at all these villages and you will also very kindly agree for the next three weeks the issue of these, as a gesture to the villagers, should be made in Jawar since Rice and Wheat, which are the main grains available with us, would prove more expensive ".

اس کےعلاوه جیسا که میں نے آج صبح هی آنریبل ممبرس سے وعده کیا ھے سپلائی کمشنر کو حکم دیا گیا ھے که وه ان مواضعات کی حد تک انٹر ویلیج موومنٹ آف گرین (Inter village movement of grain) کی اجازت دیدیں جس کی قانوناً ممانعت ھے-

" Supply Secretary has been contacted to provide the Jawar immediately "

بهر حال یه سب باتیں وهاں کے لوگوں کے لئے کی گئی هیں - یه سمجھ لینا که حکومت با خبر هونے کے باوجود بھی سو رهی ھے اور کچھ نہیں کرتی غلط خیال ھے- حکومت کی طرف سے اس بارے میں کوئی کمی نہیں هوئی - اڈجر نمنٹ موشن کا اس تصور سے پیش کیا جانا که حکومت نے کچھ نہیں کیا میں اس تصور کی تردید کرتا هوں - آنریبل ممبرس کو ارجنٹ میاٹرس آف پبلک امپارٹمنس کی طرف توجه دلانے کا حق ھے - لیکن یه سیف گارڈ (Safeguard) مناسب موقع پر استعمال کیا جانا چاهئے - ورنه یه مس یوز (Misuse) هوگا - جس وقت شاه آباد میں بھی ایسا هی واقعه ۴ - تاریخ کو هوا تو وهاں بھی اسی قسم کے آرڈرس جاری کئے گئے - جہاں کہیں اس قسم کے آفات پیش آتے هیں گورنمنٹ کی طرف سے کلکٹر اورکمشنر سیول سپلائیز انتظامات کرتے هیں - فیمن اسٹریکن ایریا (Famine stricken area) ڈکلیر کرنے کی ضرورت هوتو کیا جائےگا - اس کے لئے رولس هیں - میں شکریه اداکرونگا آنریبل ممبر آف دی اپوزیشن کا جنهوں نے یه اڈجرنمنٹ موشن پیش کیا ھےکه انهوں نے اس هیل اسٹارم

(Hail storm) کی ذمہ داری ٹریزری بنچس پر نہیں ڈالی ۔ اس کی ذمہ دار تو کوئی اور شکتی ہے جو ہم سب سے پرے ہے جس کے پاس نہ ہم جوابدہ ہیں نہ وہ ہمارے پاس جوابدہ ہے ۔ لیکن ہم تو اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہیں ۔ اگر آنریبل ممبر کو ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ ریلیف کے لئے حکومت کو توجہ دلائی جائے تو سیدھا سادھا راستہ یہ تھا کہ سکریٹری یا کلکٹر یا ان سے اونچے درجہ کے عہدہ دار سے ریلیف چاہی جاتی ۔ ممبر آف دی بورڈ آف ریوینیو سے ملتے ۔ نہ صرف ریوینو بورڈ بلکہ سکریٹری سیول سپلائیز سے ملتے ۔ ۱۵ - ۲۰ منٹ کی بات تھی ۔ یہ ساری چیزیں انکے سامنے پیش کرتے ۔ جیسا کہ آنریبل ممبر آف کلواکرتی نے کہا کیا یہ مسئلہ آرڈینیری اڈمنسٹریشن کے ذریعہ حل نہیں ہو سکتا ۔ جب آرڈینری چینلس آف دی اڈمنسٹریشن (Ordinary channels of the administration) کے ذریعہ فائدہ نہ اٹھا کر اس کے لئے ایک اڈجرنمنٹ موشن لایاجاتا ہے تو یہ ایک غیرضروری چیز ہے ۔ جب میں نے اس طرف توجہ دلائی تو میرے دوست آنریبل لیڈر آف دی پی ۔ ڈی ۔ یف پارٹی کو ناگوار گذرا ۔ اگر ہم پارلیمنٹری پراکٹس کو بہتر طریقہ پر لانا چاہتے ہیں تو ہمارے تصورات میں جو ڈفکٹس ہیں انہیں دور کردینا چاہئیے ۔

ہم نے اس سلسلے میں جو اسٹیپس لئے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے میں یہ کہونگا کہ ضرورت محسوس ہوتو سینیر ممبر آف دی ریوینیو بورڈ سے یا مجھسے بحیثیت ریوینیو منسٹر ملیں اور پروپوزلس (Proposals) پیش کریں ۔ میں وشواس دلانا چاہتا ہوں کہ آفت زدہ اور مصیبت زدہ رعایا کی تکالیف کو دور کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا جائےگا اور پروپوزلس ول کم (Welcome) کئے جائینگے ۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں جس پر حکومت نے توجہ نہیں کی ۔ اس میں شک نہیں کہ مجھے اسوقت تک اطلاع نہیں ہوئی جب تک کہ دو آنریبل ممبرس میرے پاس نہیں آئے ۔ لیکن اسکی ضرورت اس لئے نہیں تھی کہ ماتحت عہدہداروں نے اپنا فریضہ برابر ادا کیا تھا اور کررہے ہیں ۔ جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں نے فوراً رپورٹ طلب کی جو ہاؤس کے سامنے رکھی گئی ۔ یہ مسئلہ ایسا نہ تھا کہ اس پر اڈجرمنٹ موشن پیش کیا جاتا ۔ مجھے توقع ہے کہ میرے اس جواب اور کلیریفیکیشن (Clarification) کے بعد آنریبل ممبر اسے واپس لینگے ۔ ریلیف کے سلسلے میں سجیشس بھی مانگے گئے ہیں اور گورنمنٹ ممکنہ کارروائی کررہی ہے اور کریگی ۔ اس تیقن کے بعد مجھے وشواس ہے کہ آنریبل ممبر آف دی ابراہیم پٹن اپنا اڈجرنمنٹ موشن واپس لینگے ۔

ऑनरेबल श्री. फुलचंद गांधी : मिस्टर स्पीकर सर, मुव्हर (mover) साहब ने जो खराबियां बयान की हैं अिनका मेडिकल डिपार्टमेंट से कोअी संबंध नहीं है। मुझे यह मालुम नहीं हुवा कि यहां कोअी अॅडजर्नमेंट मोशन लाया जारहा है। मुझे किसी ने अिसकी अितल्ला नहीं दी है। लेकिन मामुली तौरपर सुबह सुबह मालुम हुवा है कि अिब्राहिमपटम मे अैसी कोअी चीज होगअी

है। अुसी वक्त अँब्यूलन्स (Ambulance) डॉक्टर (Doctor) नर्सेस (Nurses) और जरूरी सामान को अिबराहिमपटम रवाना किया गया। अिसलिये मैं समझता हूं कि अँडजर्नमेंट मोशन की कोअी जरूरत नहीं है। मैं मुव्हर साहेब से अिस्तेदुवा करता हूं कि वे अँडजर्नमेंट मोशन वापस ले लें।

مسٹر اسپیکر - اڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں رول یہ ھے کہ -

"A Motion for adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance may be made with the consent of the Speaker".

گورنمنٹ کی جانب سے جو کچھ کہا گیا ھے اس کے سننے کے بعد بھی اڈجرنمنٹ موشن پیش کرنے والے آنریبل ممبر کچھ واقعات اس سلسلے میں بیان کرنا چاھیں تو کر سکتے ھیں۔

آج اڈجرنمنٹ موشن پیش نہ ھوتا تو یہ خیال ھوتا کہ باوجود اتنا بڑا واقعہ ھونیکے گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا - لیکن اب اس ڈسکشن سے ھاوز کو صحیح طور پر واقعات معلوم ھوگئے - اگرچہ کہ رولس کے لحاظ سے اڈجرنمنٹ موشن پر دو گھنٹے تک بحث کیجا سکتی ھے لیکن موشن موو کرنے والے آنریبل ممبر نے اپنے مقصد کو واضح کردیا ھے اور ھمیں دوسرے کاموں کے لئے بھی وقت نکالنا ھے - اس لئے میرے خیال میں اب ھاؤز اس بحث میں زیادہ وقت لینا مناسب نہ سمجھے گا -

شری پاپی ریڈی - یہ کہدینا تو بہت آسان ھے کہ امبولنسس کی روانگی کا آرڈر دیا گیا ھے امبولنس آج صبح گیا ھے۔

آنریبل شری پھول چند گاندھی - آج نہیں کل گیا ھے -

شری پاپی ریڈی - آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ ھمکو اس واقعہ کی اطلاع اسی روز ھوئی - پی - ڈی - ایف کے ممبر نے کہا کہ ڈپٹی کلکٹر یا کلکٹر نہیں گئے ھیں - میں یہ کہونگا کہ اگر آپ آج بھی وھاں جائیں تو معلوم ھوگا کہ گورنمنٹ کے افسر وھاں نہیں گئے ھیں - کل صبح میں کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر گیا تو . . .

مسٹر اسپیکر - مزید بحث نہیں ھو سکتی - میں سمجھتا ھونکہ ایک موشن پر کوئی آنریبل ممبر دو دو مرتبہ بحث نہیں کر سکتے - میں صرف یہ چاھتا تھا کہ جو چیزیں گورنمنٹ کی جانب سے کی گئی ھیں انکا علم آنریبل ممبرس کو ھوجائے - میرے خیال میں اب ھمیں دوسرے کام کی طرف متوجہ ھونا چاھئے - ایک جانب سے یہ کہا گیا کہ ایسا ایسا کیا گیا ھے اور دوسری جانب سے یہ کہا جارھا ھے کہ ایسا نہیں کیا گیا - ھمیں انکوائری (Enquiry) کرنا مقصود نہیں ھے - گورنمنٹ نے کافی طور پر توجہ کی ھے - میں سمجھتا ھونکہ اس بارے میں مزید بحث کرنا اپنا وقت ضائع کرنا ھے -

شری پاپی ریڈی - یہ بتایا گیا ھے کہ گورنمنٹ نے کافی اسٹپس لئے ھیں میں چیلنج کے ساتھ کہتا ھوں کہ ایسا نہیں ھوا ....

مسٹر اسپیکر - یہ موقع چیلنج کا نہیں ھے۔ اگر آپ کو اس بارے میں مزید کچھ کہنا ھے تو ضابطہ میں جو طریقہ کار بتلایا گیا ھے وہ اختیار کر سکتے ھیں ۔

شری وی ۔ ڈی دیشپانڈے ۔ میں اس مسئلہ پر ھاوز میں کچھ بولنا نہیں چاھتا تھا لیکن جو روایات ھاوز میں قائم ھورھی ھیں اس کے لحاظ سے میں کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ھوں ۔ جس بارے میں اڈجرنمنٹ موشن آیا ھے وہ ایک ڈیفینٹ میٹر ھے اسے ھاوز کے سامنے آنا چاھئیے تھا اور آیا ۔ بار بار اس کا تجربہ ھوا ھے کہ کلکٹر کو توجہ دلانے کے بعد بھی کچھ نہیں ھوا ۔ اس تجربہ کی بناء پر یہ ضروری محسوس ھوتا ھے کہ اگر کسی مسئلہ کو اھم سمجھا جائے تو اسے ھاوز کے سامنے ضرور لانا چاھئیے ۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ھاوز کو اس سے پتہ چلتا ھے کہ اڈمنسٹریشن نے کیا کیا۔ میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل چیف منسٹر کو اور دوسرے منسٹروں کو غور کرنا چاھئیے کہ اڈمنسٹریشن میں کیا کیا خرابیاں ھیں ۔ اس سے ھوگا یہ کہ جہاں کہیں بھی ایسے واقعات ھوں فوری ریلیف کی توقع ھوگی ۔ ھم دیکھ رھے ھیں کہ پچھلے چند دنوں سے پولیس کے مظالم پھر شروع ھوگئے ھیں ۔ یہ چیز متعلقہ عہدہ داروں کی علم میں لائی جاچکی ھے۔ ھمارا فرض ھے کہ اعلی عہدہ داروں کے علم میں نیچے کے لوگوں کے ھتکنڈوں کو لایا جائے

مسٹر اسپیکر - میرے خیال میں اس پر مزید بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔اڈجرنمنٹ موشن کے تحت بحث ھوسکتی ھے۔ خیالات کے اظہار کے لئے دو گھنٹے کا وقت دیا گیا ھے۔

مسٹر اسپیکر - بشرطیکہ اس اڈجرنمنٹ موشن سے متعلق واقعات بتائے جائیں ۔

آنریبل شری پھولچند گاندھی- رول ۲۷ کے تحت مسٹر اسپیکر کو اختیار ھے کہ . .

"The Debate on the Motion, if not earlier concluded, it is for Mr. Speaker to conclude it, even earlier".

شری ۔ وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ اس میں یہ بھی تو ھے کہ ....

"If not concluded earlier by the members.................."

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi : He has got the right of interpretation, but even then, Mr. Speaker has got.....

مسٹر اسپیکر ۔ خیر اس میں جانیکی چند ان ضرورت نہیں ھے ۔ بحث زیادہ سے زیادہ دس منٹ جاری رھے ۔

شری وی۔ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں زیادہ وقت نہ لونگا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ڈفنیٹ ارجنٹ میٹر ہے اور اسے ہاؤس کے سامنے لایا جانا چاہئے ۔ اس سلسلہ میں مجھے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ہاؤس میں ٹالنے کا جو اٹیٹیوڈ (Attitude) اختیار کیا جا رہا ہے اسے روکنا ضروری ہے ہمیں ڈیموکریٹک اصول کے تحت (Attitude of adjustment and tolerance) سے کام لینا چاہئے ۔ میں صرف اس چیز کو ہاؤس کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں امید کہ اسکو ملحوظ رکھا جائیگا ۔

شری سید اختر حسین ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ جو موشن ہاؤس کے سامنے آیا ہے میں اس مسئلہ میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ بحیثیت پبلک ورکر اور پریس سے تعلق ہونیکی وجہ سے میں نے ابراهیم پٹن میں ۱۰ - ۲۰ میل کا دورہ کیا ۔ اس لحاظ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آنریبل ممبر نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقتیں ہیں جنھیں میں نے خود دیکھا ہے ۔ لیکن مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اس واقعہ کو ہوکر آج چار دن ہوچکے لیکن آج تک حیدرآباد کے عوام اس سے نا واقف ہیں اور حیدرآباد کا پریس خاموش ہے ۔ ہاؤس کے ارکان بھی اس سے نا واقف ہیں ۔ خود آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ آج ہی انہیں اس واقعہ کا علم ہوا ان حالات میں جب ہاؤس کے سامنے ایک موشن آتا ہے جس سے واقعات پر تفصیلی روشنی پڑتی ہوتو میں سمجھتا ہوں اسے کافی اہمیت دیجانی چاہئے ۔ انسانی نقطہ نظر سے بھی اور معاشی نقطہ نظر سے بھی اس میں اہمیت ہے ۔ کوئی قباحت نہیں ہے کہ ہم اس پر غور کریں ۔ کانسٹی ٹیوشنلی (Constitutionally) اور لیگلی (Legally) اور ٹکنیکلی کوئی الجھن اس میں نہیں ہے ۔ آنریبل منسٹر نے فرمایا ہے کہ ریلیف دیگئی ہے لیکن میں مختلف مقامات کا دورہ کرکے آج ہی واپس آیا ہوں مجھے معلوم ہے کہ وہاں لوگ اب بھی پریشان ہیں ۔ انہیں کوئی ریلیف نہیں پہنچی ۔ ممکن ہے کہ ایک آدہ دیہات میں پہنچی ہو لیکن اس سے کیا ہوتا ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فوری انتظامات کئے جائیں ۔ اس علاقے کو فوری قحط زدہ علاقہ قرار دیا جائے دو چار نہیں دس بیس نہیں دو ہزار کاشتکار اور چار ہزار کھیت کے مزدور ان حالات سے متاثر ہوئے ہیں انکے پاس اناج کا دانہ نہیں ہے ۔ وہ مصیبت زدہ ہیں تقریبا تیس ہزار آدمی اس مصیبت میں مبتلا ہیں ۔ انسانی ہمدردی رکھنے والا کوئی شخص انکی زبون حالی نہیں دیکھ سکتا ۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ریلیف دیگئی ہے تو پھر بھی میں یہ کہونگا کہ ریلیف (Relief) جس پیمانے پر دیگئی ہے وہ قطعا ناکافی ہے ۔ ممکن ہے کلکٹر یا دیگر عہدہ داروں نے کچھ توجہ کی ہو ۔ کچھ مراسلہ بازی ہوئی ہو اور دفتریت کا طریقہ اختیار کیا گیا ہو ۔ لیکن ایسے اہم معاملوں میں صرف دفتری طریقوں پر اکتفا کیا جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ ریلیف پہنچنے تک بیسیوں خاندان تباہ ہوجائینگے ۔ حالت یہ ہے کہ مکانوں سے چھتیں غائب ہیں ۔ انسانوں کے لئے اناج کا دانہ

تک نہیں ھے - جانوروں کےلئے چارہ نہیں ھے - ایسے حالات میں بڑے پیانے پر فوری امداد کی سخت ضرورت ھے - اگر یه عوامی گورنمنٹ ھے تو ھم اس سے توقع کرسکتے ھیں کہ عوام کی ضروریات جب اسکے سامنے لائے جائیں تو اسکو پورا کرے - بجائے اسکے چار دن تک اس چیز کو عوام کے سامنے نہیں لایا گیا اور اس جانب کوئی توجه نہیں کی گئی - اس موشن کیوجه سے کچھ چیزیں ھمارے علم میں آئیں لیکن جس حدتک ریلیف کا ذکر کر گیا ھے وہ بہت محدود ھے - بڑے پیانے پر ریلیف کے انتظامات ہونے چاھئیں تاکه انسانی نقطه نظر سے کم سے کم ریلیف کا سامان ھو جائے -

شری ورکانتم گوپال ریڈی (میڑ چل) مسٹر اسپیکرسر - بہت سے آنریبل ممبرس نے اڈجرنمنٹ موشن سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ھے - اس ضلع کا پبلک ورکر ھونے کے ناتے واقعات سے متعلق جب رپورٹ مجھے وصول ھوئی تو میں نے ھمارے ورکر کو وھاں جانیکی ھدایت کی اس بنا پر وہ ڈپٹی کلکٹر کے ساتھ ۲۰ مواضعات کا دورہ کئے - تفصیلی رپورٹ ھمارے پاس پیش ھوئی ھے جس سے معلوم ھوتا ھے کہ ڈپٹی کلکٹر نے معائنہ موقع کیا ھے - جو بھی پروسیجر اختیار کیا گیا وہ پیش کرتا ھوں - پی - ڈی - ایف کے جن ممبرس کا مقام متاثرہ پر آنا بیان کیا جاتا ھے وہ ڈپٹی کلکٹر کی واپسی تک وھاں نہیں آئے تھے البته آرٹله رام چندرا ریڈی صاحب آئے تھے اور آج بھی دفترکلکٹری میں آئے تو میں نے کہدیا کہ ڈپٹی کلکٹر ۴ تاریخ کو گئے ھیں - ۵ تاریخ کو کلکٹر کو اطلاع دئے - ان تمام مواضعات میں پھر کر تفصیلی طور پر رپورٹ کی گئی ھے اور ان تمام تجاویز سے رام چندرا ریڈی صاحب کو آگاہ کیا گیا مگر وہ مطمئن نہیں ھوئے - اس لئے انکے ساتھ میں بھی ڈپٹی کلکٹر کے آفس میں گیا اور مراسله پڑھکر سنایا - مراسله سنکر و شرمندہ ھوگئے اور وھاں سے چمپت ھوگئے - کیا وھاں کے پبلک ورکرس سو رھے تھے ؟ میں فوراً کلکٹر سے ملا اور انہیں اس جانب متوجه کیا -

میں یقین دلانا چاھتا ھوں کہ وھاں کے لیبررس کےلئے جو کچھ ھوسکتا ھے ضرور کیا جائیگا - وھاں جو تالاب مرمت طلب ھیں انکی مرمت آغاز کی جائے گی - چیف منسٹر نے فرمایا ھے کہ وھاں کے لوگوں کو اناج کا مزید کوٹا دیا جائیگا - یه کہنا کہ وھاں کوئی انتظامات نہیں کئے گئے ھیں صحیح نہیں ھے - اس میں شک نہیں کہ وھاں کے لوگوں کی حالت آسمانی آفات کی وجه سے قابل رحم ھے - جس طرح آپ اس چیز کو محسوس کرتے ھیں ھم بھی محسوس کرتے ھیں بلکه آپ سے زیادہ محسوس کرتے ھیں - یقینا ھم یه محسوس کرتے ھیں کہ لیوی معاف ھونی چاھئے - جن لوگوں کے مکانوں کی چھتیں گر گئی ھیں انکو جس حدتک بھی مدد دی جاسکتی ھے دیجانی چاھئے - ھاؤس کی اطلاع کےلئے میں نے ان واقعات کو پیش کیا ھے - آج جو پروسیشن لایا گیا ھے اس میں غیر متاثرہ مواضع کے لوگ ھیں جبکه اون کےلئے گورنمنٹ اس قلیل عرصه

میں سب کچھ کی ہے تو پروسیشن لانا اور غریب رعایا کو خواہ مخواہ پریشان کرنا یہ سب پارٹی کے مفاد کے لئے کیا جا رہا ہے پروسیشن اس وقت لایا جاسکتا ہے جبکہ گورنمنٹ نے رعایا کے مطالبات کو پورا نہ کیا ہو ۔

شری گرو ا ریڈی (سدی پیٹھ) - خوشی کی بات ہے کہ آنریبل ممبر آف دی میڑچل پبلک ورکر ہیں ۔ انکے دل میں بھی پبلک کی تکالیف کا درد ہے ۔ چیف منسٹر نے جو کچھ کہا ہے مجھے اسکی صداقت کے بارے میں کچھ کہنا نہیں ہے ۔ البتہ مجھے تعجب اس بات کا ہے کہ ہمارے حکام اسقدر پرامپٹ (Prompt) ہوگئے ہیں ۔ ہمارا تجربہ تو اسکے خلاف رہا ہے ۔ دیہات میں واقعات ہوتے ہیں ۔ متعلقہ افسروں سے خواہش کی جاتی ہے کہ وہ وہاں آئیں لیکن وہ اسکی تکلیف گوارا نہیں کرتے ۔ تلف مال کے پنچناموں میں یہ عموماً دیکھنے میں آتا ہے ۔ ہیل اسٹارمس کے بارے میں کہا گیا کہ گورنمنٹ نے احکامات جاری کردئے ہیں ۔ یہ مقامات شہر سے قریب ہی واقع ہیں ۔ اور آجکل اسمبلی کے اجلاس بھی ہو رہے ہیں ۔ اس لئے احکام تو جاری ہوسکتے ہیں لیکن ہمیں دیکھنا ہے کہ ان احکامات پر کہاں تک عمل ہوا ہے سابق میں تو ہم دیکھتے آئے ہیں کہ ....

مسٹر اسپیکر - سابقہ واقعات کو دھرانے کی ضرورت نہیں ۔

شری گرو ا ریڈی - ٹھیک ہے لیکن جیسا کہ آنریبل ممبر فار کلواکرتی نے کہا ہماری گذشتہ کل آج سے جدا نہیں ہے ۔ اسلئے میں نے اس کا تذکرہ مناسب سمجھا ۔

ایک چیز میں آنریبل منسٹر کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ کہ اس قسم کے واقعات اکثر ہوا کرتے ہیں ۔ اس کے لئے ہمارے پاس کوئی پرمیننٹ (Permanent) انتظام ہونا چاہئے ۔ یہ ایسے واقعات ہیں کہ جن سے لوگوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے ۔ ان نقصانات کی تلافی کے لئے سوچنے کی ضرورت ہے ۔

شری کے وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) - آجکل غذائی مسئلہ جسقدر اہم ہے سب پر واضح ہے ۔ ایسے زمانے میں ابراہیم پٹن اور شاہ آباد کے مواضعات میں فصل کو جو نقصان پہنچا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ میٹر کسقدر پبلک امپارٹنس رکھتا ہے اور اس کے لئے اڈجرنمنٹ موشن کی کس حد تک ضرورت ہے ۔ جب اس کے لئے اڈجرنمنٹ موشن پیش ہوتا ہے تو اس سے کیوں کترانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسے کیوں ڈراپ (Drop) کیا جاتا ہے ۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اسکو ہاؤس کے سامنے لانے سے کیوں ہچکچاتے ہیں ۔ یہ کہا گیا کہ احکام جاری کردئے گئے لیکن ہمیں معلوم ہے کلکٹر کے احکام ڈپٹی کلکٹر کے پاس جاتے ہیں ۔ ڈپٹی کلکٹر صاحب تحصیل کو لکھدیتے ہیں ۔ تحصیل ہی حکام کی منزل مقصود بنکر رہ جاتی ہے ۔ تحصیلات کی جو

حالت ہے وہ مخفی نہیں - آنریبل چیف منسٹر نے جو مراسلہ پڑھا ہے اس سے فیکٹس(Facts) اور فیگرس (Figures) کا کوئی پتہ نہیں چلتا - صرف کلکٹر صاحب کے مراسلہ کا پتہ چلتا ہے - اس میں شک نہیں کہ مختلف محکمہ جات کے نام احکام جاری کئے گئے لیکن سوال نتیجہ کا ہے کہ کیا نکلا -

مسٹر اسپیکر - واقعات تو معلوم ہوگئے - نتیجہ کے متعلق اس وقت نکتہ چینی کرنا قبل از وقت ہے -

شری کے وینکٹ رام راؤ - پروسیشن کے متعلق یہ کہنا کہ بعض پبلک ورکرس شرمندہ ہوگئے - چمپت ہوگئے - مجھے اس پر اعتراض ہے - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پولیٹیکل اکسپلائیٹیشن (Political exploitation)کیا جا رہا ہے - میں کہونگا کہ پولیٹیکل اکسپلائٹیشن کا لفظ اب بد مزہ ہوگیا ہے - اپوزیشن پارٹی سے یہ کہنا کہ وہ میٹرس (Matters) کو اکسپلائیٹ (Exploit) کر رہی ہے مناسب نہیں - پارٹی رعایا کو اکسپلائیٹ نہیں کر رہی ہے بلکہ نیچر رعایا کو اکسپلائیٹ کررہی ہے - آپ رعایا کی تکالیف پر غور کیجئے - اور اس کے لئے صحیح میزرس(Measures) اڈاپٹ (Adopt)کیجئے - اس کی بجائے اکسپلائیٹیشن کے لفظ کی آڑ میں صحیح معاملات کو چھپانے کی جو کوشش کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے - لیوی کے متعلق کیا احکامات دئے گئے ہیں کلکٹر صاحب کے مراسلہ میں نہیں ہیں - یہ بتایا گیا کہ بہت سے بیل مر گئے ہیں اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی چارہ نہ ملنے کی وجہ سے کئی جانور مرجائیں - اس کی جانب کیا توجہ کی گئی - کلکٹر صاحب نے اس جانب کوئی توجہ نہیں کی کہ گھاس دوسرے مقامات سے فراہم کرکے سپلائی کیا جائے میں اتنا کہتے ہوئے اڈجرنمنٹ موشن کی تائید کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ حکومت ان باتوں کو نوٹ کرکے جلد از جلد انہیں پورا کرنے کی کوشش کرے -

مسٹر اسپیکر - ضابطہ کے لحاظ سے جس جانب توجہ دلائی گئی تھی میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تکمیل ہوچکی ہے -

The debate on the motion is now concluded because I find no Hon'ble Member on his legs.

L. A. Bill No. VII of 1952, A Bill to Provide for the Salaries and allowances of Members of the Hyderabad Legislative Assembly.

Mr. Speaker: Now we shall take up item No. 11 on the Agenda *i.e.*, the second reading of L.A. Bill No. VII of 1952, A Bill to provide for the salaries and allowances of Members of the Hyderabad Legislative Assembly introduced by the Hon'ble Shri Jagannath Rao Chanderki.

Notices of amendments have been received only to Clause 3 of the Bill.

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر- اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ . .

Mr. Speaker : Please move your amendment first.

Shri Abdul Rahman : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that in line 1 of Clause 3, after the words 'There shall be paid' insert

'from the date of publication of the election of a Member in the Official Gazette'

Mr. Speaker : Amendment moved. The next amendment is by Shri Ratanlal Kotecha.

Shri Ratanlal Kotecha (Patoda) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that in line 1 of clause 3 before the words 'There shall be paid,' insert

'With effect from the date of publication of election of a Member to the Legislative Assembly under Section 67 of the Representation of the People Act, 1951'.

Mr. Speaker:- Amendment moved.

آنریبل شری جگناتھ راؤ چنڈرکی - یہ ایک پروسیجرل میٹر (Procedural matter) ہے - اگرچیکہ ۱۲ - فبروری کو گزٹ میں آنریبل ممبرس کے نام اناؤنس ہوچکے ہیں پھر بھی اسکے لئے جوامنڈمنٹ لایاگیا ہے اسکے متعلق مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - میں اس امنڈمنٹ کو قبول کرنے کےلئے تیار ہوں جو رتن لال صاحب کو ٹیچہ کا ہے اور رولس کے تحت ہے - البتہ دوسرا امنڈمنٹ قبول کرنے کے لئے میں تیار نہیں ہوں -

شری عبدالرحمن - آنریبل ممبر پاٹوڈہ کے امنڈمنٹ سے میں متفق ہوں - اپنا امنڈمنٹ واپس لیتا ہوں -

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

مسٹر اسپیکر - کلاز ۳ کے امنڈمنٹ نمبر ۲ کو آنریبل موور آف دی بل نے قبول کرلیا ہے - اسلئے میں سمجھتا ہوں اسبارے میں کسی ڈسکشن کی ضرورت نہیں -

The amendment was put, and agreed to.

مسٹر اسپیکر - کلاز ۳ سے متعلق دو اور آنریبل ممبرس کے امنڈمنٹس ہیں - شری پاپ ریڈی کا امنڈمنٹ یہ ہے کہ . . . .

'(a) In clause (3) sub-clause (a) for the figure ' 150 ' substitute ' 200'.

'(b) In clause (3) sub-clause (b), for the figure ' 12-8-0 ' substitute ' 15 '.

Does the Hon'ble Member want to move the amendment?

Shri Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir, I want to move amendment to Sub-clause (a) of the Bill, but I do not intend to move the amendment relating to sub-clause (b) of clause (3) of the Bill.

Mr. Speaker : You can do so.

Shri Papi Reddy : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that in sub-clause (a) of clause (3) of the Bill for the figure' '150' substitute ' 200,

Mr. Speaker : Amendment moved. Now amendment No. 4 by Shri Sharan Gowda that in sub-clause (a), clause (3) of the Bill for the figure ' 150 ' substitute' 200 ' I think this amendment is similar to that of the amendment moved by Shri Papi Reddy.

Shri Sharan Gowda (Jewargi-Andola) : Mr. Speaker, Sir, I do not want to move my amendment as a similar amendment has already been moved.

Mr. Speaker : So, now there is only one amendment, moved by Shri Papi Reddy.

اب اس پر ڈسکشن ہوگا ۔

شری پاپی ریڈی۔ اب تک جو بلس ھمارے سامنے آئے ھیں اوس جانب کے آنریبل ممبرس نے اس بات پر انسسٹ (Insist) کیا کہ منسٹرس کی تنخواہ وھی ھونی چاھئے جو لیجسلیٹو اسمبلی بل میں پروپوز کی گئی ھے ۔ اس پرنسپل پر ھمنے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی تنخواھوں کی مخالفت نہیں کی ۔ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ھے وہ ریزنیبل (Reasonable) ھے ۔ اوس جانب کے آنریبل ممبرس جنھیں دورہ کرکے پبلک کے لئے کام کرنا پڑھتا ھے. اگر یہ سمجھتے ھیں کہ ان کے لئے (۱۵۰) روپیے الونس کافی ھے تو یہ انکا خیال ھوسکتا ھے لیکن میں سمجھتا ھوں یہ کم ھے ۔ کم از کم (۲۰۰) روپیے الونس ھونا چاھئے ۔ جہاں تک مجھے اطلاع ھے اس جانب کے بھی چند آنریبل ممبرس میرے اس خیال کی تائید کرتے ھیں مجھے امید ھے کہ یہ یونانیمسلی (Unanimously) پاس ھو جائیگا ۔

آنریبل شری۔ بی ۔ رام کشن راؤ ۔ امنڈمنٹ کے بارے میں آرگیومنٹس (Arguments) ھوسکتے ھیں جن کے پیش ھونے پر ھی ان پر غور ھوسکتا ھے ۔ ممکن ھے کہ اس

جانب کے آنریبل ممبرس بھی اس کی تائید میں ہوں مگر آرگیومنٹس (Arguments) ہاؤس کے سامنے آ جائیں تو بہتر ہے - ہم اس پر غور کرنے کےلئے تیار ہیں-

شری پی پی ریڈی- آنریبل چیف منسٹر جب اسکی تائید میں بحث سننا چاہتے ہیں تو میں ان سے کہونگا کہ اسکی مخالفت میں اگر کوئی وجوہ ہوں تو پہلے اسکا اظہار کریں-

شری نرسنگ راؤ (کلو اکرتی) مسٹر اسپیکرسر- یہ بڑا انٹرسٹنگ مسئلہ بن گیا ہے جس سے ایوان میں جو سیریسنس (Seriousness) پیدا ہوگیا تھا وہ تو کم ازکم دور ہوگیا - ایک زمانہ تھا جبکہ اس ملک میں جہاں سے یہ طریقہ ہمارے ہاں رائج کیا گیا ہے جو ممبرس پارلیمنٹ کےلئے ایلکٹ (Elect) ہوتے تھے انکو الکٹوریٹس (Electorates) ویجس (Wages) دیا کرتے تھے - چارلس سکنڈ کے زمانہ میں ایک ممبر پوئٹ ماربل (Poet Marble) تھا جو اپنے الکٹوریٹ سے معاوضہ لیا کرتا تھا-اسکا کام یہ تھا کہ ہاؤز آف کامنس میں جو کچھ ہوتا اسکی اطلاع ڈیلی نیوز لیٹر کے طور پر اپنے الکٹوریٹس کو پہنچا دیا کرے- لیکن آج صحیح طور پر دیکھاجائے تو پارلیمنٹ کی زندگی بھی ایک پروفیشن (Profession) بنگئی ہے - میں اسٹڈمنٹ کی تائید کےلئے تو نہیں کھڑا ہوں مگر یہ عام خیال ہے کہ (۱۰۰) الونس کم ہے - ہمیں ممبرس کی ضروریات کو دیکھنا چاہئے - انہیں اپنی کانسٹی ٹیونسی میں گھومنا پڑتا ہے - انہیں وہاں کے حالات اور وہاں کے عوام کی ضروریات سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وقتا فوقتا اسمبلی کو آگاہ کیا جاسکے- بہر حال یہ ایک مسلسل کام ہے - جس کےلئے کافی وقت کی ضرورت ہوتی ہے - ان تمام حالات کے مد نظر (۱۰۰) روپیے ماہانہ الونس غور طلب ہے - کیا ہونا چاہئے میں یہ تو نہیں کہتا اسے میں ہاؤس پر چھوڑ دیتا ہوں -

آنریبل شری پھول چند گاندھی - اسبارے میں لیڈر آف دی اپوزیشن کا آئیڈیا معلوم ہو جائے تو رہنمائی ہوگی -

شری لکشمن کونڈا - اسپیکر مہودے - مجھے ڈیلی الونس کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ . . .

Mr. Speaker : No amendment has been moved in this regard.

شری لکشمن کنڈہ - میں اصل بل کے بارے میں ہی عرض کروں گا- ہم یہ چاہتے تھے کہ دونوں پر ایکساتھ غور کیا جائے تو بہتر ہوگا لیکن جب ڈیلی الونس سے متعلق امنڈمنٹ موو نہیں کیا گیا ہے تو اصل بل کے بارے میں ہی عرض کرونگا - آنریبل ممبر کلواکرتی نے کہا کہ وکلاء بھی ایسا ہی سوچ رہے ہیں - اتفاق سے

میں بھی وکیل ہوں لیکن ایسا نہیں سوچ رہا ہوں جیسا کہ وہ سوچ رہے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ جو آنریبل ممبرس یہاں پبلک کے نمائندہ بنکر آئے ہیں انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس سے پہلے حیدرآباد میں جو لیجسلیٹیو اسمبلی تھی یا برٹش راج کے زمانہ میں جو دیکھی گئی اسکے نمائندے پبلک کے سامنے عملی طور پر ذمہ دار نہ تھے۔ لیکن آج پبلک نے اپنے نمائندوں کو چنا ہے ۔ اسلئے بجا طور پر آنریبل ممبرس کا فرض ہو جاتا ہے کہ اپنی اپنی کانسٹی ٹونسی کے لوگوں کی سیوا کریں اور ان علاقوں میں گھوم کر حالات معلوم کریں ۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں خرچ بھی ہوتا ہے ۔ چناچہ میں اس سشن میں دو مرتبہ اپنی کانسٹی ٹیونسی جاکر آیا ہوں ۔ پبلک کی زیادہ سے زیادہ سیوا کرنے کےلئے کم سے کم جو خرچ عاید ہوتا ہے اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے تو میں اسکی ضرور تائید کروں گا ۔ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ اسپر روشنی ڈالی جائے ۔ لیکن جس طرف سے امنڈمنٹ آیا ہے اس طرف سے کوئی روشنی نہیں پڑرہی ہے۔ معلوم نہیں کیوں ؟ زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کےلئے اخراجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے اس لئے اسپر غور کیا جاسکتا ہے ۔ اس امنڈمنٹ کو ایکسپٹ (Accept) کرنے کے بارے میں آنریبل ممبرس کو غور کرنا چاہئے ۔ یہ میرا ذاتی خیال ہے ۔

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरवाल :– अभी थोडी देर पहले हाअुस के सामने अेक बिल पेश हुआ था। अुस वक्त अेक तरफ से अमेंडमेंट पेश करते हुअे यह खियाल जाहर किया गया था कि अगर अिनका अमेंडमेंट कवुल कर लिया जाय तो ४० हजार रुपयों की बचत हो सकती है। नहीं मालुम दो घंटों मे अैसी कोनसी चीज आगअी कि १६० मेम्बर्स के लिये ५० रुपया फी मेम्बर अिजाफे की ख्वाहश की जा रही है। हाअुस के जुमला मेम्बर्स (१७५) हैं। अिन मे से १३ मिनिस्टर्स, स्पीकर, और डेप्युटी स्पीकर को निकालने केबाद जिन मेम्बर्स को अलाअुंस मिलने वाला है अिनकी तेदाद १६० रहती है। फी मेम्बर बहिसाब ५० रुपया महाना अिजाफा किया जाय तो आठ हजार रुपया महाना जायद सर्फ होता है।

अिस हिसाब से बारा महिने का सिर्फ जायद अलाअुंस ९६ हजार होता है। अिस ज्यादा खर्च की जानीब मै अुनकी तवज्जे मबजूल कराना चाहता हूं। अिस बारे मे यह आर्ग्युमेंट भी गौर के काबिल है कि आप हम सब मिलकर आज हैदराबाद का नकशा तयार कर रहे हैं। जो खराबियां हैं अिन्हे हमे दूर करना है। लेकिन अिसके यह माने नहीं कि जब खुद अपना सवाल आये तो आप दूसरी बातों को भूल जायें।

Mr. Speaker : Do not make personal allegations.

Shri Laxminivas Ganeriwal : I am not making any personal allegation, Sir.

شری شرن گوڑہ (جیور گی ۔ اندولہ) میں امنڈمنٹ کی تائید میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ یہ کہا گیا ہے کہ اس طرف سے کچھ روشنی ڈالی جائے تو امنڈمنٹ پر غور کیا

جائیگا - ایک آنریبل ممبر نے دورہ وغیرہ کے اخراجات کا ذکر کیا - میرا خیال ہے کہ اس بارے میں ہمیں اپنے بازو کے اسٹیٹس کے عمل پر زیادہ غور کرنیکی ضرورت نہیں کہیں ممبرس کو (۵۰) الونس دیا جاتا ہے - کہیں (۳۰۰) روپیے دئے جاتے ہیں - حیدرآباد میں پہلے جو لیجسلیٹیو اسمبلی تھی اسکے ممبرس کو (۲۰۰) روپیے دئے جاتے تھے - بہر حال اس بارےمیں الگ الگ عمل ہے - ہمیں صرف دوسرے اسٹیٹس کے حالات کو ہی دیکھنا نہیں ہے بلکه حیدرآباد لیجسلیٹیو اسمبلی کو اپنے حالات کے پیش نظر ان باتوں پر غور کرنا ہے - آنریبل ممبرس کے کام کی نوعیت ہمیں دیکھنا ہے - انکی مشکلات پر غور کرنا ہے - انکی کانسٹی ٹیونسی میں جب کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو وہاں فوراً دورہ کرکے تحقیقات کے بعد واقعات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا پڑتا ہے - ان حالات میں جو الونس مقرر کیا گیا ہے وہ کم ہے - ہمیں یہ منظور نہیں کہ کام کا معاوضہ لیں یہ تو پبلک سیوا ہے - ہمیں آنریری ورکرس کی حیثیت سے کام کرنا ہے - جنتا اور دیش کی سیوا کےلئے اپنی انرجی (Energy) کو صرف کرنا ہے - عام فلاح و بہبود کےلئے اپنی شکتی کو کام میں لانا ہے - اس نقطه نظر سے مالی فایدہ حاصل کرنیکا سوال نہیں - بلکه دیکھنا یہ ہے کہ آنریبل ممبرس کو اپنے فرائض کے انجام دینے میں معاشی مشکلات در پیش نہوں - کم ازکم انکا سفر خرچ تو نکل جائے - ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ آجکل پٹرول کی قیمت اور ریل کے کرایہ میں اضافه ہوگیا ہے - سنه ۱۹۳۹ع میں دوسرے صوبہ جات میں آنریبل ممبرس کو (۱۰۰) روپیے الونس ملتا تھا - اسکے مد نظر بھی اضافه ہونا چاہئے - ان تمام باتوں کے لحاظ سے ہمنے صرف (۵۰) روپیے اضافه کا مطالبه کیا ہے - میں سمجھتا ہوں اسپر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس نه کیجائیگی کیونکه یه مسئله اب صاف ہوگیا - اس طرف کے آنریبل ممبرس نے بھی یہی خیال ظاہر کیا ہے کہ جو مطالبه کیا جا رہا ہے وہ واجبی ہے اور قابل منظوری ہے -

آنریبل شری بی رام کشن راؤ - میں چاہتا تھا کہ اس بل پر بھی اسی طرح تفصیلی بحث کی جائے جس طرح صبح منسٹرس سیلری بل کے سلسله میں کی جاچکی ہے - اس سلسلے میں بھی اسکے معاشی نتائج - بجٹ میں کمی کا اصول - پبلک فنڈس پر بار نه ڈالنے کا رجحان یه سب کچھ زیر بحث لایا جاتا تو اچھا ہوتا - اسکی تائید اور اختلاف میں جو مباحث ہوتے کم از کم دلچسپی کےلئے میں انہیں سننا چاہتا تھا - لیکن مجھے افسوس ہے آنریبل ممبرس جنھوں نے امنڈمنٹ پیش کیا ہے اپنے مباحث سننے کا موقع نہیں دیا -

مسٹر اسپیکر - ہم یہاں دلچسپی کےلئے نہیں آئے ہیں -

آنریبل شری بی رام کشن راؤ - ہم دلچسپی کےلئے تو نہیں آئے ہیں لیکن میں یه دیکھنا چاہتا تھا کہ منسٹرس سیلری بل کے تعلق سے جو دلائل اختلاف میں پیش

کئے گئے تھے انہیں دلائل کو اب بھی پیش کیا جاتا ہے یا نہیں - اور وہ دلائل کس حدتک واجبی ہیں - میں ہاؤس کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا - اور نہ محض اپنی دلچسپی کےلئے آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کو اظہار خیال پر مجبور کرنا چاہتا ہوں - مطلب توکسی طرح معلوم ہو ہی جاتا ہے - روشنی دور سے بھی پڑسکتی ہے - لیکن

" اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی "

بہر حال جو روشنی پڑچکی ہے وہ کافی ہے - میں قناعت پسندی کے ساتھ اس امنڈمنٹ کو گورنمنٹ کی جانب سے قبول کرتا ہوں - صرف اسلئے نہیں کہ میں آنریبل ممبرس کو رسپروکیٹ (Reciprocate) کرنا چاہتا ہوں بلکہ اسلئے کہ میں اس امنڈمنٹ میں واجبیت پاتا ہوں - میں کسی وجہ سے گسچر (Gesture) بتلانا نہیں چاہتا - بل میں (۱۰۰) الونس اسلئے پیش کیا گیا تھا کہ ڈاجوائننگ اسٹیٹس (Adjoining States) میں اس سے زیادہ نہیں ہے - منسٹرس کی سیالریز کی صورت میں (۱۰۰۰) کی بجائے (۱۲۵۰) کی تجویز پیش کی گئی تھی - لیکن ممبرس کے کیس میں (۱۵۰) کی بجائے (۱۰۰) کی تجویز نہیں پیش کی گئی - موجودہ امنڈمنٹ کے لحاظ سے فی ممبر (۵۰) روپیہ کے اضافہ سے اس میں شک نہیں کہ (۹۶) ہزار روپیے سالانہ خرچ کا اضافہ ہوتا ہے لیکن جو خرچ افیشنسی (Efficiency) کو بڑھانے کےلئے ہو میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں - ایسا خرچ گورنمنٹ کو برداشت کرنا چاہئے - اسکا بار پبلک اکسچیکر پر پڑسکتا ہے - میں نے یہی اصول صبح بھی بیان کیا تھا کہ آنریبل منسٹرس پریشان نہوں - انہیں معاشی پریشانیاں نہوں گی - یہی بات اس امنڈمنٹ میں بھی پائی جاتی ہے اسلئے اسے قبول کیا جا رہا ہے - البتہ اگر دونوں امنڈمنٹس پر اصرار کیا جاتا تو مجھے قبول کرنے میں تامل ہوتا - منتھلی الونس (۱۵۰) کی بجائے (۲۰۰) کرنے کی جو تجویز پیش کی گئی ہے گورنمنٹ کی جانب سے میں اسے قبول کرتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - کیا موور آف دی بل بھی اس سے متفق ہیں -

آنریبل شری جگناتھ راؤ چنڈرکی - چونکہ لیڈر آف دی ہاؤس نے اسے قبول کرلیا ہے اس لئے میں بھی اسکو قبول کرتا ہوں -

The amendment was put and agreed to.

Clause 3 as amended, ordered to stand part of the Bill.

کلاز ۴ اور ۵ کے بارے میں کوئی امنڈمنٹ پیش نہیں ہوا ہے ،،

شری - وی - ڈی - دیشپانڈے - کل میں نے یہ کہا تھا کہ اس بل کے کلاز ۹ (۱)
میں یہ لکھا ہے کہ ....

"..................including holidays to be counted as days for the purpose of clause (b) of Section 3, the Government may make rules for the purpose of carrying out the purposes of this Act'

اس چیز کو اکسپلین کیا جائے - سشن کے دوران میں اگر اجلاس دو روز کے لئے ملتوی ہو جائے تو کیا اس زمانے میں ہم اپنی اپنی کانسٹی ٹیونسی کو چلے جائیں - یہ پائینٹ اگر صاف کردیا جائے تو ہمیں اسبارے میں رائے دینے میں آسانی ہوگی - میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنا مطلب واضح کیا ہے -

آنریبل شری جگناتھ راؤ چنڈرکی - اس کے سمبندھ میں رولس بنانے کے لئے گورنمنٹ سوچ رہی ہے کہ کیا رولس ہونے چاہئیں - اس کی وضاحت میں کل ہی کرچکا تھا کہ متصلہ اسٹیٹس میں جو عمل ہے اسکو دیکھتے ہوئے رولس تیار کئے جائیں گے - اس لئے بل کو آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں - اس سے زیادہ میں وضاحت کرنے کے پوزیشن میں نہیں ہوں -

آنریبل شری بی - رام کشن راؤ - یہ ایک ذیلی چیز ہے اور اس پر غور کرنے کا یہ موقع نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں پارلیمنٹ، ہاوز آف دی پیپل یا دیگر اسٹیٹس کی اسمبلیز کی پرایکٹس کو دیکھ کر رولس بنائے جا سکتے ہیں اور ظاھر ہے اس میں اختلاف کی گنجایش نہیں ہوگی سوائے اس کہ کے کوئی نئی صورت نکالی جائے -

Clause 4 (Minister, Speaker or Deputy Speaker not entitled to salary or daily allowance under this Act) ordered to stand part of the Bill.

Clause 5 (Power of Government to make rules) ordered to stand part of the Bill.

Clause 2 (Definitions) ordered to stand part of the Bill.

Clause 1 (short title and commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Jagannath Rao Chanderki : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that the bill as amended be read a third time and passed.

Question put and agreed to.

Mr. Speaker : L.A. Bill No. VII of 1952, 'A Bill to provide for salaries and allowances of Members of the Hyderabad Legislative Assembly as amended, is read a third time and passed.

مسٹر اسپیکر - اب ہمیں ایجنڈے کا ایٹم نمبر ۷ لینا ہے- موشن آف تھینکس پر بحث آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد شروع کیجائے گی - اب ۴ - ۵۰ ہوئے ہیں - ساڑھے پانچ بجے پھر اجلاس شروع ہوگا - میں سمجھتا ہوں آدھ گھنٹہ انٹرول کے لئے ناکافی ہوتا ہے -

آنریبل شری بی - رام کشن راؤ - انٹر ول کے وقفہ میں کمی کردیجائے تو بہتر ہوگا اس لئے کہ موشن پر ووٹ لینے کے علاوہ ایک بل پر بھی ڈسکشن ہونا ہے - اتفاق سے آج ۶ بجے کیبنٹ کی میٹنگ بھی ہے - وقت سب کی کنوینینس (Convenience) کے لحاظ سے ہوتو بہتر ہے-

مسٹر اسپیکر - اگر چیکہ آدھے گھنٹہ کا وقت بہت کم ہے اس لئے کہ ۲۰ منٹ تو جانے آنے میں صرف ہوجاتے ہیں- تاہم ضرورت کے لحاظ سے آج ہم سوا پانچ بجے ہی جمع ہونگے - میں چاہتا ہوں کہ آج ہم اس سشن کو ختم کردیں -

The Assembly then adjourned for recess till Fifteen Minutes past Five of the clock.

The Assembly re-assembled after recess at Fifteen Minutes past Five of the Clock, Mr. Speaker (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the Chair.

L. A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950.

Mr. Speaker : Now, I take up item No. 7 *i.e.*, Second Reading of L. A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950, introduced by Hon'ble Shri Anna Rao Ganamukhi.

An Hon'ble Member : On a point of information, Sir, as the Session is coming to a close, I would like to know the fate of the questions that have been sent by some of the Hon'ble Members.

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں سوالات سے متعلق پروسیجر میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے- واقعہ یہ ہے کہ یہاں جو رولس اڈاپٹ (Adopt) کئے جارہے ہیں وہ بمبئی کے ہیں - بہت سے کوسچینس (Questions) وصول ہوئے ہیں- جب گورنمنٹ کے پاس سے جوابات آئیں گے اوسوقت اس بارے میں طریقہ کار طے کیا جائیگا - سوالات کے لئے اسوقت کوئی میعاد مقرر نہیں ہے- ہم آیندہ سشن تک رولس میں تبدیلی کریں گے میعاد مقرر کیجائے گی کہ کوسچینس کا ایک یا دو ھفتہ کے اندر گورنمنٹ کی جانب سے جواب آجائے- ایسا نہو کہ کوئی سوال پوچھا جائے اور جواب اوسوقت آئے

جب سوال کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے۔ جب تک موجودہ پروسیجر میں تبدیلی نہ ہو گورنمنٹ کی طرف سے جواب کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ایسا نہ ہونا چاہئے بلکہ جواب کے لئے کوئی میعاد مقرر ہونی چاہئے -

Shri M. S. Rajalingam (Warangal) : Mr. Speaker, Sir, It is likely that some of the questions may become out dated.

Mr. Speaker : That is exactly what I said. Such a thing should not happen.

میونسپل کارپوریشن امنڈمنٹ بل میں جسکی کاپیاں آنریبل ممبرس کو دیگئی ہیں مووور نے دو وربل (Verbal) امنڈمنٹس پیش کئے ہیں جو یہ ہیں کہ :-

In line 2 of clause 2 for the word letter and brackets ' Clause (*h*) ' substitute the word letter and brackets ' Clause (*i*) ' and renumber ' Clause (*i*) ' as Clause (*j*) '.

یہ فارمل چیز ہے اس لئے اڈمٹ کی گئی ہے - کلاز ۲ میں ۲ امنڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں پہلا امنڈمنٹ شری رنگ راؤ دیشمکھ کا ہے۔

Shri Ranga Rao Deshmukh (Gangakhed) : I beg to move that in line 4 of clause 2 for the words ' at such rates as may be sanctioned by Government, ' substitute ' at the rate of Rs. 10 to the Mayor and Rs. 5 to the Councillors '

Mr. Speaker : Amendment moved. *Shri K. Venkat Ram Rao.*

Shri K. Venkat Ram Rao (Chinnakondur) : I beg to move that in line 4 of clause 2 for the words ' at such rates as may be sanctioned by Government, ' substitute the words ' at the rate of I.G. Rs. 10/-

مسٹر اسپیکر - Amendment moved - چونکہ ان دونوں امنڈمنٹس کا منشا اور نوعیت ایک ہی ہے اس لئے دونوں پر بحث ایک ساتھ ہوگی -

Shri M.S. Rajlingam (Warangal) : On a point of information Sir, may I know whether it is essential to mention the enquiries made with various Departments as has been done in para 2 of the statement of Objects and Reasons of this Bill ?

Mr. Speaker : I do not follow you.

Shri M.S. Rajlingam : In the second para of the Statement of Objects and Reasons, it has been mentioned that ' This Department recommended for the payment of conveyance allowance........ The Finance Department has also agreed.........The Cabinet has also agreed...... ' I think, this is a procedural matter and that.........

Mr. Speaker : We cannot make any hard and fast rules in this connection. Of course whatever the mover considers relevant may be given in the Statement of Objects and Reasons.

ان دونوں امنڈمنٹس کے بارے میں جو موو کئے گئے ہیں ڈسکشن ہوگا ۔

شری رنگ راؤ دیشمکھ ۔لیجسلیٹیو اسمبلی بل نمبر (۴) کے کلاز ۲ میں بتایا گیا ہے کہ

' Conveyance allowance to the Mayor and the Councillors of the Corporation, at such rates as may be sanctioned by Government, for attending the meetings of the Corporation and of any Committees constituted under this Act '.

اس بل کو پیش کرتے وقت گورنمنٹ کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے تھا کہ ممبرس کو جو کنوینس (Conveyance) الونس دیا جانے والا ہے اس کا ڈفنٹ (Definite) ہندسہ بل میں رکھا جائے تو بہتر ہوگا ۔ یہ ویگ (Vague) ہے۔ اس سے یہ اندازہ نہیں ہو سکتا کہ کونسلرس اور میئر کو کیا الونس دیا جانے والا ہے ۔ سنہ ۱۳۵۲ ف میں کارپوریشن کا جو بل پاس ہوا تھا اس کے لحاظ سے ۱۰ روپیے سٹنگ فیس گورنمنٹ نے منظور کی تھی ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ آج بھی وہی ۱۰ روپیے دینا چاہتی ہے۔ بہر حال اس میں ڈفنٹ ہندسہ ہونا چاہئے تھا ۔ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اس میں میئر کے لئے ۱۰ روپیے اور کونسلر کے لئے ۵ روپیے سٹنگ فیس فکس کرنے کی تجویز کی ہے۔ اس بل سے متعلق مسٹر اسپیکر کی اجازت سے دو چیزوں پر روشنی ڈالوں گا ۔ میونسپالٹی کے ممبرس کی تعداد ۶۰ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اڈلٹ فرنچائیز (Adult Franchise) کے اصول پر منتخب ہوئے ہیں ۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ اڈلٹ فرنچائیز کے اصول پر منتخب ہونے کا جو دعوی کیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ جو میونسپل الکشنس ہوئے ہیں انہیں دستوری نہیں کہا جاسکتا بلکہ دوسرے معنوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ الکشنس ہی نہ تھا ۔ ۔

مسٹر اسپیکر ۔ یہ بحث ریلیونٹ (Relevant) نہیں ہے ۔

شری رنگ راؤ دیشمکھ ۔ میں تفصیلات بیان کرنا نہیں چاہتا ۔ گذشتہ سال جو الکشن ہوا وہ ڈیما کریسی کے اصول کے لحاظ سے نہ تھا یہ الکشن نہ تھا بلکہ کانگریس پارٹی کا نامینیشن تھا جس میں انڈپنڈنٹ گروپ اور سوشلسٹ پارٹی نے حصہ نہیں لیا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر اسپیکر - اصل بل حیدرآباد میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے امنڈ منٹ سے متعلق ہے اسے پیش نظر رکھئیے -

شری رنگ راؤ دیشمکھ - میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ میئر کے لئے ۱۰ روپیے اور کونسلرس کے لئے ۵ روپیے سٹنگ فیس منظور کیجائے -

آنریبل شری جے - وینکٹیشم (حضور آباد - محفوظ) - مسٹر اسپیکر سر - میونسپل الکشن ہوچکے - ممبرس چن لئے گئے - جب ممبرس کے الونس کے بارے میں غور کیا جارہا ہے تو انکی مشکلات پر بھی غور کرنا چاہئیے - ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ پچھلی گورنمنٹ ایسے لوگوں کو کارپوریشن کے ممبروں کی حیثیت سے منتخب کرتی تھی جن کے پاس دھن تھا - ان کے پاس کارس ہوتے تھے - ایسے بڑے بڑے لوگ نامزد کر دئے جاتے تھے - لیکن اب جبکہ غریب فیملی کے لوگ جنتا کی سوا کےلئے آرہے ہیں ان کے پاس کار نہیں ہوتی وہ لوگوں کے پاس ملنے جاتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ سیکلوں پر جاتے ہیں - میں آنریبل اسپیکر اور آنریبل منسٹر سے درخواست کرونگا کہ میونسپل کارپوریشن کے لئے ۱۰ روپیہ الونس کا جو ڈیمانڈ رکھا گیا وہ منظور کیا جانا چاہئیے کیونکہ میں بھی ایک میونسپل کونسلر ہوں - میں یہ اپنے لئے نہیں مانگتا - مجھے دو تین میونسپل کونسلرس ملے تھے وہ بیچارے کہہ رہے تھے کہ ہم تو دو سو روپیے گیمٹ کرلئے اور ہمارے لئے کیا ہوا - اس لئے میں امنڈ منٹ کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہونکہ میونسپل کونسلرس کو ۱۰ روپیے الونس دیا جائے -

ऑनरेबल श्री. फुलचंद गांधी– अिस बिल से मुतालिक मैं समझता हूं कि कुछ गलतफहमी होरही है। अिस बिल पर यह बहस हो रही है कि म्युनिसिपल कौंसिलर्सको ५ या १०, या १५ रुपये अलावन्स दिया जाना चाहिये। गोया यह खियाल किया जारहा है कि अिस हाअुस को ही देने का कामिल अेख्तियार है । किंतु यह सही नहीं है। सेक्शन (७९) कॉरपोरेशन अॅक्ट मे तरमीम के लिये यह बिल आया है । जिसके अलफाज यह हैं कि–

The monies from time to time credited to the Municipal Fund shall be applied in payment of all sums, charges and costs necessary for carrying this Act into effect or the payment shall be duly effected or sanctioned under any other provisions of this Act or under the provisions for the time being in force.

अिस मे बहुतसी बातें कही गयी हैं । और बताया गया है कि फलांफलां खर्चा होगा जिसके लिये म्युनिसिपल फंड्स अप्लाय (Apply) होंगे। अिस मे मेयर और कौन्सिलर्स के बारे मे कोअी क्लॉज (clause) नहीं रखा गया है। अिस लिये कारपोरेशन अॅक्ट मे गवर्नमेंट की तरफ से यह तरमीम चाही जारही है कि अेक अैसा क्लॉज अॅड (Add) कर दिया जाये जिसकी वजाहसे म्युनिसिपल फंड मे अिस खर्च के लिये भी गुंजायश फराहम हो । यह तसव्वुर न रखा जाय कि

गव्हर्नमेंट के फायनान्ससे यह रकम दी जाती है। बल्के कॉरपोरेशनका जो बजेट बनता है अुसीसे यह खर्चा बरदाश्त किया जायेगा। और अिसके लिये कानूनी अेखतियार हासिल किया जारहा है। अिसलिये दफा (७९) के तहत यह अेखतियार चाहा जारहा है कि अिस ॲडिशन (Addition) के जरिये कॉरपोरेशन के मेयर और कौन्सिलर्स के अलावन्सेस का बार कॉरपोरेशन के फंडपर डाला जासके। अिस सिलसिले मे अिस बहस मे जाने की जरूरत नहीं है। और न कानून मे अिसकी गुंजायश है कि १० रुपया या ५ रुपया दिया जाय। जो कॉरपोरेशन ॲक्ट मंजूरा है अिस मे तरमीम की गुंजायश नहीं है। वह कानून वैसा ही है। हमको अिस कानून की पाबंदी करनी है। अिस कानून की पाबंदी करते हुअे कॉरपोरेशन आप के पास यह बेग (beg) करने के लिये नहीं आया है कि कितना रुपया दिया जाय। लेजिस्लेटिव्ह असेंब्ली को कानून मे तरमीम का जिस हदतक अेखतियार है अिसके तहत अेक तरक की हुअी चीज को बजेट मे बिठाने के लिये यह मसला यहां पेश हुवा है। बगैर अिसके कॉरपोरेशन के फंड को खर्च नहीं किया जा सकता है। अलबत्ता यह तसव्वुर गलत है कि दस या पांच रुपया ही देने की मंजूरी दे दी जाय। अिस लिये मै मुवरसाहबसे अिस्तेदुवा करूंगा कि वह अपना अमेंडमेंट वापस ले लें। क्योंकि कॉरपोरेशन के कानून मे वह नहीं बैठ सकता। और लेजिस्लेचर को अिसका अेखतियार नहीं है कि कॉरपोरेशन के कानून की मौजुदगी मे अिसपर गौर करें। अलबत्ता यह मसला अुस वक्त लाया जासकता है जिस वक्त गव्हर्नमेंट के सामने कॉरपोरेशन बजेट आता है। मिनिस्टर मुतालिका जांच करने के बाद मुत्तफिक होसकते हैं, या कॉम्प्रमाअिज (Compromise) करसकते हैं। अिस लिहाजसे कानून मे तरमीम कीजासकती है कि फंड को किसतरह खर्च किया जाय।

अिन हालात मे मुवर से मै यह अर्ज करूंगा कि अमेंडमेंट जो गलत तसव्वुरके तहत पेशहुवा है अुसे वापस ले लें।

شری وی - ڈی - دشپانڈے- جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر قانون کی کاپیاں ممبرس کو دیجاتیں تو یہ مشکلات دور ہو جاتیں جو امنڈمنٹ لایا گیا ھے اس کے بارے میں آنریبل ایجوکیشن منسٹر نے بتایا کہ کارپوریشن یہ طئے کریگی کہ میئر اورکونسلرس کو کیا الونس دیا جائے - بل میں یہ کہا گیا ھے کہ . . .

"Conveyance allowance to the Mayor and Councillors of the Corporation at such rates as may be sanctioned by Government"

ہم یہ محسوس کر رہے تھے کہ کارپوریشن اٹانمس باڈی ھے- لیکن جب امنڈمنٹ بل پیش ہوا اور یہ کلاز ہمارے سامنے آیا تو یہ معلوم ہوا کہ گورنمنٹ کو یہ حق ھے کہ وہ کوئی سم فکس کردے - ہم راستے میں آڑے نہیں آتے لیکن میجارٹی جو چاہتی ھے ایسی کوئی رقم فکس کر دیجائے تو اچھا ہوگا تا کہ اٹانمس باڈی میں کوئی جھنجھٹ نہ پیدا ہو - مجھے میونسپل کارپوریشن سے سنبندھ ہونے کے ناتے اسکا تجربہ ھے- جب کارپوریشن کے ورکرس کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوئی تجویز پیش ہوتی ھے منسٹر یہ کہتے ہیں کہ اس کے لئے گنجائش نہیں ھے- اس قسم کے اختلافات پیدا ہوتے ہیں اس لئے کارپوریشن کے ممبروں کو کوئی دقت نہ پیدا ہونے کے خیال سے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے- کوئی واضح تجویز ہو جائے تو بہتر ھے-

مسٹر اسپیکر - ابھی کہا گیا کہ میونسپل کارپوریشن اٹانمس یونٹ ہے اگر ایسا ہے تو ایکٹ میں پراویژن کی ضرورت نہیں - لیجسلیٹیو پاور کے تحت جو ایکٹ بنے گا وہ لیجسلیٹیو اسمبلی ایکٹ متصور ہوگا - جب یہ ایک اٹانمس یونٹ کا سوال ہے تو گورنمنٹ کیوں بیچ میں آئےگی -

ऑनरेबल श्री. फुलचंद गांधी: मैने अिसी सेक्शन (७९) का हवाला दिया है। गव्हर्नमेंट अिसलिये दरमियान मे आती है कि बजेट मंजूर करनेका अेखतियार अुस को हासील है। जब बजेट मंजूर करने का अेखतियार गव्हर्नमेंट को है, तो अिस को बजेट मे कमी जियादती करने का अेखतियार भी हासील है। सेक्शन (७९) मे जो अमेंडमेंट लाया जारहा है वह अिस हक के तहत है जो गव्हर्नमेंट को बजेट मंजूर करने के बारे मे हासील है। गव्हर्नमेंट ने कोअी रकम फिक्स (Fix) करने का सवाल नहीं। अगर अैसा किया जाय तो यह अल्ट्रावायरस (Ultra Vires) होजाता है। अिस लिहाज से जो अमेंडमेंट अमाअुंट (Amount) फिक्स करने के लिये पेश किया गया है वह दुरूस्त नहीं हो सकता। अलबत्ता कॉरपोरेशन के बजेट मे मेयर और मेम्बर्स के अलाअुन्स के लिये गुंजायश रखना गव्हर्नमेंट का मोहताज मंजूरी है। अिसलिये अमेंडमेंट बिल हाअुस के सामने पेश हुवा है।

مسٹر اسپیکر - کیا یہ چیز اٹانمس باڈی نہیں کر سکتی ؟

ऑनरेबल श्री. फुलचंद गांधी: अॅटानमस बॉडी (Autonomous body) थोडाबहुत कर सकती है। लेकिन दोनों मे फरक यह है कि युनिव्हर्सिटी के बजेट के लिये गव्हर्नमेंट रकम देती है और यहां यह सूरत नहीं है। अिन्ही की रकम है और अिन्ही के लिये सरफ हो रही है। अलबत्ता गव्हर्नमेंट ने बजेट मंजूर करने का हक अपने पास रखा है।

The Hon'ble Shri V.B. Raju (Labour and Rehabilitation Minister) : Mr. Speaker, Sir, to the extent of the budget, the Corporation may be regarded as not fully autonomous.

Mr. Speaker : I do not think so. The salaries and other allowances are met by the Municipal Corporation still they are included in the Budget. The whole Budget goes to the Government for sanction. Therefore, if any amount is to be spent it should be spent by the Municipal Corporation, although it will be included in the budget to be submitted to the Government later on.

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi : The Municipal Corporation alone decides what is to be spent; it does not depend upon the Government as to what is to be spent. The Corporation decides it and adjusts in the Budget and then the whole Budget is submitted to the Government for scrutiny and alteration, if necessary.

Mr. Speaker : So, there is a greater reason that the Corporation should fix up the amount and not the Government.

آنربیل شری بی - رام کشن راؤ - (چیف منسٹر) - میونسپل کارپوریشن ایکٹ پر جس طرح بحث ہورہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحیح نہیں ہے - میونسپل کارپوریشن ایکٹ سے یہ واضح ہے کہ کارپوریشن فلی اٹانمس (Fully Autonomous) نہیں - گورنمنٹ نے بجٹ پر اپنا کنٹرول رکھا ہے - اس ایکٹ کے ایک دفعہ کی رو سے گورنمنٹ کو اس کے بجٹ پر کنٹرول رکھنے اور فائینل منظوری دینے کا اختیار حاصل ہے - سکشن (۷۹) جسکی ترمیم چاہی جارہی ہے صرف اس چیز سے متعلق ہے کہ میونسپل فنڈس کو کن مدات پر خرچ کیا جاسکتا ہے - اس سکشن میں یہ کہا گیا ہے کہ . . .

"The Municipal Funds will be spent on the following items"

اس میں (۱۵ - ۲۰) ایٹمس ہیں اس میں ایک ایٹم کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ میئر اور کونسلرس وغیرہ کی سٹنگ فیس کا بار میونسپل فنڈس پر ڈالا جا سکے - جیسا کہ آنربیل ایجوکیشن منسٹر نے کہا کہ اس میں گورنمنٹ کا جو لفظ لکھا گیا ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ بجٹ کی قطعی منظوری گورنمنٹ کے تابع رہے - اس ایکٹ کے تحت بجٹ گورنمنٹ کی منظوری کے لئے جاتا ہے جہاں گورنمنٹ تبدیلی کی ضرورت محسوس کرے کرسکتی ہے - جیسا کہ آنربیل لیبر منسٹر نے کہا اسوقت میونسپل کارپوریشن بجٹ کی حد تک فلی اٹانمس باڈی نہیں ہے - اس پر بجٹ کی حد تک ایک قسم کا کنٹرول ہے - اسوقت ایکٹ پر بحث کرنیکا موقع نہیں ہے - اگر کارپوریشن کو فلی اٹانمس بنانا ہوتو اس کے بارے میں ترمیم آسکتی ہے - اسوقت گورنمنٹ نے جو تجویز پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ میونسپل فنڈ جتنے مدات پر خرچ کیا جاسکتا ہے ان مدات میں اس مد کو بھی شامل کرلیا جائے - بجٹ کے دوسرے مدات کے ساتھ یہ مد بھی گورنمنٹ کی منظوری کے تابع ہوگی - اس سے بڑھ کر اس کا کوئی مقصد نہیں ہے - اگر اسمبلی ڈفنٹ اونٹ فکس کرنے کی کوشش کرے تو یہ ٹھیک نہوگا - بجٹ تو کارپوریشن بنائے گی - اس کی جانچ اور رد و بدل کا اختیار گورنمنٹ کو ہے - اسمبلی کو نہیں - البتہ قانون میں ترمیم کرنیکا حق اسمبلی کو حاصل ہے اور اگر ایسا کرنا ہوتو اس کے لئے اسنڈمنٹ لایا جاسکتا ہے -

میں سمجھتا ہونکہ اس کلاریفیکیشن (Clarification) کے بعد سوور اپنا اسنڈمنٹ واپس لے لیں تو مناسب ہوگا - آنربیل منسٹر نے جس طرح بل پیش کیا ہے ویسے ہی پاس ہونا لیگلی (Legally) ضروری ہے -

شری جی - ھنمنت راؤ - مسٹر اسپیکر سر - یہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ

"At such rates as may be sanctioned by Government"

اس میں ریٹس طئے کرنے کا ذکر ہے تو ہم اسکے لئے (۱۰) روپیے ہی کیوں نہ فکس کردیں -

مسٹر اسپیکر - سوال یہ ہے کہ اس اسمبلی کو رقم مقرر کرنیکا اختیار حاصل ہے یا نہیں - میرے خیال میں اس اسمبلی کو ریٹس کے تعین کرنیکا اختیار حاصل نہیں ہے - سکشن (۹۷) میں کلاز (i) کے بعد اگر کلاز (j) اتنا ھی رکھا جائے کہ :

"Conveyance allowance to the Mayor and the Councillors of the Corporation for attending the meetings of the Corporation and of any Committees Constituted under this Act."

تو ھمیں ان جھگڑوں میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن جسطرح بل آیا ہے اگر منظور کیا جائے تو میں سمجھتا ھوں کہ کارپوریشن کو پہلے ریٹس (Rates) مقرر کرنا پڑیگا -

"At such rates as may be sanctioned by Government" کا منشاء میری دانست میں یہ ہے کہ کارپوریشن ریٹس مقرر کرکے گورنمنٹ کے پاس بھیجے گی -

آنریبل شری انا راؤ (لوکل گورنمنٹ منسٹر) - ھوگا یہ کہ پہلے کارپوریشن ریٹس مقرر کر کے سفارش کریگی - اس کے بعد گورنمنٹ کی منظوری لینی ھو گی - کارپوریشن کو کنوینس الونس (Conveyance Allowance) کوپرووائیڈ (Provide) کرنے کا اختیار رکھتی ہے مگر منظوری گورنمنٹ دیگی -

مسٹر اسپیکر - یعنی بجٹ کی آخری منظوری کے لئے گورنمنٹ کے پاس بھیجے گی -

آنریبل شری دیوی سنگھ چوھان (رورل ریکنسٹرکشن منسٹر) میرا خیال یہ ہے کہ کارپوریشن ایکٹ ایک اتھارٹی نے نافذ کیا ہے - اتھارٹی ایسی ہے جسے ھاوز نے منظور ہے - جو امنڈمنٹ یہاں آیا ہے وہ اس ھاوز کے دائرہ عمل سے باھر ہے ایسا مطلب نہیں ہے ھم اس قانون میں امنڈ منٹ کر سکتے ھیں - جو امنڈ منٹ آفیشیلی پیش کیا گیا ہے وہ یا اس پر جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے وہ ھاوز سے منظور ھو سکتا ہے - یہ چیز ھاؤز کے جو رسڈکشن میں داخل ہے - ھاؤز کو اسکی اتھارٹی ہے - امنڈمنٹ منظور ھونا چاھئیے یا نہیں یہ اور بات ہے لیکن میرا خیال ہے کہ دونوں باتیں ھاوز کے دائرہ عمل میں ھیں -

آنریبل شری مہدی نواز جنگ (پی - ڈبلیو - ڈی منسٹر) مسٹر اسپیکر سر - مجھے اس امر کے اظہار کرنے کی اسوقت ضرورت محسوس ھورھی ہے کہ اس ایوان کی گہری نظر نے ان خرابیوں کو جو قانون بلدیہ سے متعلق ھیں محسوس کرلیا - شہر حیدر آباد و سکندرآباد کے لئے جو کارپوریشن کا قانون دیا گیا ہے وہ اسقام سے بھرا ھوا ہے - مجھے حیرت ہے کہ کارپوریشن نے اسے کسطرح قبول کرلیا - ۱۰ سال پہلے جو قانون بلدیہ کو دیا گیا وہ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے مماثل تھا خیر میں اس کی بنیادوں پر بحث کرنا نہیں چاھتا - بجٹ کی منظوری گورنمنٹ کے اختیار میں رکھی گئی ہے اس لحاظ سے یہ امنڈمنٹ

پیش کیا جارہا ہے۔ رجحان ایوان کا یہ ہے کہ یہ اختیار کارپوریشن کو حاصل ہونا چاہئے مگر چونکہ قانون میں ایسا نہیں اس لئے اس امنڈ منٹ کو بحالت موجودہ منظور کرنا مناسب ہے ۔

مسٹر اسپیکر - ریٹس مقرر کرنیکا اختیار میونسپل کارپوریشن کو ہے۔ حکومت صرف مقرر کردہ ریٹس کی منظوری دیتی ہے۔ حکومت نہ صرف اس مد کی بلکہ پورے بجٹ کی منظوری دیتی ہے ایسی صورت میں خاص مد کے لئے حکومت کی منظوری کا ذکر اس بل میں غیر ضروری معلوم ہوتا ہے ۔

آنریبل شری بی - رام کشن راؤ - عالیجناب نے جو ارشاد فرمایا وہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے ان الفاظ میں اس جگہ پر اس امر کی صراحت کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ منظور کرنیوالی اتھارٹی کون ہے۔ وہ خود اس ایکٹ میں موجود ہے اس لئے کلاز (جے) سے الفاظ "At such rates as may be sanctioned by Government" ڈیلیٹ (Delete) کردئے جائیں تو مقصد فوت نہیں ہوتا ۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے اسکو قبول کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر - میں کوئی تجویز نہیں کررہا ہوں ۔

شری گوپال راؤ ایکبوٹے - میں سمجھتا ہوں کہ جو بل ہمارے سامنے آیا ہے اس کے خلاف مباحث ہورہے ہیں ۔ اس بل میں ہم خود پاورس ڈیلیگیٹ (Powers delegate) کررہے ہیں ۔ جو پاورس ہم دیسکتے ہیں وہ پورس ہمیں خود حاصل ہیں ۔ اگر وہ پاورس ہمکو حاصل نہ ہوں تو ہم کسی کو دے بھی نہیں سکتے میرے خیال میں یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ہمکو ادھیکار نہیں ہے۔ جب بجٹ کا ریوریشن میں بنتا ہے تو وہ خود اپنی سٹنگ فیس کو منظور کرسکتی ہے۔ بجٹ فارمل (Formal) منظوری کے لئے گورنمنٹ کے پاس جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کو بغیر کسی دشواری کے کام کرنیکا موقع دینا چاہئے ۔ میں اصل بل کی ان الفاظ کے ساتھ تائید کرتا ہوں ۔

شری اے - راج ریڈی - عالیجناب کی جانب سے جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ان کی تائید کرتا ہوں ۔ جیسا کہ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا قانون کے اندر ایک دفعہ ایسی ہے جس میں ایسے مدات بتائے گئے ہیں جن پر کارپوریشن خرچ کرسکتی ہے ۔ ان مدات میں ایک مد کی کمی ہے اس کو پر کرنا ہوگا ۔ اسطریقہ سے میئر اور کونسلرس کے کنوینس الونس کو اس قانون کے چوکھٹے میں بٹھانا ہوگا ۔ یہ بات دفعات میں صاف طور پر موجود ہے کہ گورنمنٹ کو کیا اختیارات ہیں اور کارپوریشن کو کیا اختیارات ہیں ۔ ان اختیارات کے تحت ہمیں غور کرنا ہے ۔

آنریبل شری انا راؤ (لوکل گورنمنٹ منسٹر) - جوذمہ داری کارپوریشن پر اپنے فرایض کی انجام دھی کے سلسلہ میں رکھی گئی ھے ان کی بحسن و خوبی انجام دھی کیلئے جو رقم خرچ کیجا سکتی ھے اس کے مدات دئے گئے ھیں لیکن کسی مد میں تنخواھوں کا تعین نہیں ھے البتہ صرف اس کی صراحت ھے کہ فلاں فلاں مدات پر کارپوریشن رقم خرچ کرسکتی ھے - کونسلرس اور میئر کے کنوییئنس الونس (Conveyance allowance) کے متعلق کوئی مد اسمیں نہیں ھے اس لئے بل کا مقصد یہ ھے کہ اس میں یہ مد رکھی جائے۔ کارپوریشن جو ریٹس مقرر کریگی گورنمنٹ اسے منظور کریگی - سکشن ۲ کلاز (جے) میں گورنمنٹ کو ریٹس مقرر کرنیکا جو اختیار ھے اسے ڈیلٹ (Delete) کردیا جائے تو مناسب ھے - ان الفاظ کی ضرورت نہیں ھے اس لئے کہ اگر ان کو رکھا جائے تو بھی گورنمنٹ کی منظوری لینی پڑتی ھے اور اگر نہ رکھا جائے تو بھی گورنمنٹ کی منظوری لینی پڑتی ھے - ھر صورت میں بجٹ گورنمنٹ کے سامنے منظوری کے لئے پیش ھوتا ھے - ایسی صورت میں اسوقت ۵ یا ۱۰ روپیے ریٹس مقرر کرنا مناسب نہیں ھے کیونکہ اگر یہاں ریٹس فکس کردئے جائیں تو ریٹس ڈیفینٹ ھو جاتے ھیں اور کارپوریشن کو کوئی موقع نہیں رھتا - یعنی اگر ھم دس روپیے مقرر کریں اور کارپوریشن ۱۲ دینا چاھے تو پھر امنڈ منٹ لانا پڑیگا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ امنڈ منٹ موو کرتا ھوں -

مسٹر اسپیکر - آنریبل منسٹر کی ترمیم یہ ھے کہ :—

In Sub-clause (j) of clause 2 words "at such rates as may be sanctioned by Government"

ڈیلیٹ (Delete) کئے جائیں -

اسطرح اگر یہ ترمیم منظور ھو جائے تو مسئلہ کا پورا پورا تصفیہ ھو جائےگا - اب آنریبل لوکل گورنمنٹ منسٹر امنڈمنٹ کو فارملی موو کرینگے -

The Hon'ble Shri Anna Rao Ganamukhi (Local Government Minister) :—I beg to move that in sub-clause (j) of clause 2 delete the words 'at such rates as may be sanctioned by Government.'

Amendment put and agreed to.

مسٹر اسپیکر - اس ترمیم کے منظور ھونیکی وجہ سے کلاز ۲ سے متعلق دوسرے آنریبل ممبرس نے جو ترمیمات موو کئے ھیں انکی ضرورت باقی نہیں رھتی -

آنریبل شری کے - وینکٹ رامار اؤ - میں اپنی ترمیم واپس لیتا ھوں -

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

شری رنگ راؤ دیشمکھ - یہ اختیار جو گورنمنٹ کو ھے ھاؤز کو ھونا چاھئے - اب چونکہ آنریبل منسٹر نے یہ ترمیم کی ھے اس لئے میں اپنا امنڈمنٹ واپس لیتا ھوں -

The amendment was by leave of the Assembly withdrawn.

Clause 2 (Amendment of Section 79, Hyderabad Act XXXVI, 1950) as amended orderd to stand part of the Bill.

Clause I (Short title and commencement) and the preamble ordered to stand part of the Bill.

The Hon'ble Shri Anna Rao Ganamukhi : I beg to move that L.A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950 as amended, be read a third time and passed.

Question proposed and agreed to.

Mr. Speaker : L.A. Bill No. IV of 1952, A Bill to amend the Hyderabad Municipal Corporations Act, 1950 as amended, is read a third time and passed.

Motion for the Address of Thanks to the Rajpramukh.

اب ایجنڈے کا ایٹم نمبر ۱۳ یعنی شری پرتاب ریڈی کا پیش کیا ہوا موشن آف تھینکس ہے جو یہ ہے -

"that we, the members of the Hyderabad Legislative Assembly, assembled in this Session, offer our sincere thanks to His Exalted Highness the Rajpramukh for the address which he has been pleased to deliver."

یہ موشن اب ووٹ کےلئے رکھا جاتا ہے - اسبارے میں چونکہ اب امنڈمنٹس نہیں رہے اس لئے امنڈمنٹ کا کوئی سوال نہیں ہے -

Motion adopted.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - امنڈمنٹس کا کوئی سوال نہیں ہے لیکن میں آئندہ کی گائیڈنس کےلئے جاننا چاہتا ہوں - میں اور میرے چند ساتھیوں نے ڈس انٹیگریشن - ڈیپوزیشن آف نظام اور ڈیٹشن ایکٹ وغیرہ کے بارے میں چند امور پیش کئے تھے جنکے بارے میں کہا گیا تھا کہ سوچکر جواب دیا جائیگا - آیندہ گائیڈنس کےلئے چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں کیا فیصلہ کیا گیا معلوم کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - وہ آوٹ آف آرڈر قرار دئےگئے ہیں اسلئے منظور نہیں ہوئے -

شری داجی شنکر - جاگیرداری کو بلا معاوضہ ختم کرنے کے بارےمیں کیا ہوا -

مسٹر اسپیکر - آوٹ آف آرڈر ہے اس لئے نامنظور کیا گیا -

شری وی ۔ڈی دشپانڈے ۔ اٹھیکشن سہودے۔ ایک نئی چیز جو ہاؤس کے سامنے آئی ہے وہ ایک درخواست ہے جو چند دیہاتیوں کی طرف سے آنریبل ممبر نے پیش کی ہے ۔ رولس میں یہ ہے کہ اسمبلی کا کوئی ممبر درخواست آپکے سامنے پیش کرسکتا ہے ۔ آپ نے اس درخواست پر کیا کارروائی فرمائی ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں اس درخواست کو پٹیشنس کمیٹی (Petitions Committee) کے پاس بھیجدونگا ۔

شری اناجی راؤ ۔ اس سے پہلے بہت سے سوالات آنریبل ممبرس کی طرف سے پیش کئے گئے تھے انکے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا ۔ کیا یہ سوالات آیندہ سشن میں لئے جائینگے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگر آنریبل ممبر ہر وقت حاضر رہتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ یہ مسئلہ پہلے ہاؤس میں آچکا ہے اور اس کا جواب بھی دیا گیا ہے ۔

میں یہ چیز ہاؤس کے علم میں اس سے پہلے بھی لاچکا ہوں کہ جب اسپیکر کھڑا ہوتا ہے تو کوئی دوسرا ممبر کھڑا نہیں ہوسکتا ۔ چونکہ ابھی ہم اسکے عادی نہیں ہوئے ہیں اسلئے میں نے اسکی پھر سے وضاحت مناسب سمجھی ۔ امید کہ آیندہ اس کا لحاظ رکھا جائیگا ۔

اب ہمارے سشن کا کام ختم ہوگیا ہے ایجنڈے میں کوئی چیز باقی نہیں رہی ۔

Prorogation of the Assembly

The last announcement that I have to make is about the prorogation of the House. A message has been received from H.E.H. the Rajpramukh that he is pleased to order under Article 174 read with Article 238 of the Constitution of India, that the present session of the Legislative Assembly be prorogued from now.

The Assembly is accordingly prorogued,
